1327

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن

المنت للہ کہ آفتاب آسمان اول ما خلق اللہ نوری ہو بہ تابش بلج انا افصح العرب والعجم
یعنے دیوان نعت صدر آرائے بزم رسالت بالانشین مسند نبوت حضرت خاتم النبیین
رحمت للعلمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ مفخر آدم باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المسمی بہ

نسخۂ راحت

المعروف بہ

دیوان راغب

از نتیجہ طبع جناب منشی محمد منیر صاحب راکب مدرس و مقیم پنجکھان ملک بہ تصنیف نادر
مضمار سخندانی یکہ تاز میدان بیان و معانی ماہتاب سپہر کمال شاعر نازک خیال علی جنب
منشی محمد عثمان خان صاحب راغب برہان پوری سلمہ اللہ القوی

مطبع حقانی واقع دہلی میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دیباچہ

الحمد للہ الذی جعل الانسان اشرف مایکون وماکان بالعقل والبرہان وعلمہ بفضلہ وکرمہ قوۃ المنشا والشعر والبیان فقال فی شانہ الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان فنحمدہ ونستعینہ فی کل حین وآن والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ افصح العرب والعجمان الذی لولا ولما خلق المخلوق والانس والجان صلے اللہ علیہ وآلہ الکرام واصحابہ بدور التمام علی امر المشہور والاعوام آبیاری چمن سخن برشحات سحاب محامد وثنا یاے نضارت بخش بلاغ کن فکان ہے جس نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمت بالغہ سے انسان ضعیف بنیان کو خلعت ولقد کرمنا بنی آدم سے مخلع فرمایا اور جامۂ زیبائے شیرین بیانی سے اسکو ان من الشعر الحکمۃ کا مصداق بنایا زبان گوشنین اُسی کی برکات ترانۂ حمد سرائی کی تازگی جاوید سے باکام ہے قلم چوبین اُسی کی راہِ مدحت مین بپاےَ سر تیز گام ہے تعالیٰ شانہ واعظم برہانہ اور سرسبزیٔ کشت وجود عالم ہست وبود بہ چکیدگی قطرات غمام نعت سرور انس وجان باعثِ ایجاد تکوین کون ومکان ہے جس نے عرصہ قلیل اور مدت غیر طویل مین بادیۂ پیمایان ضلالت کو راہِ ہدایت پرلاکر ناپاکی شرک وکفر سے انکے دامنِ دل کو پاک کیا الحق زہر خوردگان شرک کے حق مین کار تریاک کیا

اُمّی محض نے بزور علم لدنیّ چار دانگ عالم مین کوسِ انا افصح العرب والعجم بجایا اپنے زمانہ کے فصحا و بلغا کو شرمندہ بنایا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً اما بعد یہ بات ارباب بصیرت سے مخفی نہین ہے کہ فن شعر گوئی اشرف الفنون ہے کہ وسیلۂ اظہار اسرار مکنون ہے جب سے خلیل بن احمد نے جو بحور و اوزان شعر کا آدم ہوا ہے فاعلاتن کی مبارک آواز نکالی ہے اور اس سے ملک علم مین ایک نئی عمارت کی بنیاد ڈالی ہے اسوقت سے آجتک جدّت پسند طبیعتین شعر گوئی کی جانب جھکی ہوئی ہین اور زور کلام دکھانے پر تلی ہوئی کسے معلوم تھا کہ یہ فن شریف اسقدر عزیز مصر معانی ہوگا جسکے روبرو حسنِ ماہِ کنعان بھی پانی بھریگا اسکے پیچدار الفاظ زلف محبوب سے زیادہ مرغوب اسکے نقاط خال سیاہ یار سے بڑھکر غارت نمائے صبر و قرار اسکی جو بات ہے نرالی ہے جو ادا ہے لاابالی ہے ہر کرشمہ و ناز پر ہزارون جانباز ہر غنج و دلال پر سینکڑون بدحال یون تو شعر گوئی کی اقسام بہت ہین قصیدہ۔ غزل۔ تشبیب۔ مستزاد ترجیع بند وغیرہ وغیرہ مگر جو لطف سخن صنعت معانی غزل مین ہے دوسرے انواع کلام مین ہونا معلوم انھین بھی وہ شاخ جو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف مین ہو پھر کیون نہین محبوب و لطیف ہو سچ کو جھوٹ پر تفوق ضرور ہے یہ امر مسلّمہ ارباب شعور ہے وہ بیان خواب و خیال ہے یہ اظہار واقعی حال

حضرات! جس دیوان کا مین دیباچہ لکھ رہا ہون وہ میرے شاگرد رشید منشی محمد منیر آلکب مدرس مدرسہ پنچگوہان کا ہے شایقین اسکے لفظ لفظ پر نقد جان نثار کرین تو درست و بجا ہے بات تو یہ ہے کہ جو شعر دل سے نکلتا ہے دلمین ہی اُترتا ہے منشی صاحب موصوف حقیقت مین عاشق صادق جناب نبیؐ فداہ ابی دامی ہین انھین جب سے علم مین ضروری دسترس ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فراغ معاش عطا کیا اُسوقت سے نعتیہ اشعار موزون کرنے لگے مگر چونکہ فن شاعری بغیر اُستاد کی تکمیل کو نہین پہونچتا لہذا آپنے اس تکمیل کیواسطے میری جانب رجوع کیا مینے جو کچھ مجھے آتا تھا حتی الوسع بپیرایۂ اصلاح سے انکے کلام کو مزین کیا اللہ کا شکر ہے کہ بعد محنت بسیار و کوشش بے شمار منشی صاحب موصوف کا دیوان تکمیل کو پہنچا اللہ تعالیٰ اسکو حسن قبول عطا فرمائے اور اسے بروز حشر منشی صاحب کی مغفرت کا وسیلہ گردانے۔ آمین۔

(راقم نیازمند خادم الشعرا محمد عثمان راغب برہان پوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کون ہمتا ہے خداوند تعالیٰ تیرا
کرسکے حمد تری کیا کوئی بندا تیرا

دونون عالم مین شو حسن ہے جلوا تیرا
خوشجمالون مین رہا کرتا ہے چرچا تیرا

کیا پریزاد کھنچا واہ رے نقشا تیرا
کہ نہ نکلا کوئی کونین مین ہمتا تیرا

اے شہِ بحر و بر الفت مین محبت مین تری
بھرتے ہین دم یہ حباب لب دریا تیرا

مین بھی قربان ہون دل بھی ہے فدا کس پر تجھ پر
چاہنے والا ہون کس کا شہِ والا تیرا

اپنے محبوب کو دیدار دکھانا تھا تجھے
شب معراج نہ تھی، تھا وہ بہانہ تیرا

طے کیا مین نے مدینہ کا سفر خواب مین جب
نظر آنے لگا ان آنکھون کو روضہ تیرا

کسکے دلمین تری الفت نہین محبوب خدا
وہ بشر کونسا ہے جو نہین شیدا تیرا

مر مٹے ہین تری صورت پہ ہزارون لاکھون
حسن ہے سارے زمانے سے نرالا تیرا

دیکھ لیتا ہون اگر آئینۂ دل کو کبھی
صاف آتا ہے نظر روئے مصفا تیرا

دل تڑپتا ہے مین روتا ہون الم بڑھتا ہے
مجکو یاد آتا ہے جب شہر مدینہ تیرا

دُور ہو جائے سیاہی شبِ غم کی کوسون
دلمین گھر آکے کرے نقشِ کفِ پا تیرا

کوئی صورت نظر آتی نہین اچھی مجکو
مری نظرون مین کُھبا جب سے ہے جلوا تیرا

بحر عصیان سے بچ تو جو بچائے تو بچین
ڈوبنے والون کو کافی ہے سہارا تیرا

آج منھ چاند مدینہ کا دکھاتا ہے تجھے
کیسا چمکا ہوا اکب ہے نصیبا تیرا

قصیدہ

بارک اللہ سب سے بالا مرتبا ہے آپ کا
خطبۂ شانِ عزّ لولاکِ لما ہے آپ کا

دے رہا ہے مژدۂ آمد تقشد جارہین
وصف ما کانَ رسولِ دوسرا ہے آپکا

جلوہ گر رمزِ شناسی لِیْ مَعَ اللہ سے ہے صاف
مَا عَرَفْنَا سے عیان حلم وحیا ہے آپ کا

سورۂ واللّیل گیسوئے رسا والنّجم خال
والضحیٰ روئے مصفّا مصطفےٰ ہے آپ کا

سورۂ اخلاص جامہ تاجِ سر ہے خم
شاہِ دین اِنّا فَتَحْنَا یہ لوا ہے آپ کا

آپ کے فرمان کا طغرا سورۂ یٰسین ہے
شانِ الم نشرح لقب طٰہٰ سُنا ہے آپ کا

آپ سلطانِ رسل ہین رہبرِ کل آپ ہین
اور دَنیٰ فَتَدَلّیٰ تخت اے خوش ادا ہے آپکا

شان وشوکت رمزِ مَا اَرْسَلْنَا ہے راحت رسان
اوج وقعت وَحْیٌ یُّوحیٰ باصفا ہے آپ کا

شانِ والا آپ کی ہے رحمت للعٰلمین
سکّۂ شاہنشہی جود وسخا ہے آپ کا

لب پہ آتے ہی دماغِ جان معطر ہوگیا
فرحت افزا نام کیا صلِّ علےٰ ہے آپ کا

یا نبی راکب لکھے مدح وثنا کیا آپ کی
خود خدائے دوجہان مدحت سرا ہے آپ کا

صورتِ زیبا دکھاؤ یا محمد مصطفےٰ
خوابِ غفلت سے جگاؤ یا محمد مصطفےٰ

وصل کا ساغر پلاؤ یا محمد مصطفےٰ
اپنا مستانہ بناؤ یا محمد مصطفےٰ

شربتِ دیدار سے اپنے کرو ٹھنڈا کہین
دل جلون کو مت جلاؤ یا محمد مصطفےٰ

تھک کے پڑ رہتا ہون جب اُٹھنے نہین دیتا ہے ضعف
کیا کرون کچھ تو بتاؤ یا محمد مصطفےٰ

دیکھ لون دیدار روضہ کی زیارت ہو نصیب
حسرتین دل کی مٹاؤ یا محمد مصطفےٰ

تم شہِ کون ومکان ہو تم شفیع المذنبین
قیدِ عصیان سے چھڑاؤ یا محمد مصطفےٰ

مین پہونچ جاؤن مدینہ شوقِ دل رہبر بنے
راہ پر ایسی لگاؤ یا محمد مصطفےٰ

آتشِ فرقت نے کر رکھا ہے اک محشر بپا
آبِ رحمت سے بجھاؤ یا محمد مصطفےٰ

قلبِ مضطر کی تسلی دیدۂ دل کی ضیا
شانِ محبوبی دکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

دور کیون رکھا ہے راکب کو بہت ہی بیقرار
اپنی خدمت مین بلاؤ یا محمد مصطفیٰ

چمکا جو حسنِ شہ کے رخِ لاجواب کا
رنگ آسمان پہ زرد ہوا آفتاب کا

کیا وصف ہو بشر سے رسالتمآب کا
واصف خدا ہے رتبہ سوا ہے جناب کا

دم بھر نہین قرار ہے زیرِ مزار بھی
ہجرِ نبی مین ہے وہی حال اضطراب کا

دندانِ شاہ کی جو ذرا دیکھ لی چمک
پانی اُتر گیا وہین دُرِّ خوش آب کا

باغِ جہان مین خندان ہین یون مدح خوان ترے
جیسے کھلا ہو پھول چمن مین گلاب کا

رکھا حبیبِ حق کی زیارت سے بے نصیب
خانہ خراب ہو دلِ خانہ خراب کا

اے عارضِ رسولِ خدا تیرے ہجر سے
ڈوبا ہے ابرِ غم مین ورق آفتاب کا

آنکھین برس پڑین جو محمدؐ کے عشق مین
دفتر تمام دھلگیا روزِ حساب کا

مین بادہ کش ہون ساقیِ کوثر پلائینگے
بھر بھر کے مجکو حشر مین ساغر شراب کا

دیدار مجکو اُس گلِ وحدت کا ہو نصیب
اُٹھے نسیمِ لطف جو گوشہ نقاب کا

راکب نہ کیون ہو خوبیِ نظمِ سخن پہ ناز
شاگرد ہون مین راغب عالیجناب کا

کہان دنیا مین کوئی خوبرو اُسکے برابر کا
مہِ انور ہے پرتو عارضِ تابانِ سرور کا

فروغِ حسن بڑھ جائے فلک پر ماہِ انور کا
کسیدن دیکھ لے جلوہ جو حسنِ روئے سرور کا

ہزارون مجکو دیوانہ کہین لاکھون کہین وحشی
نہ جائیگا مگر سودا خیالِ زلفِ سرور کا

ہو حل عقدۂ لاحل مرادین دلکی بر آئین
زبان پر میری جب آیا مبارک نام سرور کا

الٰہ العالمین اکدن ہو ایسا ہند سے جاکر
مین اپنی آنکھ سے دیکھون مزارِ پاک سرور کا

ہزارون بوتلون کا نشہ ہے اتنک مجھی ساقی
پیا ہے جب سے اک ساغر شرابِ عشقِ سرور کا

مریضانِ محبت آکے ہوتے ہین یہان اچھے
طبیبو ہے عجب دار الشفا دربار سرور کا

زمانہ پر نہ ہو ظاہر اثر سوزِ محبت کا
چھپایا ہے اسی سے داغِ دل مین ہجر سرور کا

چہک کر کہہ رہی ہین بلبلین پھولونکی شاخونپر
چمن مین رنگ ہے سب سُرخیٔ رخسار سرور کا

یہی ہے التجا میری یہی ہے آرزو میری
میسر وصل ہو یارب کسیدن مجکو سرور کا

یہی رہتا ہے ہر دم تذکرہ احباب سے راکب
چلو دیکھ آئین اکدن جاکے روضہ اپنے سرور کا

جا اے صبا مدینہ لیکر سلام میرا
پھونچا نبیؐ کو قاصد بنکر سلام میرا

عفوِ خطا کا ہوگا وقت رسلام میرا
بخشائے گا یہ روزِ محشر سلام میرا

کیا دکھا رہا ہے نعتِ نبیؐ کی رفعت
کرسیٔ عرش مضمون بنکر سلام میرا

پھونچون گا خود مدینہ طے ہوگی راہِ مقصد
اے خضر بنگیا ہے رہبر سلام میرا

ماہِ عرب نبیؐ ہے مہرِ عرب نبی ہے
قربان ہے برنگِ اختر سلام میرا

وہ عاشقِ نبی ہون وہ جان نثارِ دین ہون
حورین بھی لے رہی ہین بڑھکر سلام میرا

مدح و ثنا نبی کی تحریر ہے سراپا
پڑھتے ہین اسلیئے سب گھر گھر سلام میرا

ہے نامہ بر نہ کوئی پیکِ صبا نہ کوئی
پھونچے گا مصطفےٰ کو کیونکر سلام میرا

مدحت لکھی ہے اسمین کیونکر نہ مومنو ہو
افضل سلام میرا برتر سلام میرا

بنجائے اپنی بگڑی پورا ہو دل کا مقصد
کر لو قبول اگر تم سرور سلام میرا

احباب میرے راکب بزمِ نبیؐ مین آکر
سُنتے ہین شوقِ دل سے اکثر سلام میرا

اے عشق تیرے ہاتھون بنجائے کام میرا
محبوبِ کبریا کو پھونچے سلام میرا

فرقت مین مجھپہ ہر دم کیا کیا گذر رہی ہے
روشن ہے حال تمپر حضرت تمام میرا

حالت مری سناوے پیارے نبیؐ کو میرے
جلد اے صبا مدینہ لیجا پیام میرا

بیخوف ہون نڈر ہون جرم و خطا سے اپنے
محشر مین پیشوا ہے خیر الانام میرا

گر غیرت مسیحا ہوگا نہ وصل مجھکو
اکدن فراق تیرا کردے گا کام میرا

کرتا ہون وصف رخ کا لکھتا ہون نعت گیسو
یہ شغل یہ وظیفہ ہے صبح و شام میرا

آنکھین بھی پُرضیا ہین دلکا مکان بھی روشن
کیا جلوہ گر ہے رشکِ ماہِ تمام میرا

ارمان بھی ہے دلمین حسرت بھی ہے دلمین
کوچہ مین شاہ کے ہو یارب قیام میرا

مہر نور کھو رہی ہے خوش ہوئے وصل کی شب
محبوب آرہا ہے بالائے بام میرا

فرقت مین میرے نالے بیتاب کر رہے ہین
اے صبر اب کلیجہ جلد آکے تھام میرا

راکب زہے مقدر نعتِ نبیؐ کا صدقہ
عالم مین ہو گیا ہے مشہور نام میرا

مرغوبِ طبیعت ہے نبیؐ نام تمھارا
پھیلا ہے جہان مین کرمِ عام تمھارا

کافور زمانہ سے ہے سب کفر کی ظلمت
چمکا ہوا ہے نیّرِ اسلام تمھارا

بیمارِ محبت کی دوا کیون نہین کرتے
ہان رشکِ مسیحا ہے اگر نام تمھارا

جلوہ نظر آجائے مٹے دید کی حسرت
آتا ہو کسیدن جو لبِ بام تمھارا

اُمت کا غلط ہو گیا غم بچگئے ناری
کیسا ہے کرم صاحبِ اکرام تمھارا

ہین روزِ ازل سے ہون مئے عشق کا خواہان
اے ساقیِ کوثر ہو عطا جام تمھارا

کچھ غم نہین دنیا کے سفید اور سیہ سے
ہے وردِ زبان صبح و مسا نام تمھارا

اے مومنو الفت جو رکھو گے شہِ دین سے
بہتر ہو یہ آغاز وہ انجام تمھارا

تسکین دو آکر اسے اِک دن تو محمدؐ
مضطر ہے بہت عاشقِ ناکام تمھارا

دوزخ سے بچا چھٹ گیا وہ دامِ گنہ سے
دامن شہِ دین جس نے لیا تھام تمھارا

دیتا ہے مزا قندِ مکرر سے زیادہ
محبوب خدا لیتا ہون جب نام تمھارا

رکھو مجھے تم اپنی غلامی مین اے آقا
بندہ ہون خریدا ہوا بے دام تمھارا

لِللہ نبیؐ چشمِ ترحم ہو ادھر بھی
راکب بھی ہے اک موردِ انعام تمھارا

عجب ہے شغلِ وصفِ حسنِ سلطانِ زمن اپنا
ہے خورشید قیامت مطلعِ صبحِ سخن اپنا

ترو تازہ ہے وصفِ روئے رنگین ہین سخن اپنا
سراپا ہے بہارِ بے خزان سارا چمن اپنا

روان ہوا ہے قلم محراب کی صورت جھکا کر سر
نبیؐ کے وصفِ ابرو مین دکھاوے بانکپن اپنا

دکھاتا ہے فراقِ مصطفےٰ جب کنجِ تنہائی
دیا کرتے ہین ساتھ اکثر غم و رنج و محن اپنا

نہ حورون کی تمنا ہے نہ باغِ خلد کی پروا
مدینہ اپنا مسکن ہے مدینہ ہی وطن اپنا

کبھی رنج و الم کی آمد آمد ہے کبھی غم کی
مکانِ دل بنا ہے آجکل بیت الحزن اپنا

کرین جو حمد خالق کی کرین جو نعت حضرت کی
کہان ایسی زبان اپنی کہان ایسا دہن اپنا

نبیؐ کے عشقِ گیسو مین سے ہے وحشی پھرین در در
مگر کچھ کر نہین سکتا ہے یہ چرخِ کہن اپنا

بلا ہین کیون نہین لیتے خیالِ زلفِ احمد کی
یہ نادانی سراسر ہے یہ ہے دیوانہ پن اپنا

نظر آئے کسی شب زلفِ مشکین گر محمد کی
چھپائے نافۂ آہو مین منہ مشکِ ختن اپنا

جو طغیانی دکھادون نہرِ اشکِ غم کی فرقت مین
ابھی سب بھولجائے جوش یہ گنگ و جمن اپنا

جگہ دو پاس روضہ کے بلالو قرب مین اپنے
بنا ہے ہجر سے ہندوستان دار المحن اپنا

دمِ تحریر جب آیا خیالِ مدحتِ دندان
گھر انمول بکھرانے لگا دُرج دہن اپنا

کہین بھنڈا کرا ے ابرِ کرم دیکر کوئی چھینٹا
پُھنکا جاتا ہے سوزِ ہجر سے سارا بدن اپنا

تڑپ ہو دور دل کی حسرتِ دیدار مٹجائے
دکھادین چہرۂ انور اگر شاہِ زمن اپنا

کلامِ بے بدل سُنکر عدو کٹتے ہین کیون ناحق
عیان ہے اک جہان پر جوہرِ تیغِ سخن اپنا

اے راکب نعتِ احمد مین پڑھو کوئی غزل ایسی
چہک نا بھولجائین عندلیبانِ چمن اپنا

نہین ہیوجہ دم بھر بھی رخ اپنا قبلہ رو کرتا
خدا سے عفوِ عصیان کے لئے ہون گفتگو کرتا

خدا مجکو عطا کر عشقِ شاہِ نیک خو کرتا
نہ دولت کی ہوس کرتا نہ زر کی جستجو کرتا

کیا ہے دھجیان دستِ جنون نے عشقِ احمد مین
ہمارے دامنِ دل کا رفوگر کیا رفو کرتا

نہ رہتا کوئی بھی دھبّا سوادِ فردِ عصیان کا
اگر تیرا الٰہی آبِ رحمت شست شو کرتا

سیاہی کر کے حاصل مردمِ چشمِ غزالان کی
بہت ہی خوب تھا جو وصفِ زلفِ مشکبو کرتا

نظر آتا ترا روئے مصفّا صاف اگر احمدؐ
نہ قصد آئینہ خانہ کا کوئی آئینہ رو کرتا

اگر سوئے گلستان اُس سہی قد کا گذر ہوتا
ادب سے خم سرِ تسلیم سرو آبجو کرتا

کوئی جاتا نہ جنّت مین نہ دوزخ سے کوئی بچتا
شفاعت اُمتِ عاصی کی اپنی گر نہ تو کرتا

اگر دیتی نسیم لطف جھونکا صبحدم آکر
ہمارا غنچۂ دل مسکرا کر گفتگو کرتا

ستاتا گر نبیؐ کے روئے رنگین کا خیال آکر
مری آنکھوں سے آنسو کے عوض جاری لہو کرتا

اگر لکھنا تھا اے سرا کب ثنا دندانِ سرور کی
تجھے لازم تھا پہلے آبِ گوہر سے وضو کرتا

دکھا دے محمدؐ کی صورت خدایا
مرے دل کی مٹ جائے حسرت خدایا

بنا دے گدا آستانِ نبیؐ کا
میسّر ہو مجکو یہ دولت خدایا

کچھ اسکے سوا اور خواہش نہین ہے
محمدؐ کی دے مجکو الفت خدایا

مرے دل مین حسرت اگر ہے تو یہ ہے
مدینہ مین ہو میری تربت خدایا

کرون طوف روضہ کا آنکھوں سے اپنی
نبیؐ کی ہو ہردم زیارت خدایا

جسے دستِ قدرت سے کھینچا ہے یکتا
دکھا دے وہ نقشہ وہ صورت خدایا

خوشی کا دن آئے ہو وصلِ محمدؐ
شبِ ہجریان سے ہو چھٹی خدایا

کرون سیر دیکھون مدینہ کی گلیان
ثمر لائے نخلِ محبّت خدایا

نبیؐ کی تپِ ہجر سے جان بلب ہون
پلا وصل کا مجکو شربت خدایا

رہون قبر مین مر کے بھی چین سے مین
بنے چادرِ چرخ کی چھت خدایا

بہارون پہ ہو باغِ اُمید ہردم
برستا رہے ابرِ رحمت خدایا

جو ہین بزمِ میلادِ حضرت سے منکر
اُنھین کر دے دنیا سے غارت خدایا

دم نزع نام نبی منہ سے نکلے
یون سرا کب جہان سے ہو رخصت خدایا

خواب مین سرورِ دین کا رخِ زیبا دیکھا
تو ہی نور نبی تجھکو سراپا دیکھا
آستانِ شہِ کونین جو اونچا دیکھا
آسمان پر شبِ معراج جو حضرت پھونچے
جلوہ گر حسن خداداد عجب ہے تیرا
انبیا یون تو ہزارون ہوئے دنیا مین مگر
بانیٔ عشق دہن مین ہوئی حالت ایسی
باغِ جنت کی بہار اوس کو نظر آنے لگی
بھولی بھولی تیری صورت تیرا پیارا نقشہ
منعقد محفلِ میلادِ نبی کی جس نے

ہم نے جاگا ہوا آج اپنا نصیبا دیکھا
زیورِ حسن مین مملو ترا نقشا دیکھا
وہ رخ سے حضرت عیسیٰ نے بھی نیچا دیکھا
زیرِ نعلین، وہا عرش کا رتبا دیکھا
جسکو دیکھا ترا عاشق ترا شیدا دیکھا
سب سے بہتر تمھین پایا تمھین اچھا دیکھا
موت نے بھی مجھے گم صورتِ عنقا دیکھا
جس نے محبوبِ خدا آپ کا روضا دیکھا
تجکو اے نورِ خدا سب سے نرالا دیکھا
عطر و عنبر سے مکان اُسکا مہکتا دیکھا

ایسا دن کونسا ہوگا جو نبی مجھ سے کہین
ابتو سرا کب مرا تو نے رُخِ زیبا دیکھا

کونسا ایسا الٰہی وہ مہینا ہوگا
جلوہ افروز وہ کب ماہِ مدینا ہوگا
داغ کھا تا رہا گر عشقِ نبی کے دلمین
موج نون گر رہا دریائے غم و رنج و محن
اے سلیمانِ زمانہ ترے دانتو نکا خیال
کب لگی دلکی مرے آکے بجھا ئینگے نبی
بان جو ثابت قدم الفت مین محمد کی رہے

جسمین دیدارِ شہنشاہِ مدینا ہوگا
دیکھین کب نور سے پُر نور یہ سینا ہوگا
غیرتِ گلشنِ جنت مرا سینا ہوگا
پار اِس طرح تمنا کا سفینا ہوگا
ایک دن خاتمِ دل کا یہ نگینہ ہوگا
شربتِ وصلِ نبی کب مجھے پینا ہوگا
پُل صراط اُنکے لیئے بام کا زینا ہوگا

کب دکھائین گے محمد مجھے دیدار اپنا
مجھکو کس روز میسر یہ خزینہ ہوگا

گر یونہین یار مری تم نے بھلائی برسون
پھر تو مشکل سے مرا ہند مین جینا ہوگا

دیکھنا شغل مین نعتِ شہِ دین کے اکدن
سینہ سب گنج معانی کا دفینا ہوگا

سر کے بل محفلِ میلاد مین چلیے راکب
نعت پڑھنے کا تمھین یاد قرینا ہوگا

تجلی ریز ہے جلوہ جو نور مصطفائی کا
جہان مین یہ کرشمہ ہے ظہورِ کبریائی کا

زہے قسمت ملا ایسا محمد رہنما ہم کو
طریقہ خضر نے بھی جس سے سیکھا رہنمائی کا

عیان راچہ بیان اے مومنو کہنے سے کیا مطلب
نبی کا حسن یکتا خود ہے شاہد خود نمائی کا

خدا عاشق جہان شیدا ملک قربان فدا حورین
نرالا ہے عجب انداز تیری دلربائی کا

ہوئے پیدا زمین و آسمان آدم ترے باعث
کیا مختار خالق نے تجھے ساری خدائی کا

مدینہ ضد سے جانا ہو یارب حسرتین نکلین
ملے موقعہ نبی کے آستان پر جبہہ سائی کا

فروغِ حسن مین ہے آفتابِ چرخ اک ذرہ
قمر ہے عکس تیرے روئے روشن کی صفائی کا

جو تجکو دور اپنے سے سمجھتا ہے وہ اندھا ہے
ہمارا دل خود آئینہ ہے تیری خود نمائی کا

شبِ معراج حضرت نے سفارش کر کے خالق سے
نکالا خوب پہلو اپنی اُمت کی رہائی کا

نہ دیکھی شکل احمد کی گئی جان ہجر مین آخر
ہوا ظاہر اثر آہِ رسا کی نارسائی کا

حقیقت جامِ جم کی کچھ نہین ہے سامنے اسکے
ترے در کا گدا رکھتا ہے جو کاسہ گدائی کا

تری صورت سمائی رشکِ یوسف جب سے نظرون مین
مری آنکھین دکھاتی ہین مجھے جلوہ خدائی کا

نبی کی نعت مین کوئی غزل راکب سناؤ تم
اگر کچھ شوق دل مین رکھتے ہو نغمہ سرائی کا

جب کوئی کاروان یثرب کا مجھے یاد ہوا
نالۂ شکلِ جرس یہ دلِ ناشاد ہوا

مجکو جس روز خیالِ شہِ امجاد ہوا
مضطرب سینہ مین میرے دلِ ناشاد ہوا

سیر اک دن نہ ہوئی باغِ مدینہ کی نصیب — طائرِ جان قفسِ تن سے نہ آزاد ہوا
تو جو آیا تو گھر آباد ہوا دل کا مرے — قید سے درد و غم و رنج کی آزاد ہوا
عالمِ قدس میں اک وصلِ علیٰ کا ہو غسل — جلوہ گر ایسا ترا حُسنِ خداداد ہوا
ہو گیا وصلِ نبیؐ دُور ہوئی ہجر کی شب — جان آئی دلِ ناشاد مرا شاد ہوا
جی اُٹھے ختمِ رسل آپ پہ مرنے والے — اک ذرا بھی لبِ معجز سے جو ارشاد ہوا
نور سے ہو گیا پُر نور مکان دل کا تمام — جس جگہ تذکرۂ محفلِ میلاد ہوا
کبھی تڑپا دیا مجکو کبھی بسمل چھوڑا — بانیٔ خنجرِ فرقت ترا جلاد ہوا
نغمہ سنجی پہ کمر بلبلِ دل نے باندھی — جب گلستانِ محبت کا سبق یاد ہوا

فیض یہ حضرتِ راغب کا ہے سارا راکب
نعت گوئی میں جو مشہور تو اُستاد ہوا

دل شاد ہے چمکا ہے نصیب آج ہمارا — اللہ کا دلبر ہوا سرتاج ہمارا
دوزخ سے بچا کر چمنِ خلد میں بھر نے — کر آئے ٹھکانہ شبِ معراج ہمارا
یہ کوئے محمد کی گدائی کا ہے صدقہ — مر کر ہوا فردوس میں جو راج ہمارا
ہم عاشقِ گیسوئے رسولِ عربی ہیں — کچھ کر نہ سکے گی تو شبِ داج ہمارا
فوجِ الم و غم کی ہے اک دل پہ چڑھائی — ڈر ہے کہ نہ ہو گھر کہیں تاراج ہمارا
کب ہند سے کعبہ کیطرف جاؤں گا حج کو — اُس روز لقب ہو گا خدا حاج ہمارا
ہے آئینۂ دل کو جلا نورِ نبیؐ سے — کیوں دم نہ بھریں نیلم و پکھراج ہمارا
پایا جو غنی دولتِ دیدارِ نبیؐ کا — مُنھ تکنے لگے مفلس و محتاج ہمارا

جب پڑھتا ہوں راکب صفتِ موئے محمد
مُنھ چومتی ہے پھروں شبِ داج ہمارا

خوب بخشش کا ہماری یہ سہارا نکلا — دوست اللہ کا غمخوار ہمارا نکلا

جب محمدؐ گئے معراج کی شب سوئے فلک
غل ہوا برجِ نبوت کا ستارا نکلا

گوہرِ انجم نچھاور کئے حوروں نے تمام
سب بنابنکے وہ اللہ کا پیارا نکلا

عجب انداز تھے اعجاز کے انگلی میں تری
ماہِ کامل بھی جو نکلا تو دو پارا نکلا

کشتئ عمر نہ گرداب سے باہر نکلی
کبھی دریائے الم کا نہ کنارا نکلا

بے نقاب آئے نبیؐ خواب میں دیدار ہوا
آج اچھی طرح ارمان ہمارا نکلا

حکمِ خالق ہوا رضوان تو سجا خلد برین
آج گلگشت کو محبوب ہمارا نکلا

آتشِ عشقِ محمدؐ نے وہ پھونکا ہے مجھے
آہ کے بدلے مرے منھ سے شرارا نکلا

جس نے دیکھا کہا بے ساختہ ہو کر راکب
منتخب خوب یہ دیوان تمھارا نکلا

آنا جو تیرا خواب میں شاہِ زمن ہوا
جاگا نصیب دور یہ رنج و محن ہوا

دانتوں کے ہجر میں جو مرا لختِ دل بہا
ہر قطرہ خون کا غیرتِ درِ عدن ہوا

تو اے شبِ فراق رہی ساتھ عمر بھر
تیرے سوا نہ کوئی شریکِ محن ہوا

جانونگا میں کہ گلشنِ فردوس مل گیا
مجکو اگر نصیب مدینہ کا بن ہوا

دل سے بھلادی یاد نہ لی ایک دن خبر
مجھ سے قصور کون سا شاہِ زمن ہوا

روضہ پہ مصطفےٰ کے نہ جانے دیا کبھی
دشمن ہماری جان کا چرخِ کہن ہوا

ظلمت جہان سے دور ہوئی شامِ کفر کی
اچھا ہوا ظہور شہِ ذوالمنن ہوا

جب بڑھ گئی خلش دلِ بیتاب کی بہت
فرقت میں سوکھ سوکھ کے کانٹا بدن ہوا

زلفِ نبیؐ جو رخ پہ نظر آئی خواب میں
مجکو گمان ہو گیا سورج گہن ہوا

مارا جو الفتِ شہ گردوں کی تیغ نے
نمگیرہ اپنی قبر کا چرخِ کہن ہوا

گلدستۂ ثنائے نبی کی ہے سب بہار
راکب جو تازہ گلشنِ شعر و سخن ہوا

کیا خوب شغلِ وصفِ شہِ ذوالمنن ہوا
ماہی زبان چشمۂ کوثر دہن ہوا

گھر چھٹ گیا مرا مین غریب الوطن ہوا
کیا کیا نہ تیرے ہجر مین شاہِ زمن ہوا

بدلا یہ رنگ عشقِ نبی نے فراق مین
درد جگر کبھی، کبھی دل کی جلن ہوا

بیتابیٔ فراق رہی مر کے بھی وہی
سو جا سے چاک چاک مزارِ کہن ہوا

مہکا جو وصفِ طرۂ گیسوئے مصطفےٰ
ہر برگ نخلِ باغ کا مشکِ ختن ہوا

بعدِ فنا بھی وحشتِ جنون نے نکالے پاؤن
مرقد مین تار تار ہمارا کفن ہوا

جان آ گئی جی اٹھا دمِ تحریر مُردہ دل
آبِ حیات وصفِ لعابِ دہن ہوا

بخشا ہے جب سے ساقیٔ کوثر نے جامِ عشق
آنکھون سے سب سرورِ مئے غم ہرن ہوا

اک ہم ہین جو پڑے ہوئے ہین دُور ہند مین
اک وہ بھی ہین کہ جن کا مدینہ وطن ہوا

رنج والم کے لاکھون کنوین جھانکنا پڑے
جب سے دل اپنا مائلِ چاہِ ذقن ہوا

ہر شعر تیرا دیکھ کے حیرت ہوئی اُسے
راکب جو آیا آئینۂ انجمن ہوا

ظہور خلق مین بہتر شہِ زمن کا ہوا
ہم عاصیون پہ کرم ربِ ذوالمنن کا ہوا

نبی کے ہجر مین حال اسقدر بدن کا ہوا
کہ تن پہ بار گران میرے پیرہن کا ہوا

فراقِ شہ مین بھی بے نام و بے نشان ہو کر
کبھی خیال کمر کا کبھی دہن کا ہوا

بلا نے منھ نہ دکھایا نہ آفت آئی کوئی
مجھے جو عشق تری زلفِ پر شکن کا ہوا

اوسیکو کہتے ہین پابندِ ملتِ اسلام
اسیر آپ کی جو زلفِ پُر شکن کا ہوا

فراق مین شہِ عالم کے دل مرا عادی
الم کا درد و غم و رنج کا محن کا ہوا

کہین کا مجھکو نہ رکھا فراق نے تیرے
نہ اپنے گھر کا نہ بن کا نہ مین وطن کا ہوا

تمھارے گیسو و لب کے فراق مین حضرت
کبھی خیال ختن کا کبھی یمن کا ہوا

بہار دیکھ کے گلزارِ نظم کی راکب
شگفتہ غنچۂ دل اہلِ انجمن کا ہوا

سر پہ الطافِ محمد ظلِّ گستر ہوگیا
ہم گنہگارون کا باغ خلد مین گھر ہوگیا

یا محمد آپ کی اُمت مین جو داخل ہوا
وہ سلیمان ہوگیا رشکِ سکندر ہوگیا

شوقِ دیدارِ محمد ہوگیا جب سے مجھے
ہند مین دم بھر بھی جینا اپنا دوبھر ہوگیا

یادِ زلفِ مصطفےٰ مین منھ دکھایا شام نے
بڑھ گئی طولِ شبِ غم حال ابتر ہوگیا

اک اشارہ پاتے ہی اونگلی کا تیری مصطفا
آسمان پر چاند دو ٹکڑے برابر ہوگیا

عارضِ تابانِ شہ کا مجکو شیدا دیکھکر
خاک جلکر آفتابِ صبحِ محشر ہوگیا

ہجر مین تیرے تڑپا فرقت مین دریائے کرم
دل برنگِ ماہیِ بے آب مضطر ہوگیا

خالِ روئے مصطفےٰ کو دیکھکر بولے یہود
گیا سپہرِ حسن پر تابندہ اختر ہوگیا

قید عصیان کی غلامی سے ہوئے آزاد ہم
لطف فرما روزِ محشر بندہ پرور ہوگیا

جان نثارِ ساقیِ کوثر جو پہونچے حشر مین
اُن کی جانب جامِ کوثر حوضِ کوثر ہوگیا

قدر کرتے ہین تری احباب ہر جا بزم مین
جب سے تو سراکب محمد کا ثناگر ہوگیا

جو عاشق ہے رسولِ پاکِ دین کا
وہ پائے گا چمن خلدِ برین کا

لکھا ہے وصف زلفِ عنبرین کا
چمن عنبر فشان ہے اس زمین کا

شبِ معراج جب پہونچے محمد
ہوا رتبہ سوا عرشِ برین کا

جہان مین جب نبی تشریف لائے
فلک سے بڑھ گیا رتبہ زمین کا

ہوئے پیدا ہم اُمت مین نبی کی
نوشتہ خوب تھا لوحِ جبین کا

خطائین کی ہین لاکھون ہمنے لیکن
بھروسہ ہے شفیع المذنبین کا

مدینہ ہو وطن حسرت ہے دلمین
مین جاکر یان سے ہو جاؤن وہین کا

نظر آیا نہ صبح وصل کا منھ
نہ رکھا تو نے شام غم کہین کا

ہوئے ہم قیدِ عصیان سے جو آزاد
ہے صدقہ رحمت اللعلمین کا

مدینہ جانے والے قافلے کو
کہاں ڈر گردشِ چرخِ بریں کا

ہمیں لکھ لکھ کے سالکؔ وصفِ گیسو
کچلنا منہ ہے مارِ آستین کا

مژدہ ہو مسلمانو کہ سرور ہوئے پیدا
اُمت کی شفاعت کو پیمبر ہوئے پیدا

کچھ غم نہین ہے تشنگی حشر سے ہمکو
مختارِ جہان ساقی کوثر ہوئے پیدا

خوش ہو کے فرشتے یہی کہتے تھے فلک پر
خاصانِ اولالعزم کے افسر ہوئے پیدا

سب کفر کی ظلمت ہوئی کافور جہاں سے
جب برجِ نبوت سے وہ اختر ہوئے پیدا

اُمت کی رہائی کا نتیجہ نکل آیا
یکتائے جہان شافع محشر ہوئے پیدا

گھر گھر سے صدا آتی تھی مکہ کی زمین پر
محبوبِ خدا خاصۂ داور ہوئے پیدا

چلنے لگے اندھے بھی رہ دین پہ ہزارون
افلاکِ رسالت کے جو نیّر ہوئے پیدا

ہاتھ آئے گا اب گوہر مقصود ہمارے
دریائے کریمی کے شناور ہوئے پیدا

ساتھ اُسکے نقیبون کی طرح فتح و ظفر ہے
تقدیر سے منصور و مظفر ہوئے پیدا

اب دیکھنا عشاق فدا ہونگے ہزارون
دل لینے کو اللہ کے دلبر ہوئے پیدا

بشّاش ہو سالکؔ نہ کرو فکر ذرا بھی
جنت کے وصی دین کے سرور ہوئے پیدا

جو ثنا خوانِ پیمبر ہو گیا
اُس کا باغِ خلد مین گھر ہوگیا

خضر کی ہم التجا کرتے نہین
عشقِ احمد جب سے رہبر ہوگیا

کس زبان سے وصف اُس کا ہو سکے
جسکا واصف ربِّ اکبر ہوگیا

مین کبھی اُٹھون نہ بعدِ مرگ بھی
کوئے احمد مین جو بستر ہوگیا

کس صفائی سے کھنچا نقشہ ترا
جس نے دیکھا تجکو ششدر ہوگیا

جب شمیمِ زلفِ احمد آگئی
مغزِ جان اپنا معطر ہوگیا

خال رخ کا وصف جب لکھا کبھی
شعر کا ہر نقطہ اختر ہو گیا

ہجر کی تپ نے گھلایا اسقدر
تن ہر رنگِ تارِ مسطر ہو گیا

آستانِ مصطفےٰ کو دیکھکر
خم ادب سے چرخ کا سر ہو گیا

کیا کرے گی گرمیٔ خورشید حشر
سایہ گستر لطف سرور ہو گیا

شکر ہے شغل ثنا شاہ سے
تو بھی اے راکب سخنور ہو گیا

قصیدہ

ہم کو رسولِ پاک کا دامان مل گیا
بخشایشِ گناہ کا سامان مل گیا

آئے نبی جہان مین قرآن مل گیا
قرآن کیا ملا ہمین ایمان مل گیا

باغ جنان کی پھر نہ تمنا ہے کبھی
طیبہ کا جیتے جی جو بیابان مل گیا

عشق نبی مین بنگیا رہبر یہ شوقِ دل
رستہ مدینہ جانے کا آسان ملگیا

صدقے نبی کی زلفِ مسلسل پہ دل ہوا
کیا سلسلہ نجات کا انجان مل گیا

مفلس رہا نہ دولتِ بخشش سے کوئی بھی
ہم عاصیون کو دین کا سلطان ملگیا

سامانِ وصل اوسکو نبی نے عطا کیا
مجھسا جو کوئی بے سر و سامان مل گیا

تو نے نہ کیون حبیبِ خدا سے لگایا دل
عشقِ بتان مین کیا تجھے نادان ملگیا

راکب کرونگا جان فدا اپنی دوڑ کر
دہلیز مصطفےٰ کا جو دربان ملگیا

جسکو نبی نے آئینہ سا رُخ دکھا دیا
حیران بنا دیا اُسے ششدر بنا دیا

جب ہم نے وصف روضۂ شہ کا سُنا دیا
دل ہر بشر کا صورتِ غنچہ کھلا دیا

دل میرا سوزِ ہجر سے ٹھنڈا کرو نبی
سوزِ تپ فراق نے مجکو جلا دیا

رویا جو آپ کے لبِ رنگین کی یاد مین
آنکھوں نے اپنی خون کا دریا بہا دیا

اگر مکانِ دل مین خیالِ رسول نے
اُجڑا ہوا دیار ہمارا بسا دیا

اے باغبانِ لم یزلی تیرے لطف نے
دل مین نہالِ عشقِ محمد لگا دیا

آنسو بہا کے دھو دیا دفتر گناہ کا
سرد آہین بھر کے آتشِ دوزخ بجھا دیا

چھڑکا نمک جو قاتلِ عشقِ حبیب نے
کیا کیا دہانِ زخمِ جگر نے مزا دیا

اُمت مین اپنی کر لیا داخل زہے نصیب
شانِ کمال نے تری رتبہ بڑھا دیا

بیخود ہوئے جو موسیٰ وہ تیرا ہی نور تھا
تو نے ہی کوہِ طور پہ جلوہ دکھا دیا

راکب ہزار شکر ہے اللہ نے تجھے
گلچین ریاضِ نعتِ نبی کا بنا دیا

رُخ چاند سا حضرت جو تمھارا نظر آیا
قسمت کا چمکتا ہوا تارا نظر آیا

قسمت سے وہ محبوب خود آرا نظر آیا
ڈوبی ہوئی کشتی کا سہارا نظر آیا

جسکو ترے روضہ کا نظارا نظر آیا
خوشبو سے مہکتا ہوا سارا نظر آیا

بارِ غمِ عصیان سے سبکدوش ہوئے ہم
محبوبِ خدا کا جو سہارا نظر آیا

چالین وہ چلین چرخ نے فرقت مین نبی کی
بہتر نہ کوئی کام ہمارا نظر آیا

ہم نے جسے بازارِ محبت مین جو دیکھا
یا شاہ خریدار تمھارا نظر آیا

آنکھوں کی ضیا بڑھ گئی چمکی مری قسمت
جب چرخِ رسالت کا ستارا نظر آیا

کون ایسا ہے دنیا مین بشر سرورِ عالم
جسکو یہ نہیں ہجر گوارا نظر آیا

فرش آنکھوں کا خوش ہو کے فرشتوں نے بچھایا
جب عرش پہ اللہ کا پیارا نظر آیا

صورت نظر آئی جو مسیحائے زمان کی
دردِ دلِ بیمار کا چارا نظر آیا

دھوکہ ہوا راکب چمنِ خلدِ برین کا
ان آنکھون کو روضہ جو تمھارا نظر آیا

قصیدہ

بیان کیا وصف ہو ہم سے محمدؐ تیری مدحت کا
بہت اچھا ہے واقف کار تو راز حقیقت کا

دکھادون اوجِ مدحت گر نبی کی شان و شوکت کا
فلک جھک جائے پیدا عرش کو ہو شوق خدمت کا

زمانہ مین رخ اسلام ہے روشن ترے باعث
شہ کونین تو خورشید ہے چرخ شریعت کا

نسیمِ صبح اترانے لگی اٹھکھیلیان کرکے
جو شوقِ سیر حضرت کو ہوا گلزار جنت کا

ہزارون کوس فوجِ کفر بھاگی بہت گرے اوندھے
بجا ڈنکا جو دینِ مصطفےٰ کی فتح و نصرت کا

زلیخا حسنِ یوسف پر جو شیدا تھی تو کیا باعث
سراپا نور تھا اُسمین رخِ ختمِ رسالت کا

حبیبِ کبریا پہونچے مکانِ لامکان مین جب
کھلا پردہ سراپا مصطفےٰ کے باب الفت کا

ہوا ہے اور نہ ہوگا دیکھنا ساری خدائی مین
نبیؐ اس شان و شوکت کا نہ آدم ایسی صنعت کا

تو کہدے اے صبا جاکر حبیبِ پاک سے اتنا
خبر لے حال ابتر ہے ترے بیمارِ فرقت کا

مرے منھ سے انا الحق صورت منصور جاری ہو
جو مجھکو ساقیٔ کوثر پلادین جام وحدت کا

دکھادو بندہ سرالکب کو اپنا روضۂ انور
بہت مشتاق ہے دل سرورِ عالم زیارت کا

زندگی بھر جو فدائے شہِ ابرار رہا
وہ گیا پاک جہان سے نہ گنہگار رہا

مین یہ سمجھونگا مجھے مل گیا جنت مین مکان
میرا مسکن جو نبی کے پسِ دیوار رہا

میری قسمت نے دکھایا نہ مدینہ کا چمن
ہجر کے کانٹو نپہ مین لوٹتا ہر بار رہا

غم کی الجھن نہ رہی دامِ بلا سے چھوٹا
عشقِ گیسوئے نبی مین جو گرفتار رہا

حشر مین پائیگا اسبابِ شفاعت وہ بشر
جو تیری جنسِ محبت کا خریدار رہا

آبرو دانتون کی الفت نے بڑھائی الہی
دینِ دل مرا ہر وقت گہر بار رہا

لبِ رنگینِ محمدؐ کے تصور مین مدام
خون بہاتا ہی مرا دیدۂ خونبار رہا

تم نے اگر نہ تسلی دی کسی دن مجکو
مین تڑپتا ہی سدا احمدؐ مختار رہا

عمر آخر ہوئی سراکیب مگر افسوس یہ ہے
دل مین ارمانِ وصالِ شہِ ابرار رہا

ہجرِ محبوبِ خدا مین عمر بھر روتا رہا
گوہرِ مقصد سے دامن پُر ضیا ہوتا رہا

خوابِ غفلت مین ہمیشہ بےخبر سوتا رہا
عمر اپنی مفت مین برباد کی کھوتا رہا

خوفِ عصیان سے اگر اپنے کوئی روتا رہا
نامۂ اعمالِ بدکردار کو دھوتا رہا

عید کا دن ہے اُسے ہنگامۂ روزِ جزا
سرورِ کونین پر قربان جو ہوتا رہا

آفتاب آیا لبِ بام اے مسافر جلد جاگ
شامِ غربت کا بہت ڈر ہے اگر سوتا رہا

اُسکا نخلِ آرزو پھولا پھلا لایا ثمر
کشتِ دلمین تخمِ عشقِ شاہ جو بوتا رہا

جان جسکی شاہِ کعبہ کی اُلفت مین گئی
وہ کنارِ قبر مین آرام سے سوتا رہا

ھند مین تڑپا کئے روضہ نہ دیکھا مر مٹے
اپنی قسمت مین جو لکھا تھا وہی ہوتا رہا

جس کسی نے آپ کا دیکھا جمالِ باصفا
جاگ اٹھی اُسکی قسمت وہ اگر سوتا رہا

جب خیالِ مصطفےٰ آیا تو پہرون ہجر مین
دردِ دل اٹھتا رہا دردِ جگر ہوتا رہا

ہوتی ہے سراکیب نزولِ رحمتِ خالق وہان
جس جگہ مولودِ محبوبِ خدا ہوتا رہا

کون سے دن مدینہ جاؤن گا
حسرتین دید کی مٹاؤن گا

خاکِ پائے نبیؐ جو ملجائے
سرمہ آنکھون کا مین بناؤن گا

خواب مین مصطفےٰؐ اگر آئین
غیر حالت انھین دکھاؤن گا

یونہین آتی رہی جو یادِ نبیؐ
اپنے دل کا مکان بساؤن گا

جب گذر ہو گا راہِ اُلفت مین
نقدِ دل نقدِ جان لُٹاؤن گا

دیکھکر جلوۂ حبیبِ خدا
چشمِ دل کی ضیا بڑھاؤن گا

رنج و غم نے الم نے گھیرا ہے — جان کس طرح مین بچاؤن گا
لطف فرما اگر محمد ہون — قصۂ درد و غم سناؤن گا
آپ وصلِ نبی ملے گا کب — کب لگی دل کی مین بجھاؤنگا
نعتِ احمد ہمیشہ لکھ لکھ کے — زندگانی کا حظ اُٹھاؤن گا

جا کے طیبہ مین ہند سے راکب
جیتے جی لوٹ کر نہ آؤن گا

حاصل مجھے دیدار پیمبر نہین ہوتا — تابندہ مرے بخت کا اختر نہین ہوتا
سرسبز مرا نخل مقدر نہین ہوتا — کوچہ مین مدینہ کے مرا گھر نہین ہوتا
قسمت مین جو لکھا ہے مٹاؤن اُسے کیونکر — دہلیز پیمبر پہ مرا سر نہین ہوتا
آرام کا پہلو مجھے ہر دم نظر آتا — سینہ مین جو تو اے دلِ مضطر نہین ہوتا
پیدا نہ اگر کرتا خدا دین نبی مین — پھر کوئی مدد پہ مری رہبر نہین ہوتا
یا شاہ ترا آئینۂ روئے منوّر — وہ کون ہے جو دیکھ کے ششدر نہین ہوتا
محبوبِ الٰہی کے کفِ پا کے برابر — اے چرخ ترا مہِ انور نہین ہوتا
ہو جاتا اگر عارضِ انور کا نظارہ — مین صورتِ آئینہ مکدر نہین ہوتا
معراج کی شب قرب مین اپنے نہ بلاتا — اللہ کو جو عشقِ پیمبر نہین ہوتا
دربانی جو ملجاتی درِ سرورِ دین کی — ہمسر مرے اقبالِ سکندر نہین ہوتا

ہو جاتا اگر طوفِ مزارِ شہِ عالم
راکب تری قسمت مین یہ چکر نہین ہوتا

اگر دلمین خیالِ زلف و رخ حضرت کا جا کرتا — وظیفہ سورۂ واللیل کا والشمس کا کرتا
مدینہ ہند سے جاتا خدا وہ دن عطا کرتا — مزارِ مصطفےٰ پہ جا کے پنکھا مین جھلا کرتا
مجھے حاصل اگر ہوتی زیارت آپکی حضرت — یہی ارمان تھا دلمین دل و جان مین فدا کرتا

شب معراج جب حضرت سر عرشِ علی پہنچے — تو ہر قدسی زبانِ حال سے بقامِ حبا کرتا
رخِ روشن دکھا دیتے اٹھا کر زلف گر سرور — کبھی ہرگز نہ مین آہ و بکا صبح و مسا کرتا
ہمارے ہاتھ آجاتی درِ فردوس کی کُنجی — اگر عشقِ محمد مصطفےٰ خالق عطا کرتا
بلا لیتے مرے آقا اگر اپنی غلامی مین — تسلّی کے لئے دلکی مین عرض مدعا کرتا
اگر نامِ محمد درمیان لاتے نہ رو رو کر — قیامت تک معاف اللہ نہ آدم کی خطا کرتا
مین جاتا ہند سے یارب اگر کعبہ مین گہر ہوتا — تو مین بوسے خوشی سے سنگِ اسود کے لیا کرتا
تری دیوار کا سایہ اگر ہوتا مرے سر پر — کہا تا بادشاہِ وقت مین خدمت ہُما کرتا

اگر چکّر نہ دیتا توسنِ گردون مجھے سرا کب
مدینہ کا سفر ہر سال بے کھٹکے کیا کرتا

بسا ہے جب سے خیال دلمین دیارِ سلطانِ دو سرا کا — نہ شوقِ دیدارِ حورِ جنت نہ ذوق ہے کوئی مہ لقا کا
ہمارا سویا ہوا مقدر الٰہی کب دیکھین جاگتا ہے — نظر کب آئیگا چاند سا رخ خدا کے محبوبِ دلربا کا
شگفتہ دل ہو بہار آئے نہالِ اُمید بار ور ہو — کہین جو چلجائے کوئی جھونکا نسیمِ الطافِ مصطفےٰ کا
نقاب رخ سے اٹھا کے حضرت دکھا دین جلوہ کہین جو اپنا — نظر نہ آئے نشان کو سون کبھی غم و رنج کی گھٹا کا
ہے سب سے برتر نبی ہمارا تمام عالم ہے جسپہ شیدا — ہوا نہ ایسا نہ ہوگا ایسا نہ ایسا رتبہ ہے انبیا کا
تڑپ رہا ہے تمھارا شیدا فراق ہر دم ستا رہا ہے — نہ چین ملتا نہ جان جاتی دکھائی دیتا نہ منھ قضا کا
جو لائیں تشریف رشکِ عیسٰی دوئی کا اُٹھ جائے دل سے پردہ — مریضِ فرقت ابھی ہو اچھا عجیب نسخہ ملے شفا کا
دل و جگر جان کر کے صدقے ہوا وہ سو بار تجھپہ قربان — نگاہِ الفت سے جسکو تونے عرب کے بانکے جوان تاکا
نہ قبر کا ڈر نہ حشر کا ڈر نہ ہمکو کچھ پُل صراط کا ڈر — شفیعِ اُمت لقب ہی رکھا ہمارے رہبر کا پیشوا کا

قصیدہ

سرورِ کون و مکان ہو یا محمد مصطفےٰ — افتخارِ مرسلان ہو یا محمد مصطفےٰ

مالکِ ہر دو جہان ہو یا محمد مصطفےٰ
واقفِ رازِ نہان ہو یا محمد مصطفےٰ

تیرے کوچہ مین مکان ہو یا محمد مصطفےٰ
مجکو عیشِ جاودان ہو یا محمد مصطفےٰ

اُمت عاصی کو کیا ڈر ہے حسابِ حشر سے
تم شفیعِ عاصیان ہو یا محمد مصطفےٰ

تم سے دنیا کا چمن سرسبز ہے شاداب ہے
تم بہارِ بے خزان ہو یا محمد مصطفےٰ

جسنے دیکھا تمکو عاشق ہو گیا سو جان سے
دلفریب و دلستان ہو یا محمد مصطفےٰ

شوق ہے دیدار کا لیکن پتہ ملتا نہین
کونسی جا ہو کہان ہو یا محمد مصطفےٰ

یہ تمنا ہے کہ وقتِ واپسین مُنھ سے مرے
کلمۂ طیب روان ہو یا محمد مصطفےٰ

اپنا دل ذاکب سنبھالے ہجر مین کبتک کوئی
کس طرح ضبطِ فغان ہو یا محمد مصطفےٰ

ردیف بائے موحدہ

قصیدہ

چین کب ہوگا مجھے آرام مین پاؤنگا کب
ہند سے سوئے مدینہ یا نبیؐ آؤنگا کب

کب کریگا گھر مرے دلمین خیالِ زلفِ شاہ
شانۂ الفت سے اُلجھن غم کی سلجھاؤنگا کب

کب تسلّی دے گا آکے وہ عرب کا نوجوان
طفلِ دل روٹھا ہوا ہے اسکو سمجھاؤنگا کب

پیاس دلکی کب بجھیگی ہوگی پوری کب اُمید
شربتِ دیدار تیرا یا نبیؐ پاؤنگا کب

کوچۂ سرور کا اے رضوان وہ شیدائی ہون مین
بعد مرنے کے بھی جنت دھیان مین لاؤنگا کب

دیکھنا اکدن مدینہ مین پہونچ جاؤنگا مین
تیری چالون مین اے دورِ آسمان آؤنگا کب

دیکھئے کب ہونگے رخصت درد و غم رنج و الم
اِس مکانِ دلمین تمکو یا نبیؐ پاؤنگا کب

کون سے دن مجھ مریضِ ہجر کو ہوگی شفا
جاکے گلزارِ مدینہ کی ہوا کھاؤنگا کب

کب غنی کہلاؤنگا کب دور ہوگی مفلسی
دولتِ دیدارِ محبوبِ خدا پاؤنگا کب

ہے جواز محفل میلاد حضرت ۔ نجدیو! ۔۔۔ تم سے مکارون کے دام فکر مین آؤنگا کب

شوق سے نعت محمد کو پڑھونگا جابجا
منکران دین سے سالک خوف مین کھاؤنگا کب

رخ دکھاؤ مجھے اللہ کے پیارے محبوب ۔۔۔ صدقے ہو جاؤنمین سو بار تمھارے محبوب
جان جاتی ہے ترے ہجر کے مارے محبوب ۔۔۔ لے خبر آکے کسیوقت تو پیارے محبوب
شانمین آپ کی قرآن ہوا ہے نازل ۔۔۔ کیا رقم مجھ سے ہون اوصاف تمھارے محبوب
تیرہ بختی کی سیاہی جو مٹاتا ہے تجھے ۔۔۔ رخ دکھا برج نبوت کے ستارے محبوب
کر رہے ہین بخدا خنجر سفاک کا کام ۔۔۔ خم ابروے محبت کے اشارے محبوب
تیرے احسان ترے لطف وکرم کے صدقے ۔۔۔ کام بگڑے ہوئے سب تونے سنوارے محبوب
تپ فرقت سے بہت غیر ہے حالت میری ۔۔۔ جلد آجا تو خدا کے لئے پیارے محبوب
ڈوبی جاتی ہے یہ اُمید کی کشتی میری ۔۔۔ بحر عصیان سے لگا آکے کنارے محبوب
آکے یہ عرض کی جبریل نے معراج کی شب ۔۔۔ کہ بلایا ہے خدا نے تمھین پیارے محبوب
ہم گنہگار ہین عاصی ہین مگر حشر کے دن ۔۔۔ دام عصیان سے چھڑائینگے ہمارے محبوب

ہند مین رہ کے بھلا سالک شیدا تیرا
زندگی چین سے کسطرح گذارے محبوب

ہوگا رسول پاک تمھارا وصال کب ۔۔۔ دل سے ہمارے نکلیگا رنج وملال کب
مدت سے ملتجی ہون دکھا دیجئے جمال ۔۔۔ پورا کرینگے آپ اے آقا سوال کب
زلف نبیؐ کے عشق کا سودا خرید کے ۔۔۔ مجنون بنینگے شاہ کے یہ تھا خیال کب
برسائے گا تو ابر کرم کب رسول کا ۔۔۔ ہوگی الٰہی شاخ تمنا نہال کب
تعریف آپکی اے شہنشاہ دوجہان ۔۔۔ ہم کر سکین ذرا بھی ہے اتنی مجال کب
قربان آپ پر ہین ازل سے جو خوش جمال ۔۔۔ اُسکے کمال حسن نے دیکھا زوال کب

رہتے ہین شاد شاد جو عشقِ رسولؐ سے
نزدیک اُنکے آتا ہے رنج و ملال کب

الجھا کبھی نہ دل مرا جب سے ہوا ہے عشق
عاشق رہا تمھارا پریشان حال کب

دفتر تمام جرم کا دھو دیگا حشر مین
نادم کرے گا یہ عرقِ انفعال کب

مرنیکے بعد بھی انھین جنت عطا ہوئی
غمگین رہے فدائے شہِ ذوالجلال کب

نعتِ نبیؐ مین شوق سے راکب غزل لکھو
اسکو برا جو سمجھے۔ ہے اُسکی مجال کب

جلد پہنچا مجھے یارب تو مدینے کے قریب
دل تڑپتا ہے تپ ہجر سے سینے کے قریب

ڈوبنے پائے نہ بیڑا مرے ارمانون کا
آپ آجائین محمدؐ جو سفینہ کے قریب

ہند سے جاؤن مدینہ تو لگاؤن بستر
بامِ قصرِ شہ کونین کے زینہ کے قریب

اے سلیمانِ زمان میری تمنا برآئے
نام کندہ ہو ترا دل کے نگینہ کے قریب

جسکو حاصل ہے تری دولت دیدار نبیؐ
بھولکر بھی نہین جاتے وہ دفینہ کے قریب

ہند سے جاتے ہین مکّہ جو کبھی حج کے لئے
وہ پہنچ جاتے ہین بس ایک مہینے کے قریب

بعد حج ہونیکے ہر سال یہی ہے دستور
عید جب آئے محرم کے مہینہ کے قریب

کنکریان مارتے ہین جا کے وہان سب حاجی
کوہِ مروہ جو مقام ایک ہے منٰی کے قریب

نظر آئے ترے روضہ کا کلس راکب کو
جب سفر طے ہو پہنچ جائے مدینہ کے قریب

محفلِ میلاد مین آتے ہین سلطانِ عرب
سر جھکاتے ہین ادب سے سب ثنا خوانِ عرب

بھولکر بھی باغ جنت مین نہ جاؤن بعد مرگ
ہاتھ آجائے اگر میرے بیابانِ عرب

وصل کی شب دیکھکر حضرت کو کہتے تھے ملک
آپ ہین اللہ کے محبوب سلطانِ عرب

ہو مکانِ دل مرا روشن اندھیرا دور ہو
رخ دکھا دے اپنا تو شمعِ شبستانِ عرب

دیکھنا ڈرکر قیامت اک طرف ہو جائیگی
جھومتے نکلینگے مرقد سے جو مستانِ عرب

صحنِ جنت سے نکلجاؤنگا دامن پھاڑکر — یاد آجائیگا جب مجکو بیابانِ عرب

دیکھ لے چلکے اگر تجکو نہ ہو کچھ اعتبار — بڑھکے رضوان قصرِ جنت سے ہین ایوانِ عرب

دیکھنے والو! چلو تمکو جو ہو منظور سیر — ہے بہارِ بے خزان سارا گلستانِ عرب

روز آآکے ڈراتی ہے اسے شامِ فراق
منہ دکھا راکب کو اپنا صبحِ خندانِ عرب

ردیف تاے مثناۃ

پیاری پیاری اے مصطفٰے صورت — کیسی صورت ہمین دکھا صورت

میری آنکھون کو خواب مین اکدن — نظر آجائے مصطفٰے صورت

حورین قربان صدقے جن و بشر — یا نبی آپ کی ہے کیا صورت

شوقِ دیدار مین ہے دل بے چین — او عرب کے جوان دکھا صورت

تیرے ہاتھون تپِ فراقِ نبی — ہوگئی میری کیا سے کیا صورت

کیا ہوا اچھا مدینہ جانے کی — نظر آئے جو کبریا صورت

ہے خدا جسپہ والہ و شیدا — وہ تمھاری ہے مصطفٰے صورت

جس نے دیکھا ہوا شگفتہ دل — کیسی ہے باغِ دلکشا صورت

تو اُٹھا دے نقاب بہرِ خدا — اپنے عاشق سے مت چھپا صورت

چمک اُٹھا وہ بخت کا تارا — وہ نظر آئی پُر ضیا صورت

جیتے جی اوسکی ہو گئی بخشش — جس نے دیکھی تری ذرا صورت

کون سے دن دکھائے گا ہم کو — اپنے محبوب کی خدا صورت

تیرے راکب کا مدعا ہے یہی
کہ نظر آئے مصطفٰے صورت

قصیدہ

رہتی ہے یادِ زلفِ پیمبر تمام رات
آتی نہین بلا کوئی سر پر تمام رات

آؤ کبھی تو خواب مین محبوبِ کبریا
بے چین رہتا ہے دلِ مضطر تمام رات

وصفِ ابروئے نبی کا جو پڑھ کر سناؤ مین
تڑپا کرین عدو تہِ خنجر تمام رات

سنگِ درِ حضور کا آتا ہے جب خیال
سینہ پہ رکھ کے سوتا ہون پتھر تمام رات

باغِ جہان مین سُنکے ثنا قدِ شاہ کی
دُھنتے ہین سر کو سرو و صنوبر تمام رات

یاد آگئی جو ساقیٔ کوثر کی شام سے
پڑھتا رہا ہین سورۂ کوثر تمام رات

دن بھر پڑھے گا جو شہِ کونین پہ درود
چمکے گا اُسکا نجمِ مقدر تمام رات

مہکا رہی ہے نکہتِ گیسو کی مدح پاک
کیا محفلِ نبی ہے معطر تمام رات

دن بھر یہی خیال رہا آج شام سے
لکھون ثنائے شاہ کا دفتر تمام رات

یاد آگئے ہی بلبلِ حضرت فراق مین
بجلی گرا کی خرمنِ دل پر تمام رات

بیدار بخت ہو گیا راکب ترے نصیب
پیشِ نظر رہا رخِ انور تمام رات

پلاؤ مے وصل کا جام حضرت
کہ بنجائے بگڑا ہوا کام حضرت

ڈرائے نہ شام شبِ ہجر مجھ کو
دکھا دیجے زلفِ سیہ فام حضرت

ہمیشہ رکھو اپنی خدمت مین ہم کو
بنا لو ہمین اپنا خدام حضرت

ہوئے جس سے بیہوش موسیٰ عمران
وہ جلوہ دکھاؤ لبِ بام حضرت

ملک آکے منھ چوم لیتے ہین میرا
جو لیتا ہون مین آپ کا نام حضرت

بچے ہم جہنم سے ہاتھ آئی جنت
یہ سب آپ ہی کا ہے انعام حضرت

خبر لینا آکر قیامت مین میری
کہین رہ نہ جاؤن مین ناکام حضرت

پریشانیان ساری مٹائین دم مین — دکھائین جو زلفِ سیہ فام حضرت
ہین فغفور وقیصر سے رتبہ مین بڑھکر — ترے آستانے کے خدّام حضرت
بلا آپ سا ہم کو ختم پیمبر — ہمارا ہوا بہتر انجام حضرت
رخ و زلف کی نعت لکھتا ہون ہردم — ملے خوب مجھکو یہ دو کام حضرت
بلالو کسی روز روضہ پہ اپنے — پڑا ہند مین ہوئین ناکام حضرت
یہ سب ہے تری نعت گوئی کا صدقہ — جو سراکبؔ کا ہر جا ہوا نام حضرت

ہے جلوہ گر جہان مین بدر الدجےٰ کی صورت — جی بھر کے کیون نہ دیکھون شمس الضحیٰ کی صورت
آنکھون مین بس گئی ہے خیر الورا کی صورت — نور نظر ہے سب کی نورِ خدا کی صورت
تقدیر کا ستارا چمکے کہین الٰہی — آنکھون سے اپنی دیکھون بدر الدجےٰ کی صورت
اُلفت ہے حبیب سے دلین گیسوے مصطفےٰ کی — رہتی ہے کالے کوسون کالی بلا کی صورت
عاشق کبھی نہ ہوتی یوسف پہ پھر زلیخا — اُسکو نظر جو آتی بدر الدجےٰ کی صورت
ہوتا اگر نہین ہے وصلِ نبیؐ میسّر — یارب کہین دکھادے مجکو قضا کی صورت
یہ معجزہ تھا ظاہر شہ نے جدھر کیا رُخ — پھرتے تھے بتکدے سب قبلہ نما کی صورت
اُلفت اگر نبیؐ کی اپنی کشش دکھادے — کھنچ کھنچ کے جائے بطحہ دل کہربا کی صورت

دلین یہی ہے حسرت بعدِ فنا لحد مین
پیشِ نظر ہو سراکب نورِ خدا کی صورت

حاصل ہو مجکو تیری شاہِ زمن زیارت — کردے گی دور دل سے رنج و محن زیارت
آغاز اُنکا اچھا انجام اُنکا اچھا — کرتے ہین مصطفےٰ کی جو مرد و زن زیارت
روضہ پہ مصطفےٰ کے رحمت برس رہی ہے — آؤ ادب سے کرلو اہلِ وطن زیارت
محرابِ کعبہ ہر دم نظرون مین پھر رہی ہے — دکھلا رہی ہے ہمکو کیا بانکپن زیارت
زائر کی چشم دلکو کردیتی ہے یہ روشن — ماہِ مدینہ کی ہے جلوہ فگن زیارت

جو روضۂ محمد آنکھوں سے دیکھے گا
خلد برین کا دے گی اُسکو چمن زیارت

اسکے سوا نہین ہے راکب کے دل مین حسرت
ہوجائے تیری اکدن شاہِ زمن زیارت

ردیف ثاے مثلثہ

دکھاتے رخ نہین ہو سیّد ابرار کیا باعث
بنا رکھا ہے فرقت مین نحیف و زار کیا باعث

نظر آتی نہین زلفِ شہ ابرار کیا باعث
ڈراتی ہے شب فرقت مجھے ہر بار کیا باعث

نہین تھمتے ہین آنسو آنکھ سے ہر بار کیا باعث
نہین ہوتا ہے وصل احمدِ مختار کیا باعث

ترا تیرِ محبّت او جوانِ ہاشمی اکدن
نہین ہوتا مرے دل کے جگر کے پار کیا باعث

پھوچنے کیون نہین دیتا درِ سلطان عالم تک
رکھا چکر مین تونے چرخ کجرفتار کیا باعث

ستایا تو نہین شاید لبِ رنگین کی فرقت نے
لہو برسا رہا ہے دیدۂ خونبار کیا باعث

تمھارے ہجر مین دل لوٹتا ہے مرغ بسمل سا
مدینہ کا نظر آتا نہین گلزار کیا باعث

کہین سرسبز گلزارِ تمنّا تو نہین ہوتا
گھِر آیا ابر لطف سیّد ابرار کیا باعث

قیامِ محفلِ میلادِ سلطانِ دو عالم سے
تمھین ہے نجدیو! اے منکرو! انکار کیا باعث

جہان مولود ہوتا ہے رسول اللہ آتے ہین
کھڑے ہوتے نہین ہین کیون یہ بداطوار کیا باعث

تمھین تو شعر کہنے کی لیاقت کچھ نہین راکب
پسندِ خاطرِ احباب ہین اشعار کیا باعث

قصیدہ

کیا مُنہ دکھاؤن مین ہون خطاوار الغیاث
بہر رسول بخشدے غفار الغیاث

دریائے غم مین ڈوبتی ہے کشتی اُمید
جلد آکے کردے نوحِ زمان پار الغیاث

کوچہ ترے حبیب کا یارب اگر ملے
لب پہ نہ لاؤن مین کبھی اکبار الغیاث

دنیا کے کید و مکر سے یارب مجھے بچا
رغبت دلا رہی ہے یہ مُردار الغیاث

کوہِ الم نے مجھکو دبایا ہے بے طرح — پہونچو مدد کو احمدِ مختار الغیاث
چُپ کر دیا ہے آئینۂ رخ کی یاد نے — حیرت سے ہون مین نقش بہ دیوار الغیاث
ہلکا کر اسکو اپنے کرم سے تو اے کریم — گردن پہ ہے گناہون کا انبار الغیاث
مجھ کو کلیجہ آرہا ہے دردِ ہجر سے — کیون کر نہ لب پہ ہو مرے ہر بار الغیاث
راکب کی ہند مین کہین مٹی ہو خراب — بلواؤ پاس دین کے سردار الغیاث

ردیف جیم موصل

اللہ رے حسنِ رخِ سرور شبِ معراج — روشن مہ انور تھا منور شبِ معراج
آئینۂ رخسارِ پیمبر شبِ معراج — ہر حور ہوئی دیکھ کے ششدر شبِ معراج
آب دُرِ دندانِ نبی پر شبِ معراج — گوہر کیے حورون نے نچھاور شبِ معراج
کس شان سے نکلی تھی محمد کی سواری — غل صلِ علیٰ کا تھا فلک پر شبِ معراج
لینے کو خدا سے گہرِ بخششِ امت — پہونچا یمِ وحدت کا شناور شبِ معراج
قربان ہوا دیکھتے ہی سنبلِ فردوس — بل کھائے ہوئے گیسوئے سرور شبِ معراج
سر کرتا تھا وہ ماہِ عرب معرکۂ چرخ — ہمراہ لئے انجم کا لشکر شبِ معراج
غش کھا کے گرین حورین فرشتے ہوئے بیخود — چمکی جو ضیائے رخِ سرور شبِ معراج
پائی نہ مگر گردِ فرس شاہ کی راکب — رہ رہ گئی بجلی بھی تڑپکر شبِ معراج

قصیدہ

محفلِ میلاد ہے شاہ زمان آتے ہین آج — مرحبا زیبِ مکانِ عاشقان آتے ہین آج
اللہ اللہ کیا ہے رتبہ محفلِ مولود کا — سر جھکائے چرخ سے کروبیان آتے ہین آج
باغِ جنت مین شبِ معراج تھا یہ شور و غل — سیر کرنیکو مکینِ لامکان آتے ہین آج

دیکھکر حضرت کو محشر مین کہین گے انبیا ۔۔۔ مرحبا کس شان سے فخر زمان آتے ہین آج
اک زمانہ لوٹ ہے جنکی ادا پر ناز پر ۔۔۔ محفل عشاق مین وہ دلستان آتے ہین آج
سینکڑون بیمار غم جنکے سبب اچھے ہوئے ۔۔۔ وہ طبیب درد دل راحت رسان آتے ہین آج
مغفرت تم چاہتے ہو تو پڑہو یارو درود ۔۔۔ دور کرنے غم شفیع عاصیان آتے ہین آج
جنکی خاطر دو جہان پیدا کیا اللہ نے ۔۔۔ وہ محمد مالک کون و مکان آتے ہین آج
تم ادب کے ساتھ ذاکب بیٹھ جاؤ بزم مین ۔۔۔ رہبر کل فخر عالم بیگمان آتے ہین آج

قصیدہ

بزم میلاد مصطفے ہے آج ۔۔۔ ذکر کیا خوب ہو رہا ہے آج
محفل پاک مین درود پڑہو ۔۔۔ آمد شاہ دوسرا ہے آج
نغمے گا گا کے نعت احمد کے ۔۔۔ بلبل دل چہک رہا ہے آج
ایسے محبوب ایسے دلبر پر ۔۔۔ دل تصدق ہے جان فدا ہے آج
جلوہ گر ماہ ہے مدینہ کا ۔۔۔ چشم دل کی بڑھی ضیا ہے آج
اللہ اللہ عجب ہے نعت نبی ۔۔۔ ہر طرف شور مرحبا ہے آج
سر جھکا کر ادب سے سب بیچین ۔۔۔ وصف محبوب کبریا ہے آج
کون بے پردہ ہو کے آتا ہے ۔۔۔ چاند بدلی مین کیون چھپا ہے آج
غل ہوا چاند ہے مدینہ کا ۔۔۔ روشنی جس کی جا بجا ہے آج
عاشقو آسمان سے نازل ۔۔۔ اس جگہ رحمت خدا ہے آج
چلکے محفل مین دیکھ تو سالک ۔۔۔ شان حضرت جو دیکھنا ہے آج

ردیف حائے مہملہ

کب نبیؐ کوئی ہوا پیدا پیمبر کی طرح
شافعِ روزِ جزا ساقی کوثر کی طرح

ہجر احمدؐ مین ہنا دل برق مضطر کیطرح
گردشِ قسمت نہ نکلی چرخِ اخضر کیطرح

یا محمدؐ تیری مژگان کا خیال آ آکے روز
دلکو میرے چھیڑتا رہتا ہے نشتر کی طرح

داغ عشقِ مصطفےٰ کا دیکھنا بعد فنا
قبر کو روشن کرے گا ماہِ انور کی طرح

دیکھ لے آئینہ عارض کو تیرے جو کوئی
ہوکے وہ حیرت زدہ تڑپے سکندر کیطرح

یا الٰہی میرے بازو مین اگر پیدا ہون پر
اُڑکے جاؤن جانبِ بطحہ کبوتر کی طرح

یا محمدؐ ہجر مین دانتون کے آنکھو ںسے مری
ہین روان اشکِ مسلسل سلکِ گوہر کیطرح

خواب مین ماہِ مدینہ آکے مُنہ اپنا دکھائے
یاالٰہی میری قسمت چمکے اختر کی طرح

یون تو اے راکب نظر آئے بہت اہل سخن
پر نہ پایا ہم نے راغب سے سخنور کی طرح

جلوہ دکھاؤ آکے پیمبرؐ کسی طرح
چمکے مرے نصیب کا اختر کسیطرح

آباد ہو کہین یہ مرا گھر کسی طرح
تشریف لائین دلمین پیمبرؐ کسی طرح

سیدھا ہوا نہ گنبد اخضر کسی طرح
نکلا نہ میرے بخت کا چکر کسی طرح

للہ اپنے ہاتھ سے مجھ تشنہ کام کو
ساغر عطا ہو ساقیٔ کوثر کسی طرح

چھوٹے نہ میرے ہاتھ سے لے رحمتِ کریم
محشر کے روز دامنِ سرورؐ کسی طرح

یا شاہ تیرے کوچہ سے اُٹھون نہ حشر تک
بچھ جائے خاکسار کا بستر کسی طرح

ہمکو طواف روضہ کا ہم کو ترا وصال
سلطانِ دو جہان ہو میسّر کسیطرح

عشقِ نبیؐ مین آنکھوں سے آنسو رواں ہین
ڈھل جائے میرے جرم کا دفتر کسیطرح

راکب ہجومِ رنج و الم دُور ہو کہین
اُلفت نبیؐ کی دلمین کرے گھر کسیطرح

ردیف خائے معجمہ

دکھادو چاند سا خیر البشر رخ
رہے پیشِ نظر آٹھون پہر رخ

اُدھر بیخود ہوئے مشتاقِ دیدار
کیا سلطانِ عالم نے جدھر رخ

کفِ پائے محمد دیکھ لین گر
چھپا ہین ابر مین شمس و قمر رخ

ترے ہاتھون شب غم مصطفےٰ کا
نہین آیا نہین آیا نظر رخ

اسی حسرت مین یارب مرمٹا ہین
محمد کا نہین دیکھا مگر رُخ

مری آنکھین ترستی دید کو ہین
دکھاتے کیون نہین فخر بشر رخ

حبیبِ کبریا بدر الدجےٰ کا
عجب صلِ علےٰ ہے جلوہ گر رخ

نظر آیا ہے جلوہ آج شہ کا
شبِ فرقت کرے گی کیا ادھر رُخ

سوا اس کے نہین حسرت ہے دلمین
ترا دیکھا کرون شام و سحر رخ

یہ غل تھا عرش پر معراج کی شب
دکھاتے ہین شہِ جن و بشر رُخ

لکھا کرتے ہین ایسا دیکھ کر اب
ثنا شاہ مین اہلِ ہنر رُخ

باغ عالم مین جو پھر کر ہم نے دیکھا شاخ شاخ
تیری قدرت کا نظر آیا تماشا شاخ شاخ

عندلیبانِ چمن پر کچھ نہین موقوف ہے
جسکو دیکھا کر رہا ہے وہ وظیفہ شاخ شاخ

لائی ہے بوئے نبی گلشن مین کیا بادِ صبا
نار سے ہر غنچہ غنچہ ہے شگفتا شاخ شاخ

بلبلونکی طرح مجکو پر اگر دیتا خدا
گلشنِ بطحہ مین جاکر وصف کرتا شاخ شاخ

عارضِ گلگون سے تیرے بڑھکے کوئی گل نہین
ہم نے دیکھا ہر شجر کا پتا پتا شاخ شاخ

نور تیرا رنگِ گل ہین ہر کلی مین بوئے عشق
میری آنکھون کو نظر آتا ہے کیا کیا شاخ شاخ

دے رہا ہے مصطفےٰ کی آمد آمد کی خبر
باغِ عالم مین چٹک کر غنچہ غنچہ شاخ شاخ

گر نہ ہوتا داغ عشقِ سید کونین کا
آگ سا کیون ہر گلِ لالہ دہکتا شاخ شاخ

سیر کو داکب جو آیا مصطفےٰ سا سرو قد
بنگئی باغِ جہان مین رشکِ طوبیٰ شاخ شاخ

ردیف دال مہملہ

محفل میں سب درود پڑھیں مرحبا کے بعد
آغاز نعت کرتا ہوں حمدِ خدا کے بعد

بحر گنہ سے بچنا ہو عشقِ نبی کرو
ہے خوف ڈوب جانیکا اس ناخدا کے بعد

عمر اپنی جسنے عشقِ نبی میں گذار دی
جاگیر اُس کی خلد ہے دارِ فنا کے بعد

لکھا ہے صاف صاف کلام مجید میں
مختار دو جہاں کے یقیں ہو خدا کے بعد

معلوم صاف ہم کو ہوا پڑھکے علمِ دین
آئے گا اب نبی نہ کوئی مصطفے کے بعد

ہم کو بلا کے پاس دکھا دیجئے جمال
ہے عرض آپسے یہی مدح و ثنا کے بعد

لوٹینگے سانپ سینہ پہ فرقت میں رات بھر
اک دن ترے تصورِ زلفِ دوتا کے بعد

چمکا نصیب ہو گیا روشن ہمارا دل
دیکھا جو ہم نے طلعتِ بدر الدجے کے بعد

راکب مدینہ چلدو اگر شوقِ دید ہے
ایسا نہ ہو کہ قبر میں تڑپو قضا کے بعد

قبلہ ہے ہمارا رُخِ نیکوئے محمد
ہے کعبۂ ایمان خمِ ابروئے محمد

کھلتے ہیں مری شاخِ تمنا کے شگوفے
تجھ سے اے نسیمِ چمنِ کوئے محمد

حیرت نے بلائیں لیں مرا دل ہوا صدقے
آیا جو نظر آئینۂ روئے محمد

خوشبو سے مہک جائے ابھی سنبلِ فردوس
کھلجائے اگر طرۂ گیسوئے محمد

شمشاد کھڑا ہو کے یہ کہتا ہے ادب سے
ہے رشکِ صنوبر قدِ دلجوئے محمد

خال آپکا والنجم ہے رخ آپکا والفجر
واللیل کی تفسیر ہے گیسوئے محمد

کہتے تھے فرشتے شبِ معراج فلک پر
کیا صل علے ہے رخِ نیکوئے محمد

اللہ رے شوقِ دل بیتاب ہمارا
لیجاتا ہے ہمکو طرفِ کوئے محمد

تھا عرشِ معظم کا دبائے ہوئے پہلو
معراج کی شب تکیۂ زانوئے محمد

یارب ترے محبوب کا دیدار دکھاوے — آنکھیں ہیں مری قبلہ نما سوئے محمد

اُمت کی شفاعت کے لئے کافی ہے راکب
میدانِ قیامت مین ترازوئے محمد

مرے دل کی بستی بساؤ محمد — خدا کے لئے آؤ آؤ محمد
نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمد — ان آنکھوں کو جلوہ دکھاؤ محمد
شرابِ محبت پلاؤ محمد — مجھے مست اپنا بناؤ محمد
ہر عضوِ بدن دکھ رہا ہے ہمارا — رگِ جان مین آکر سماؤ محمد
جمالِ مبارک دکھا کر ہنسادو — نہ روتوں کو اتنا رلاؤ محمد
غم و رنج و فرقت نے گھبرا ہے مجکو — بلاؤں سے آکر بچاؤ محمد
پڑا ہون بہت دور ہندوستان مین — حضوری مین اپنی بلاؤ محمد
کسی روز تو لطف فرماکے دل مین — تم آکر گھر اپنا بناؤ محمد

زیارت ہو روضہ کی راکب کو حاصل
اگر تم مدینہ بلاؤ محمد

ردیف ذال معجمہ

وصفِ رخسارِ نبیؐ سے ہے شگفتہ کاغذ — بن گیا رشکِ گلستانِ جنان کیا کاغذ
سلکِ دندانِ محمدؐ کی لکھی ہے تعریف — کیا سراپا ہے بنا عقدِ ثریا کاغذ
مین نے لکھی جو کبھی ماہ مدینہ کی ثنا — صاف مجکو نظر آنے لگا ہالہ کاغذ
کیون نہ منظورِ نظر ہو مجھے جلوہ اسکا — نور مدحت سے ہے پرنور سراپا کاغذ
دفترِ بخشش عصیان سرِ محشر بنجائے — تیرے صدقے مین کہین سیدِ والا کاغذ
صاف لکھنے کیلئے وصفِ رخِ صاف ترا — مل گیا مجکو مصفا سے مصفا کاغذ

وصفِ دندانِ نبی آبِ گہر سے لکھون | ہاتھ آئے دمِ تحریر جو خامہ کاغذ
جسپہ ہم آج لکھا کرتے ہین وصفِ احمد | کل بنے گا وہی جنت کا قبالہ کاغذ
عشقِ احمد مین رہین اشکِ ندامت جو رواں | فردِ عصیان کا رہے کوئی نہ کالا کاغذ
تن مین جان آگئی لکھ لکھ کے محمد کی ثنا | کسقدر بنگیا ہے رشکِ مسیحا کاغذ

ہے ہمارے ورقِ دل سے بھی بڑھکر راکب
رخِ سلطانِ دو عالم کی ثنا کا کاغذ

ردیف رائے معجمہ

دل فدا ہے احمدِ مختار پر | شیفتہ ہون مین گلِ رخسار پر
اے فراقِ قدِ احمد طائرِ جان کا مرے | آشیان ہے شاخِ نخلِ دار پر
جان دی ہے ہم نے ہوکر شیفتہ | مصطفےٰ کے ابروے خمدار پر
اُسکے وصفِ روئے رنگین عندلیب | ہنس رہی ہے ہر گلِ گلزار پر
مین وہ عاشق ہون کہ اک مدت ہوئی | جان دیتا ہون صحابِ چار پر
اوڑ چلون باغِ مدینہ کی طرف | مجکو دے یارب اگر دو چار پر
سونگھنے کو گر ملے زلفِ نبی | خاک ڈالون نافۂ تاتار پر
عاشقِ ابروے احمد سر کے بل | چلتے ہین آبِ دمِ تلوار پر
زلف و رخ خال و خط و چشم و دہن | مر مٹے ہین ہم انھین دو چار پر
یا محمد مجھ مریضِ ہجر کا | فیصلہ ہے شربتِ دیدار پر
لے خبر اگر مسیحائے زمان | لُطف فرما ہجر کے بیمار پر
ہون گناہون سے بہت نادم مگر | ہے بھروسہ رحمتِ غفار پر
اُنکے وصفِ چشم پر راکب اہلِ فن | صاد کرتے ہین مرے اشعار پر

ہند مین رہتا ہون ہین اندوہ گین شام وسحر
بہرتی ہے آنکھون مین یثرب کی زمین شام وسحر

زلفِ شبگون دیکھکر عارض پہ کھتا ہے یہ دل
ایک جا دیکھی نہین ایسی کہین شام وسحر

عاشقِ احمد اگر منہ سے نکالے ایک آہ
خوف سے ہلتا رہے عرشِ برین شام وسحر

وہ ہے رتبہ افضل واعلےٰ رسول اللہ کا
لیکے آتے تھے وحی روح الامین شام وسحر

حسرتین دلکی نکلجائین بر آئے آرزو
گر درِ حضرت پہ رگڑون مین جبین شام وسحر

ہند دوزخ سے بھی بدتر ہے نہین فرقت مین چین
یاد آتی ہے مدینہ کی زمین شام وسحر

گو بہت ہی دور ہے روضہ تمھارا مصطفٰے
ہے تصور مین مگر دل کے قرین شام وسحر

ہجر مین تیرے تری فرقت مین یا شاہ امم
کیا کرون مین چین ملتا ہی نہین شام وسحر

ناز ہے ہمکو شفاعت پر ہماری اسلئے
ورد ہے نام شفیع المذنبین شام وسحر

نعت گوئی مین مجھے حق نے دیا ایسا کمال
ہر طرف سے ہو رہی ہے آفرین شام وسحر

ہند سے چلدو مدینہ کی طرف تم شوق سے
چین سے گذریگی اے راکب وہین شام وسحر

حشر مین لطفِ حبیب پاک یزدان دیکھکر
غم غلط سب ہوگیا بخشش کا سامان دیکھکر

شادمان ہین کوچۂ سلطانِ ذیشان دیکھکر
عاشقو نکے دل شگفتہ ہین گلستان دیکھکر

چرخ پر شمس و قمر حوران و غلمان خلد مین
ہوگئے شرمندہ شہ کا روئے تابان دیکھکر

کب دکھائینگے محمد مصحفِ رخ خواب مین
مجکو تو واعظ بتادے فال قرآن دیکھکر

صدق دلسے ہوکے صدقے لائے ہین ایمان ہم
شوکتِ دین محمد شانِ یزدان دیکھکر

حسرتین صدقے ہوئین قربان ارمان ہوگئے
خانۂ دل مین نبی کو اپنا مہمان دیکھکر

سنبلِ گلزارِ جنت کی پریشانی مٹی
وصل کی شب شاہ کی زلفِ پریشان دیکھکر

گرم جوشی اہل یثرب کی دلِ مہجور کو
ہر برس یاد آتی ہے فصل زمستان دیکھکر

حشر کے دن شافع محشر خدا کے واسطے
رحم فرمانا ذرا سوئے غریبان دیکھکر

دیکھنے والون کے سر سے دُور ہوتا ہے جنون
شاد ہوتے ہین مدینہ کا بیابان دیکھکر

مرحبا صلِ علے کرنے لگے سب سامعین
مجکو اے راکب سرِ محفل ثنا خوان دیکھکر

مین فدا ہون نبی کی صورت پر
آنکھ کیا ڈالون حورِ جنت پر

ہو مدینہ اگر مرا جانا
چادرِ گل چھڑاؤن تربت پر

اُن کو حورون سے کیا غرض واعظ
جو تصدق ہین روئے حضرت پر

ہو میسّر شمیمِ زلف اگر
خاک ڈالون مین مشک تبّت پر

مجکو پروانہ جان کر شمع کا
شمع بھی رو رہی ہے تربت پر

دفن جو کوچہ نبی مین ہوا
ہو گیا قبضہ اُس کا جنت پر

نے عبادت نہ ہے عمل پہ ناز
ہے بھروسہ خدا کی رحمت پر

مرغِ دل نے بنایا گھر جاکر
سرورِ دین کی شاخِ مدحت پر

تجھ سے یارب ہے عرض راکب کی
خاتمہ ہو نبیؐ کی مدحت پر

بدر الدجے ہین اپنے پیمبر
شمس الضحے ہین اپنے پیمبر

کوئی نہین ہے اون کے برابر
سب سے سوا ہین اپنے پیمبر

اسلام اون سے چمکا ہوا ہے
نور خدا ہین اپنے پیمبر

کیون غرق ہم ہون بحرِ گنہ مین
جب ناخدا ہین اپنے پیمبر

دامانِ مقصد بھر لو گُہر سے
کانِ سخا ہین اپنے پیمبر

ہو خوف کیونکر حشر کے شر سے
خیر الورا ہین اپنے پیمبر

آزارِ غم کا مُنہ کیا دکھائے
دل کی دوا ہین اپنے پیمبر

گرمیِ مہرِ حشر کرے کیا
ماہ سخا ہین اپنے پیمبر

ظلمتِ غم کچھ کر نہین سکتی
دل کی ضیا ہین اپنے پیمبر

دورِ فلک سے کچھ ڈر نہین ہے
جب پیشوا ہین اپنے پیمبر

صدقے ہو سراکبؔ سو جان سے تم
شاہِ ھدا ہین اپنے پیمبر

دل فدا ہے اس رسولِ پاک پر
بول بالا جس کا ہے افلاک پر

گر در دولت کی دربانی ملے
خاک ڈالون خلد کی املاک پر

راہِ بطحہ کا ہون بنکر غبار
رحم کر یارب تو مشتِ خاک پر

شادمان کر رخ دکھا کر یا نبی
لطف فرما اس دلِ غمناک پر

ذکر سنکر مومنو پڑھتے رہو
تم درود اپنے حبیبِ پاک پر

دل کی حسرت ہے کہ بستر ہو مرا
کوئے احمد کے خس وخاشاک پر

سوزنِ عیسےٰ بھی اپنی آنکھ سے
روتی ہے حالِ دلِ صد چاک پر

شاد ہون جب سے طبیعت آئی ہی
سید کونین ذی ادراک پر

جب گئے معراج کی شب مصطفےٰ
مرحبا کا غل ہوا افلاک پر

جان کر بین نے خم ابرو ترا
رکھدیا سر خنجرِ سفاک پر

روز محشر وہ ملا ہے مصطفےٰ
جس کا رتبہ ہے زمین افلاک پر

اپنا سب انجام بہتر ہو گیا
دل بھی آیا تو حبیب پاک پر

لکھ کے سراکبؔ رات دن مدح وثنا
مر مٹے بھی تو شہِ لولاک پر

جیتے جی سید کونین پہ شیدا ہو کر
نامزد ہم ہوئے دارین مین یکتا ہو کر

سرورِ دین کی کفِ پا کا تصور مجکو
جلوہ دکھلاتا ہے ہر دم یدِ بیضا ہو کر

عزم طیبہ کے سفر کا جو ہوا - آئی قضا
ہو گیا الٹا مقدر مرا سیدھا ہو کر

تجھ پہ قربان مری جان نسیمِ سحری
مرے محبوب کی صورت نظر آئی پہرون
یہی حسرت ہے مرے دلمین تمنا ہے یہی
دل تڑپتا ہے جُدائی مین بلالو نزدیک
مصطفٰے نے رخ روشن سے الٹ دی ہے نقاب

جلد آ اے کہ تو مژدہ کوئے بطحا ہوکر
رہگیا دل جو مرا آئینہ خسانہ ہوکر
مین رہون آپ کا یا سید والا ہوکر
لطف فرماتے ہین کسلئے آقا ہوکر
روشنی دے نہ سکا ماہِ دو ہفتا ہوکر

ہم کو سراکب چمنِ خلد کی دکھلائی بہار
نعت کے ہر گل و غنچہ نے شگفتا ہوکر

بنا ہون لاغر تری جدائی کے صدمے ہر دم اُٹھا اُٹھا کر
بہ نین جب تک ہے جان باقی نبیؐ کی مدح و ثنا لکھا کر
غریب پرور شفیعِ محشر حبیب داور قسیم کوثر
عجب ہے رتبہ عجب ہے شوکت گئے جو عرشِ برین پہ حضرت
یہ مرحبا کا تھا غل فلک پر کہ آئے ہین وہ حبیبِ داور
نقاب رخ سے اُلٹ دو آقا دکھا دو دم بھر کو اپنا جلوا

خدارا تسکین دے تو دلکو جمال اپنا ذرا دکھا کر
علاج بیماریٔ گنہ کا یہ خوب بہتر ہے تو کیا کر
شراب الفت کا ایک ساغر تو دستِ الطاف سے عطا کر
فرشتے آئے برائے خدمت ادب سے سب اپنے سر جھکا کر
کھڑی تھین حورین پئے نچھاور طبق جواہر کے سب سجا کر
تڑپ رہا ہے تمھارا شیدا تسلی اکدن تو دو تم آ کر

ہے غیر فرقتین حالِ سراکب نہین ہے تجکو خیال سراکب
ہو دُور رنج و ملالِ سراکب تو آ کرم اپنا مصطفٰے کر

ردیف زاے معجمہ

دل کو محبتِ شہِ ابرار ہے عزیز
سب سے زیادہ تو شہِ ابرار ہے عزیز
جب سے نبیؐ کا سبزۂ رخسار ہے عزیز
بازار تیری جنس محبت کا ہے جُدا

آنکھون کو میری جلوۂ رخسار ہے عزیز
پیاری تری ادا تری گفتار ہے عزیز
ہر زخمِ دل کو مرہم زنگار ہے عزیز
کہتا ہے کون مصر کا بازار ہے عزیز

ظلِ ہما سے بڑھکے اٹھی جہان مین ۔ تیرے نبی کا سایۂ دیوار ہے عزیز
خلد برین کی سیر سے واعظ نہین غرض ۔ دل سے سوادِ مدینہ کا گلزار ہے عزیز
وہ اور ہون گے جنکو ہوس مال و زر کی ہے ۔ تیرے گدا کو دولتِ دیدار ہے عزیز
تیری شمیم زلفِ معنبر کے سامنے ۔ رکھتا ہے کون نافۂ تاتار ہے عزیز
جلوہ خدا کی ذات کا آنکھین دکھاتی ہین ۔ جس دن سے روئے احمد مختار ہے عزیز
دو گھونٹ ہی پلا دے کہ دل کی لگی بجھے ۔ پیاسے کو تیرے شربت دیدار ہے عزیز

ابروئے مصطفےٰ کی محبت مین جان دے
راکب جو تجکو جوہرِ تلوار ہے عزیز

جلوہ دکھایا تم نے نہ شاہ زمان ہنوز ۔ افسوس کیسے دل ہو مرا شادمان ہنوز
مضطر ہے بیقرار ہے یہ مرغِ جان ہنوز ۔ دیکھا نہ مین نے باغِ رسولِ زمان ہنوز
کرتے نہین ہین شاد شہِ انس و جان ہنوز ۔ آتی نہین خدا کی قسم ہچکیان ہنوز
روضہ کی سینکڑون کو زیارت ہوئی نصیب ۔ اک مین ہی رہگیا ہون شہ انس و جان ہنوز
وحشت نبی کے عشق کی بڑھتی نہین ہی کیون ۔ ہوتا نہین ہے دامنِ دل دھجیان ہنوز
حضرت تمھارے ہجر نے بیڈھب ستایا ہی ۔ سنتے نہین ہو غم کی مرے داستان ہنوز
در در کا مجھکو کرکے بھی ہجر رسول مین ۔ ہوتا نہین ہے دورِ فلک مہربان ہنوز
یارب نبی کے کوچہ سے رکھا ہے تو نے دور ۔ دیکھا نہ ہم نے غیرتِ باغ جنان ہنوز
بیزار اپنی جان سے ہون ہجر شاہ مین ۔ اے موت آ خدا کے لئے ہے کہان ہنوز
مجھکو فراقِ تیغ تبسم رسول کا ۔ تڑپا رہا ہے صورتِ برقِ طپان ہنوز
جھڑتے ہین پھول کیا دم تحریر وصفِ رخ ۔ خامہ ہمارا بنگیا ہے گلفشان ہنوز
اک ابر غم کا بنگیا ہے زیر آسمان ۔ منہ سے نکل کے آہ رسان کا دھوان ہنوز
قبضہ مین راکب آگئی ہے تیغ نعت جب ۔ کیا سر نہ ہوگا معرکۂ امتحان ہنوز

ردیف سین مہملہ

جارہا ہون وطن مین سیدھا روضۂ اطہر کے پاس
لیچلا ہے شوق دل مجکو مرے رہبر کے پاس

کس طرح پہونچون مدینہ ہند سے سرور کے پاس
یا الٰہی کچھ نہین مجھ مفلس و بے زر کے پاس

تشنہ کامی کا سر محشر نہین ہے ہم کو غم
ہوگا جام آب کوثر ساقی کوثر کے پاس

یا الٰہی تجھ سے ہے یہ التجا آٹھون پہر
دفن لاشہ ہو ہمارا روضۂ اطہر کے پاس

جو گذرتی ہے شب فرقت مین لکھدے سب وہ حال
اے صبا جاکر حبیب خالق اکبر کے پاس

بوجھ بھاری ہے گناہون کا نہین غم کچھ مگر
ہوگی میزان شفاعت شافع محشر کے پاس

پہولتا پہلتا رہے میرا نہال آرزو
آشیان ہو مرغ دل کا گلشن سرور کے پاس

ہند مین افسوس میری عمر آخر ہوگئی
کیا کہون اکدن نہ پہنچا ختم پیغمبر کے پاس

اے شفیع روز محشر ہے ترے ہاتھ آبرو
کچھ نہین زاد سفر ہے راکب کمتر کے پاس

ہوا نہ وصل ترا شاہ ذی وقار افسوس
کٹی فراق مین یہ عمر مستعار افسوس

کرون مین ہند مین کیونکر نہ بار بار افسوس
نہ دیکھا سید کونین کا دیار افسوس

پس فنا بھی وہی شوق دید دل مین رہا
نہ نکلی حسرت دیدار تا مزار افسوس

تمام عمر ترستی رہین مری آنکھین
نظر نہ آیا مدینہ کا مرغزار افسوس

اے تیغ عشق نبی اسلئے تڑپتا ہون
کہ اوچھے اوچھے لگائے ہین تونے وار افسوس

تپ فراق نے وہ ناتوان کیا مجکو
کہ موت پھر گئی آکر ہزار بار افسوس

وہ کم نصیب ہے قسمت مین اوسکی گردش ہے
نہ دیکھا جس نے اگر آپ کا مزار افسوس

حضور خانۂ دل مین مگر نہ آئے کبھی
تمام عمر کیا مین نے انتظار افسوس

بجھائی آتش فرقت نہ دل کیا ٹھنڈا
ہے تیرے حالی پہ اے چشم اشکبار افسوس

شبِ فراق ہے تنہا پڑا ہون بستر پر
ہوا نہ کوئی بھی پرسانِ حالِ زار افسوس

ہمیشہ نعت محمد لکھا کرا ے راکب
نہین ہے عمر دو روزہ کا اعتبار افسوس

بتا کہان ہے تو محبوبِ کردگار افسوس
بنایا ہے تری فرقت نے سوگوار افسوس

تو شام غم نہ مجھے چھیڑ بار بار افسوس
قرار دلکو نہین ہو نہین بقرار افسوس

خیال زلفِ محمد مین بڑھکے جوش جنون
دکھا رہا ہے مجھے دشت و کوہسار افسوس

بڑھا کے پنجۂ خورشید تو نے پیرِ فلک
کیا ہے دامنِ اُمید تار تار افسوس

فراق و درد الم رنج غم تمنا یاس
یہی ہین مونس و غمخوار تین چار افسوس

نبی کے ہجر مین داغ اتنے دل پہ کھائے ہین
نہ جنکی گنتی نہ جنکا ہے کچھ شمار افسوس

ہمارا یہ تن لاغر سمجھ کے اک تنکا
اُڑا کبھی تو سوئے بطحہ اے غبار افسوس

خیالِ شاہ فقط تو ہی ایک مونس ہے
نہین ہے کوئی سوا تیرے غمگسار افسوس

مدینہ چلدئے راکب جو میرے ساتھی تھے
تڑپتا رہ گیا مین ہند مین ہزار افسوس

ردیف شین معجمہ

یارب نہ درم کی ہے نہ دینار کی خواہش
ہان بخشدے اتنی ہے گنہ گار کی خواہش

ملجائے اگر شربتِ دیدارِ محمد
پوری ہو ابھی عشق کے بیمار کی خواہش

کچھ اور نہین چاہتا ہے یہ دلِ مضطر
مدت سے ہے وصلِ شہِ ابرار کی خواہش

وہ اور ہی ہونگے ہے جنہین زر کی تمنا
مجکو ہے فقط دولت دیدار کی خواہش

بسمل سا نہ تڑپا مجھے اے فخرِ دوعالم
شمشیر محبت کی ہے اک وار کی خواہش

قسمت سے جو کوچہ نظر آجائے نبی کا
باقی نہ رہے خادم کے گلہار کی خواہش

طوبیٰ سے غرض ہے نہ مجھے ظلِّ ہما سے
دلمین ہے ترے سایۂ دیوار کی خواہش
جلوہ نظر آجائے محمد کا کسی دن
اک عمر سے ہے طالبِ دیدار کی خواہش

بے نام و نشان کردے تو کیا خوب ہو راکب
نقشِ کفِ پائے شہِ ابرار کی خواہش

مرے دل کو ہے مصطفےٰ کی تلاش
نہ غلمان نہ حورِ لقا کی تلاش
نبی کی ہے زلفِ دوتا کی تلاش
ہے ہر بار ردِّ بلا کی تلاش
نبی کے خیالِ رخ و زلف مین
ہے کیا خوب صبح و مسا کی تلاش
کہین مصطفے کی ملے خاکِ پا
ہوس ہے نہین کیمیا کی تلاش
مین لکھتا ہون اوصافِ دندان مدام
رہا کی دُرِ بے بہا کی تلاش
ہوا اُس کا تابندہ نجمِ کمال
کیا جس نے بدر الدجےٰ کی تلاش
کھلانے کو یہ ہڈیان کب سے ہے
سگِ کوچۂ مصطفے کی تلاش
دکھا دو محمد کسی روز تو
ہے حسنِ رخِ مصطفے کی تلاش
مریضانِ غم کو سوا وصل کے
طبیبو نہین ہے دوا کی تلاش
پلا آبِ وصلِ نبی یا خدا
ہے مدت سے آبِ بقا کی تلاش
اگر گلشنِ خلد چاہے کوئی
کرے عشقِ شاہِ ھدا کی تلاش
ہے کون ایسا دنیا مین جسکو نہین
مرے پیشوا رہنما کی تلاش

اے راکب مجھے رہتی ہے دمبدم
مضامینِ مدح و ثنا کی تلاش

نصیب ہو جو نبی کے مزار کی گردش
کرے گی کیا فلکِ کجمدار کی گردش
نہ دیکھا پیر فلک نے بچشمِ مہر کبھی
مزارِ شاہِ عرب کو ہزار کی گردش
طواف کوچۂ احمد کا ہوگیا حاصل
مرے نصیب مین تھی کس بہار کی گردش

غلافِ روضہ اقدس لگا کے آنکھوں سے
فراقِ شاہ ہین در در کا کر دیا مجکو
مدینہ جاتے ہین جو ہند سے زیارت کو
نکال بھی مری تقدیر کا کہین چکر
خدا کرے تمہین اے حاجیو میسر ہو

ہمارے دل نے عجب بار بار کی گردش
وبالِ جان ہوئی لیل و نہار کی گردش
وہ دُور ہی رکھتے ہین روزگار کی گردش
کرون الٰہی نبیؐ کے مزار کی گردش
ہمیشہ قبرِ رسولِ کبار کی گردش

کرے گی خوش ہمین میدانِ حشر مین راؔلب
براقِ عرشِ برین کے سوار کی گردش

ردیف صاد مہملہ

ہے جنسِ وصل کی یا مصطفےٰ حرص
یوہنین چندے رہا گر حال اپنا
تری صورت پہ ہون قربان احمد
چھڑا دے مکر سے دنیا کے مجکو
عطا ہو دولتِ دیدار ہمکو
لگاؤ دل حبیبِ کبریا سے

ہمین کچھ بھی نہین اسکے سوا حرص
کرے گی ہمکو رسوا دیکھنا حرص
نہین ہے حور جنت کی ذرا حرص
نکل جائے مرے دل سے خدا حرص
ازل سے اک یہی ہے مصطفےٰ حرص
کہین چھوڑو بھی اے مرد خدا حرص

خیالِ خام راؔلب چھوڑ دے تو
زرِ عشقِ نبیؐ کی کر سدا حرص

ردیف ضاد معجمہ

پھول سے اپنے دکھا دو شہ والا عارض
دلِ پژمردہ شگفتہ نہ ہوا میرا نبیؐ

تازگی بخشنے والے تر و تازہ عارض
ایک دن بھی نہین دیکھے چمن آرا عارض

اپنے چہرے سے اُلٹ دو شبِ وصل آگے نقاب
شکلِ آئینہ دکھا دو شہ والا عارض

زلف کھتی ہے محبت کے رخِ روشن سے
شامِ غم کے لئے ہے صبحِ تمنا عارض

چمک اُٹھا مری قسمت کا ستارا شبِ وصل
بن گئے حقیقین مرے ماہ دو ہفتا عارض

شکلِ آئینہ بنا رکھا ہے حیران مجھے
کیون دکھاتے نہین مجکو مرے آقا عارض

کیون نہون مدنظر اپنی اے مراکب چارون
سرورِ دین کی جبین لب آرخِ زیبا عارض

ردیف طاے مہملہ

وصل ہو جائے تمھارا شہِ ابرار فقط
دلمین باقی ہے یہی حسرت دیدار فقط

اُلفتِ رشکِ مسیحا کا ہون بیمار فقط
اے طبیبو نہین اسکے سوا آزار فقط

یاالٰہی یہی حسرت یہی ارمان یہی ہے اُمید
گھر کرے دل مین ولائے شہِ ابرار فقط

بلبلین بھی تری الفت کا بھرا کرتی ہین دم
تجھ پہ قربان نہین اک گلِ گلزار فقط

جسکو دیکھا ترا عاشق ترا شیدا پایا
دامِ الفت مین نہین مین ہی گرفتار فقط

دل کے ارمان نکل جائین بر آئے اُمید
رخ دکھا دین جو کبھی احمدِ مختار فقط

یانبی شربتِ دیدار سے ہوگا اچھا
تیرا اراکب ہے تپِ ہجر کا بیمار فقط

ردیف ظاے معجمہ

تجکو گر کوچۂ احمد نظر آیا واعظ
بھول جائے گا تو جنت کا وظیفا واعظ

کب غرض رکھتے ہین حور و نسے فدا کے احمد
کیا نکالا ہے نصیحت سے نتیجا واعظ

دلِ پژمردہ جو کرنا ہے شگفتہ اپنا
دیکھ آکر چمنِ سید والا واعظ

دم مین آنے کے نہین عاشق احمد ہین ہم
اُلٹی تجھی کوئی اورون کو پڑھا جا واعظ

ہمتو ہین جلوۂ رخسار نبی کے عاشق
لاکھ ہوتے رہو تم حورون پہ شیدا واعظ

سبز گنبد نظر آجائے محمد کا مجھے
کچھ نہین اسکے سوا میری تمنا واعظ

ہند سے جا کے مدینہ مین لگا دے بستر
تیرا کر سکتا ہے راکب وہ بھلا کیا واعظ

ردیف عین مہملہ

ہم نے پایا ساقی کوثر شفیع
اللہ اللہ ختم پیغمبر شفیع

انبیا سے ہو سوا برتر شفیع
تم سے ہوگا کوئی کیا بڑھکر شفیع

کیا کرے گی آتشِ دوزخ مرا
مصطفےٰ ہون گے سرِ محشر شفیع

بخشش اُمت کی نہین ہوتی کبھی
یا محمد تم نہ ہوتے گر شفیع

ہوگی طے دم بھر مین راہِ پل صراط
مل گیا ہے آپ سا رہبر شفیع

ڈر ہے کیا بھاری گنہ کا بوجھ ہے
حشر مین ہین اپنے پلّہ پر شفیع

اسکی تم لینا خبر روز جزا
حال راکب ہے بہت ابتر شفیع

ردیف غین معجمہ

جب سے ان آنکھون نے دیکھا کوچہ حضرت کا باغ
ہو گیا ہے خار نظرون مین مری جنت کا باغ

کب دکھائے گی نسیم لطفِ شہ اٹکھیلیان
کس دن آئے گا بہارون پر مری حسرت کا باغ

کیون نہ ہو مدنظر ہر دم مدینہ کا خیال
آگیا ہے ہاتھ کس خوبی کا کس فرحت کا باغ

کس قدر ابرِ کرم نے تیرے سینچا ہے کریم
چھینٹے دے دے کر مرے دل پر تری رحمت کا باغ

دل مرا صدقے ہے روضہ پر رسول اللہ کے
کیا کروں میں لیکے اے رضوان تری جنت کا باغ

لطف فرمائے گا اپنا باغبانِ لم یزل
حشر میں پھولے پھلیگا بخشش اُمت کا باغ

کیوں نہ ہو مرغوبِ دل سیرِ مدینہ کی بہار
ہے پھلا پھولا وہاں اللہ کی قدرت کا باغ

روزِ محشر سب گنہگارانِ اُمت ہونگے شاد
رنگ لائے گا نزالِ اشاہ کی اُلفت کا باغ

بھینی بھینی آ رہی ہے بُو نبی کے عشق کی
کِھل رہا ہے جا بجا راکب گلِ مدحت کا باغ

ردیف فاء معجمہ

پھیلا ہے شوقِ دل سلطان ذیشان کی طرف
جا رہا ہوں کوچۂ محبوبِ سبحان کی طرف

جوشِ وحشت نے بڑھایا ہاتھ داماں کیطرف
چاک آتا ہے نظر دل کے گریباں کی طرف

دل ہو مائل شاہ کے چاہِ زنخداں کی طرف
ہو گذر اس خضرِ جاں کا آبِ حیواں کی طرف

تیرے ہاتھوں اے خیالِ زلفِ پیچاں نبیؐ
گر قدم اُٹھتے بھی ہیں تو سنبلستاں کیطرف

میں تو عاشق ہوں نبیؐ کے ابروئے خمدار کا
بھول کر بھی میں نہ دیکھوں تیغ براں کیطرف

دیکھئے کب تک دکھاتے ہیں نبی اپنا جمال
دیر سے آنکھیں لگی ہیں روئے تاباں کیطرف

یا محمد دردِ غم کی کیوں دوا دیتے نہیں
کیوں نہیں آتے ہو تم بیمارِ ہجراں کیطرف

زلفِ محبوب خدا کا سر میں سودا ہو گیا
پھیلی وحشت مرے دل کی بیاباں کی طرف

وائے ناکامی رکھا محروم راکب ہجر نے
ناوکِ اُلفت نہ آیا طائرِ جاں کی طرف

ردیف قاف معجمہ

دردِ لب ہے عشقِ شہ میں روئے تاباں کا سبق
میں وہ بلبل ہوں کہ پڑھتا ہوں گلستاں کا سبق

مصحفِ رخ کا تصور رہتا ہے آٹھون پہر
اک جوانِ ہاشمی کی یاد ہے صبح و مسا

مین نے اُستادِ ازل سے سیکھا قرآن کا سبق
کیا کرون پڑھکر کسی طفلِ دبستان کا سبق

مکتبِ عشقِ نبیؐ روزِ ازل سے گرم ہے
پڑھتے ہین عشاق بادشاہِ ذیشان کا سبق

غم کی اُلجھن دُور ہو جائے نہ کیون دلسے مرے
رہتا ہے ہر دم خیالِ زلفِ پیچان کا سبق

رات دن ہم کو تو ہے نعتِ نبیؐ کا مشغلہ
ہو گا کوئی اور مرغانِ خوش الحان کا سبق

تو نے راکب لکھے ہین اشعار رنگین اسقدر
ہے پسندِ خاطرِ احباب دیوان کا سبق

ردیف کاف مہملہ

شربتِ وصل محمد ترا پاؤن کب تک
شاد ہو جاؤن لگی دل کی بجھاؤن کب تک

یا نبیؐ روضۂ اقدس پہ مین آؤن کب تک
حسرتین اس دلِ غمگین کی مٹاؤن کب تک

صدمے شامِ شبِ فرقت کے اُٹھاؤن کبتک
لختِ دل لختِ جگر شاہ مین کھاؤن کب تک

کوئی چھینٹا دے ترے ابرِ عنایت کا نبیؐ
آتشِ ہجر سے جان اپنی جلاؤن کب تک

کوئی شب آکے تو تسکین دو تم بہرِ خدا
دل مچلتا ہے بہت اسکو مناؤن کب تک

کیون شہِ بحر و بر آ کر نہین لیتے ہو خبر
غم کا دریا مین ان آنکھو نسے بہاؤن کبتک

مفلسی دور کرو آ کے بتا دو اتنا
یا نبیؐ دولتِ دیدار مین پاؤن کب تک

کب مدینہ مین پھونچکر ہو زیارت حاصل
ہند کے راستون مین ٹھوکرین کھاؤن کب تک

مجکو معلوم نہین ہوتا ہے اتنا راکب
بستر اپنا درِ دولت پہ لگاؤن کبتک

اگر پھونچا درِ شاہِ زمان تک
جو نالے آئے فرقت مین زبان تک

کرون قربان جانِ ناتوان تک
زمین کیسی ہلیگا آسمان تک

شبِ غم منہ کو آتا ہے کلیجہ
اُٹھاؤن ہجر کے صدمے کہان تک

جو ملجائے سگِ کوئے محمد
کرون مین نذر اپنی استخوان تک

اڑائین دامن دل کی ہمارے
اے جوشِ عشق تونے دھجیان تک

سبق رٹتا ہون جو نام نبی کا
لگی ہین طفلِ دل کو قمچیان تک

بگاڑے گا ہمارا آسمان کیا
پھونچ جائین گے سلطان زمان تک

ملا وہ مرتبہ معراج کی شب
گئے حضرت مکانِ لامکان تک

چلے دنیا سے حسرت لیکے راکب
نہ پھنچے روضۂ فخرِ زمان تک

ہم کو تو چاہیئے قدمِ مصطفےٰ کی خاک
کس کام کی ہمارے لئے کیمیا کی خاک

کافی ہمارے دیدۂ دل کی ضیا کو ہے
سُرمہ سے بڑھکے کوچۂ بدر الدجےٰ کی خاک

دل مین جگہ دین آنکھون مین اپنی لگائین ہم
ملجائے مصطفےٰ کے اگر نقشِ پا کی خاک

آنکھون سے اپنی آکے فرشتے لگاتے ہین
اللہ رے آستانِ رسولِ خدا کی خاک

اچھے ہزارون ہو گئے بیمارِ ہجر کے
رکھتی ہے کیا اثر ترے دار الشفا کی خاک

مجھ سے مریضِ ہجر کو للہ اے صبا
لادے زمینِ یثربِ خیر الوریٰ کی خاک

مٹی کہین ٹھکانے سے لگجائے یا نبی
برباد ہو نہ راکبِ کمتر گدا کی خاک

تشریف لائین آپ مرے گھر رسولِ پاک
تڑپے نہ ہجر مین دلِ مضطر رسولِ پاک

جلوہ مین دیکھون آپ کا کیونکر رسولِ پاک
کس طرح ہون یہ آنکھین منور رسولِ پاک

مہکا رہا ہے مغزِ دل و جان کو رات دن
آکر خیالِ زلفِ معنبر رسولِ پاک

طے راستہ ہو پھونچون مدینہ مین ہند سے
بنجائے شوقِ دل مرا رہبر رسولِ پاک

تیرے فراق مین تیری فرقت مین یا نبی
رہتا ہون بے قرار مین اکثر رسولِ پاک

آنکھین ترس رہی ہین مری شوقِ دید مین
اپنا دکھادے روضۂ اطہر رسولِ پاک

مختار دو جہان ہو حبیبِ خدا ہو تم
تم سا ہوا نہ کوئی پیمبر رسولِ پاک

ہے ناز ہم کو اپنے گناہوں پہ اسلئے
بخشائین گے ہمین سرِ محشر رسولِ پاک

دیکھے تمھارا آئینۂ رخ کوئی بشر
وہ اپنے بخت کا ہو سکندر رسولِ پاک

روزِ ازل سے سرورِ کون و مکان ترا
قبضہ ہے میرے کشورِ دل پر رسولِ پاک

اللہ رے نصیب اے مرا کب ملا تجھے
حورون سے جن و انس سے بڑھکر رسولِ پاک

ردیف لام مہملہ

غمِ فرقت مین سراپا ہوا کالا بادل
بجلیان چمکین گھٹا چھا گئی برسا بادل

ہم نے جب آنکھ سے دلکی کبھی دیکھا بادل
تیرے ہی نور کا پتلا نظر آیا بادل

سارے عالم مین بپا حشر کرے گا بادل
وہ بڑے روز بڑے شور سے اُٹھا بادل

پھر دن روتا ہے مدینہ کا جب آتا ہے خیال
نہین بے وجہ بہاتا ہے یہ دریا بادل

ہر طرف اڑنے لگا بنکے دھوان زیرِ فلک
آتشِ ہجرِ محمدؐ نے وہ پھونکا بادل

مضطرب ایسا تپ ہجرِ محمدؐ نے کیا
صورتِ برق نظر آیا تڑپتا بادل

جان نثارانِ محمدؐ کے برابر ہر دم
کیا اُٹھائے گا تپِ ہجر کا صدمہ بادل

دیکھنے والون کو دم بھر مین دکھا دیتا ہے
قدرتِ خالقِ اکبر کا تماشا بادل

زلفِ شبگون کا تصور جو بندھا آنکھونکو
کالے کوسون نظر آنے لگا کالا بادل

چھینٹے دے دے کے لگی دلکی بجھا دیتا ہے
ہمپہ کرتا ہے کرم اپنا یہ کیا کیا بادل

تیرے دم سے ہے مرے نخلِ تمنا کی بہار
باغِ اُمید ہے تجھ سے ترو تازہ بادل

شوقِ دیدارِ محمدؐ نے کیا جب بے چین
اُٹھکے مشرق سے چلا جانبِ بطحا بادل

فیض کیون پائے نہ پھر اُس سے زمانہ راکب
اپنی رحمت کا جب اللہ نے بنایا بادل

مری آنکھون مین پھرتا ہے مدینہ احمد مرسل
تمھارے ہجر مین مشکل ہے جینا احمد مرسل
ہے جب سے عشقِ گلزارِ مدینہ احمد مرسل
یہی ارمان ہے دل مین کہ جب ہو ہند سے جانا
لگا دی ہے جھڑی آنکھون نے میری ہین رواں آنسو
تمھارے ہجر کے ہاتھون تمھارے وصل کے ہاتھون
جمال اپنا دکھاتے ہین نہ خود ہم کو بلاتے ہین
بچاؤ جلد تم آکر چھوڑاؤ دردِ فرقت سے

تری فرقت مین پھر کیونکر ہو جینا احمد مرسل
گذرتا ایک دن ہے اک مہینہ احمد مرسل
گل لالہ بنا داغون سے سینہ احمد مرسل
تری دہلیز کا حاصل ہو زینہ احمد مرسل
تری فرقت مین شکلِ آبگینہ احمد مرسل
ہے بیمارِ الم کا مرنا جینا احمد مرسل
نکالا آپ نے اچھا قرینہ احمد مرسل
الم کا ڈوبے جاتا ہے سفینہ احمد مرسل

خدا کے واسطے اتنا بتا دیجے ملے گا کب
شرابِ وصل کا راکب کو پینا احمد مرسل

مدینہ کی ہو سیرِ گلزار حاصل
آلہی وہ دن کون سا ایسا ہو گا
یہی دل مین حسرت یہی آرزو ہے
کسی دن تو اُمید پوری ہو دل کی
فلک پر پھونچکر ہوا وصل کی شب
خبر ہم مدینہ کی ہر دم منگائین
تری نعتِ ابرو سے کٹتے ہین دشمن
ہمین دولتِ عشقِ احمد ہے کافی
عدو سامنے میرے کیا آئے راکب

الٰہی ہو تسکینِ بیمار حاصل
جو ہو گا محمد کا دیدار حاصل
زیارت ہو روضہ کی اکبار حاصل
ہو وصل حبیبِ خوش اطوار حاصل
محمد کو خالق کا دیدار حاصل
جو اشکِ مسلسل کا ہو تار حاصل
کرین کیون نہ ہم ایسی تلوار حاصل
کرے لاکھ زر کوئی زردار حاصل
بیانِ ثنا کی ہے گفتار حاصل

دل یہ کہتا ہے کہ ہو جاؤن مین قربانِ رسول
سر کے بل جا کے کرون سیرِ گلستانِ رسول

دیکھے گھر خلد کا دوزخ سے بچایا ہم کو
ہم گنہگارو نپہ کیسا ہے یہ احسانِ رسول

کوئی دن ہند سے ہو جائے مدینہ جانا
خوب بہتر ہو جو کہلاؤن مین دربانِ رسول

پھانس نشتر سی مرے دلمین چبھی رہتی ہی
مجکو جبدن سے ہوئی اُلفتِ مژگانِ رسول

حور و غلمان نے فرشتو ننے بشر سے جن سے
بخدا بڑھکے ہے رتبہ ہے سوا شانِ رسول

کوئی دیکھے تو ذرا جا کے وہان کیا ہے بہار
غیرتِ گلشنِ جنت ہے بیابانِ رسول

صاف بچ جاؤ گے تم قیدِ گنہ سے داکب
حشر مین ہاتھ اگر آ گیا دامانِ رسولؐ

ہم نے ختم المرسلین پایا رسول
ایسا دنیا مین نہین آیا رسول

خود خدا نے رکھ لیا تھا اپنے پاس
اسلئے رکھتے نہ تھے سایا رسول

غل ہوا معراج کی شب عرش پر
سیر جنت کے لئے آیا رسول

رحمت للعلمین فخر رسل
خوب دلکو منتخب بھایا رسول

بخشوا کر ہمکو جنت کی عطا
آپ نے کیا لطف فرمایا رسول

دولت دیدار سے کردو غنی
مین بہت بے زر ہون بے مایا رسول

تیرے آنے کی خوشی کا خلد مین
خوب گاتا حورون نے گایا رسول

محفلِ میلاد مین آتے ہین آپ
وہ ہے ناری جو کہ شک لایا رسول

تو بچانا آفتابِ حشر سے
سر پہ ہو الطاف کا سایا رسول

تیری چوکھٹ کا ترے دہلیز کا
عرش سے بھی بڑھکے ہے پایا رسول

ہے یہ داکب آپ کا مشتاقِ دید
اسکو روضہ پر بلانا یا رسول

اللہ کے حبیب کو گر دیکھ پائے دل
جامے مین پھر خوشی سے نہ پھولا سمائے دل

کب تک تمھارے ہجر کے صدمے اُٹھائے دل
کبتک رسولِ پاک کرے ہائے ہائے دل

تم سا جہان میں کوئی نہیں خوبرو حسین
تم پر نبی نہ آئے تو پھر کس پر آئے دل

اُلفت ہے آرزو ہے خیالِ رسول ہے
کن کن مسافروں سے بھری ہی سرائے دل

مارے خوشی کے سینہ میں ہاتھوں اُچھل پڑے
اگر جو شوقِ عشقِ نبی ہو گدگدائے دل

تو نے بڑھائی آئینۂ عشق مصطفےٰ
زنگِ الم مٹا کے ہماری جلائے دل

صورت دکھا دیں اپنی محمد جو خواب میں
زندانِ غم سے چھوٹ کے آرام پائے دل

وہ دن خدا کرے کہ بڑھے شوق دید کا
رہبر بنے مدینہ کا رستہ بتائے دل

سنتے ہی جب نہیں ہیں شہنشاہ دوجہان
رساؔ کب سنائیں کس کو بھلا ماجرائے دل

ردیف میم مہملہ

کرتے ہیں زلفِ محمد کی ثنا تحریر ہم
دُور کرتے ہیں جنون کی پاؤں سے زنجیر ہم

رات دن کرتے ہیں نعت مصطفےٰ تحریر ہم
جابجا بزمِ سخن میں پاتے ہیں توقیر ہم

رنج و غم ہجر محمد میں تو دیتا ہی رہا
خوف کھائیں تجھسے کب تک دورِ چرخِ پیر ہم

ناتوانی بڑھ گئی حد سے زیادہ ہجر میں
کس طرح روضہ پہ جانے کی کریں تدبیر ہم

حال کچھ کہلتا نہیں ہے مصطفےٰ کے وصل کا
چاک کر ڈالیں نہ کیوں اپنا خطِ تقدیر ہم

بڑھ رہا ہے ابروے خمدارِ حضرت کا خیال
آج آ کر لے رہے ہیں دم تہِ شمشیر ہم

کب بنے گا دیکھئے اپنا نشانہ مرغِ دل
کونسے دن کھائینگے عشقِ نبی کے تیر ہم

اس قدر ہوتی ہے حیرت شکلِ احمد دیکھکر
چپ رہا کرتے ہیں پہروں صورتِ تصویر ہم

آج یادِ زلف نے بیڈھب ستایا ہے ہمیں
شام سے ہیں اے شبِ فرقت بہت دلگیر ہم

تیغِ عشقِ شاہ کی کرتی ہے کس کا فیصلہ
قتلگہ میں آزماتے آج ہیں تقدیر ہم

دیکھنا لکھ لکھ کے نعتِ کوچۂ خیر الوریٰ
گلشنِ جنت کی راکب پائینگے جاگیر ہم

قصیدہ

کبھی نہ پھونچے شہِ دین ترے دیار مین ہم
پھنسے پڑے ہین غم و رنج کے حصار مین ہم

نبی کے چاہنے والے ہین کوئی پوچھے اگر
کہین خدا کی قسم لاکھ مین ہزار مین ہم

خدا کرے کہ کسیدن پھونچ کے روضہ پر
مزارِ پاک کو لین شوق سے کنار مین ہم

جو شوقِ دید ترا بے قرار کرتا ہے
گذار دیتے ہین سب رات انتظار مین ہم

شراب عشق نے بے ہوش کردیا ایسا
نہ اپنے قابو مین دل ہے نہ اختیار مین ہم

جو تو نے ڈالا ہے چکّر مین چرخ کی طرح
بھلا ہین کوئی بھی گنتی مین کس شمار مین ہم

ہمارا راستہ اس طرح یا الٰہی کٹے
مدینہ جائین تو اونٹون کی ہون قطار مین ہم

خرید عشق کا سودا ہے نقد جان دیکر
ہزارون لطف اُٹھاتے ہین جیت ہار مین ہم

شراب عشقِ نبی کا ہے دَور اُٹھاتے ابر
مزے بہار کے پاتے ہین کس بہار مین ہم

خدا گواہ ہے بے ترپے جان دیدینگے
تمھاری تیغِ محبت کے ایک وار مین ہم

ہمیشہ شام سے رہتے ہین صبح تک راکب
خیالِ زلف و رخِ شاہِ ذی وقار مین ہم

جو بھیجے گا تم کو پیمبر سلام
بنے حشر مین اُس کا رہبر سلام

مسلمان کوئی بھیجتا ہے اگر
قبول اُس کا کرتے ہین سرور سلام

نہ پیکِ صبا ہے نہ قاصد کوئی
نبی تک مرا پھونچے کیونکر سلام

تہ دل سے بھیجا کرو مومنو
محمد حبیبِ خدا پر سلام

خدا اُس سے راضی نبی اُس سے خوش
جو پھونچاتا ہے اپنا اکثر سلام

ہماری یوہنین عمر پوری ہوئی
درود اپنے دل مین تو لب پر سلام

یہی بخشوائے گا روزِ جزا
کہ ہے برگزین یہ بہتر سلام

اگر بہتری چاہے مومن کوئی
وہ بھیجا کرے مصطفےٰ پر سلام

جو راکب ہو تم جان نثار نبیؐ
رہے مُنہ سے جاری برابر سلام

جب شمع سان جلائے سوزِ جگر سے ہم
دلکی لگی بجھاتے رہے چشم تر سے ہم

پہلے مدینہ پھونچے جو بادِ سحر سے ہم
دل کا کہین گے حال شہ بحر و بر سے ہم

تو اے شبِ فراق نہ بہر خدا ستا
بیتاب بے قرار ہین دردِ جگر سے ہم

وہ دن خدا کرے کہ پھونچکر مدینہ مین
دیکھین نبیؐ کا روضۂ اطہر نظر سے ہم

آتے ہین خواب مین شہ کون و مکان اگر
پھر دیکھتے ہین دینؑ حسرت نگر سے ہم

مدح و ثنا رسول کی کچھ بھی رقم ہو
دفتر تمام لکھین اگر آب زر سے ہم

کیونکر تمھارے سامنے آئین حبیبِ پاک
کیا منہ دکھائین اپنا گناہونکے ڈر سے ہم

کس دن مدینہ جاکے صبا لائے گی پیام
اکب خوش کرینگے دل کو نبیؐ کی خبر سے ہم

جب تک ہمارے دلمین محمدؐ نہ آئین آپ
کیونکر نکالین حسرت و ارمان کو گھر سے ہم

جاکر مدینہ روضہ ان آنکھوں سے دیکھ لین
رکھتے ہین دلمین شوق یہی عمر بھر سے ہم

راکب نبیؐ کی نعت کا دفتر ہے اپنے ساتھ
بے خوف ہو کے بیٹھے ہین زادِ سفر سے ہم

جاتے ہین یادِ گیسوئے سرور مین گھر سے ہم
اسباب باندھتے ہین جنون کا کمر سے ہم

کیا کیا اُٹھاتے لطف ہین دردِ جگر سے ہم
زخمی ہین تیغِ اُلفتِ فخر بشر سے ہم

نکلین ہین شوقِ دیدِ محمدؐ مین گھر سے ہم
رستہ ملے جو جائین مدینہ کو سر سے ہم

کشتِ اُمید دیکھیے ہوتی ہے کب ہری
بارش کا کام لے رہے ہین چشم تر سے ہم

فرقت میں لب کی دانتوں کی روئینگے پھوٹ کر
دامن بھرینگے خوب سا لعل و گہر سے ہم

ہے ساتھ غم کی فوج تمنا ہے ہمرکاب
جاتے کبھی ہیں عدم کو تو کس کرّ و فر سے ہم

کچھ ڈر نہ ہوگا پیاس کا میدان حشر میں
کوثر کا جام پائینگے خیر البشر سے ہم

اُلفت نبی کی بعدِ فنا بھی رہیگی ساتھ
روشن کرینگے قبر کو داغِ جگر سے ہم

وہ شوقِ دید شاہ نے بیتاب کر دیا
آگے بڑہیں ہیں چار قدم راہبر سے ہم

یا شاہ ہمکو کوئی نہیں پوچھتا ذرا
جب سے پڑے ہیں دور تمہاری نظر سے ہم

آیا نہ خواب تک بھی نہ دیکھا کبھی جمال
دیدار مصطفے کے لئے برسوں ترسے ہم

کعبے کے گرد جاکے پھرینگے ہزار
کہتے نہ تھے اے چرخ تجھے پیشتر سے ہم

راکب اگر مدینہ سلامت پہونچ گئے
رگڑینگے خوب اپنی جبین سنگ در سے ہم

دکھا دیجے صورت شفیع اُمم
ستاتی ہے فرقت شفیع اُمم

نظر آئے تربت شفیع اُمم
ہو حاصل زیارت شفیع اُمم

دکھا دو جو صورت شفیع اُمم
تو جاگ اُٹھے قسمت شفیع اُمم

کسی دن تو ہم کو ترے وصل کی
میسر ہو دولت شفیع اُمم

ڈراتی رہی ہمکو آگے روز
عبث شامِ فرقت شفیع اُمم

وسیلہ کوئی تمنا رکھتی نہیں
گنہگار اُمت شفیع اُمم

پریشان کرتی رہی یادِ زلف
ہماری طبیعت شفیع اُمم

دکھائیں سو آپ کے کسکو ہم
بھلا اپنی حالت شفیع اُمم

جمالِ مبارک دکھا دو اگر
نکلجائے حسرت شفیع اُمم

تمہارا تو کوچہ ہے مرغوب دل
ہے کیا سیر جنت شفیع اُمم

ہو بہتر جو راکب کو گھائل کرے
تری تیغ اُلفت شفیع اُمم

رخ اپنا دکھائین رسولِ مکرم — کسی شب تو آئین رسول مکرم
جو تشریف لائین رسولِ مکرم — اُمیدین بر آئین رسولِ مکرم
جلاتی ہے دل آتشِ غم بھڑک کر — لگی کو بجھائین رسول مکرم
مے وصل کا ہاتھ سے تیرے ساغر — کسی دن تو پائین رسول مکرم
خدا کی قسم دل لبھاتی ہین اپنا — تمھاری ادائین رسول مکرم
مدینہ کو جائین پھرین گرد روضہ — یہ ہین دلکی رائین رسول مکرم
تصور مین زلفِ نبی گر نظر آئے — تو لین ہم بلائین رسولِ مکرم
مدینہ کی گلیون کی ہو سیر حاصل — ہوا خوب کھائین رسولِ مکرم

جمال اپنے راکب کو اکدن دکھا کر
الم سے چھڑائین رسولِ مکرم

ردیف نون معجمہ

تمسا جہان مین کوئی شہنشاہِ دین نہین — حورین نہین حسین کوئی مہ جبین نہین
دن ایسا کونسا ہے جو فرقت مین اشک سے — دامن نہین ہے ترکہ مری آستین نہین
وصف آستانِ شاہ کا کرتا ہون رقم — ملتا مگر کہین پر روح الامین نہین
کسکو سناؤن حال دلِ بے قرار کا — فرقت مین رنج و غم کے سوا ہمنشین نہین
دردر کا مجھکو کر دیا آخر فراق مین — کہتا رہا مین چرخ سے ہردم نہین نہین
یاد آگئی تو آنکھ سے آنسو نکل پڑے — مجھ سا جہان مین کوئی اندوہگین نہین
اے شاہِ بحر و بر ترے دانتون کے سامنے — ہیرا نہین ہے تاب مین دُرِ ثمین نہین
اے ماہِ آسمانِ نبوت بلالے پاس — جس سرزمین پہ تو ہے وہ دیکھی زمین نہین
چلدو مدینہ ہند سے جلدی ہو جس قدر — اس عمر مستعار کا راکب یقین نہین

دل ہے نازان کہ نثار شہ والا ہون مین — جان کہتی ہے فدائے رخ زیبا ہون مین
اپنا دیدار کسی دن تو دکھا دو حضرت — برق کی طرح تپ غم سے تڑپتا ہون مین
میرے آقا نظر لطف ادھر بھی ہو کبھی — تیرا بے دام خریدا ہوا بندہ ہون مین
یا رسول عربی کیسے لگی دل کی بجھے — آپ کے شربت دیدار کا پیاسا ہون مین
ساغر عشق نبی نے کیا ایسا بے ہوش — مجکو معلوم نہین کون ہون مین کیا ہون مین
وحشت زلف محمد جو ستاتی ہے مجھے — دھجیان دامن صحرا کی اڑاتا ہون مین
چین لینے نہین دیتا ہے مجھے عشق نبی — صدمے ہر روز شب غم کے اٹھاتا ہون مین
دیکھ لیتا ہے جو صورت مری رو دیتا ہے — آپ کے ہجر مین اس حال کو پہونچا ہون مین
کس طرح جاؤن مدینہ نہین ملتا ہے پتا — کوئی بتلا دے ذرا رستہ بھولا ہون مین
صورت اپنی کسی صورت تو دکھا دو اگر — لب پہ جان آگئی ہے ہجر سے مرتا ہون مین

پوچھتے کیون ہو ہے مشہور تخلص راکب
اک جہان جانتا ہے شاعر یکتا ہون مین

جو وصف روئے رنگین مین خوش الحانی پہ آتا ہون — ہزارون عندلیب خوشنوا کے ہوش اڑاتا ہون
خیال روز محشر کر کے مین آنسو بہاتا ہون — انہین قطرون سے ہر دم آگ دوزخ کی بجھاتا ہون
جو وصف روئے شہ کا کھینچکر نقشہ دکھاتا ہون — فلک پر ماہ دو ہفتہ کو شرمندہ بناتا ہون
گدائے کوچۂ احمد ہون اے واعظ نہ دے دھوکا — ترے دم مین ترے فقرون مین چالون مین کب آتا ہون
مدینہ جانے کی صورت نظر آئے کسی صورت — کوئی تدبیر کرتا ہون مقدر آزماتا ہون
نوید وصل احمد جب کبھی کانون مین آتی ہے — تسلی دل کو ہوتی ہے طبیعت شاد پاتا ہون
پھنسی ہے کشتی عمر روان گرداب عصیان مین — مدد کر آکے اے نوح زمانہ ڈوبے جاتا ہون
مین ہون کوئے محمد کا تماشا دیکھنے والا — اے زاہد گلشن جنت کو کب خاطر مین لاتا ہون
خیال گیسوئے احمد اگر بے چین کرتا ہے — بھٹکتا ہون بیابان جنون کی خاک اوڑاتا ہون

محمدؐ سرور کے تبسم کا خیال آتا ہے جب مجھکو
تو ہنس ہنس کر جگر کے زخم پر مرہم لگاتا ہون

مدینہ جانے کی دل مین تمنا رہ گئی راکب
ہزار افسوس دنیا سے یہ حسرت لیکے جاتا ہون

حبیبِ پاک سے جو دل لگائے بیٹھے ہین
وہ فکرِ روزِ قیامت بھلائے بیٹھے ہین

رخِ نبی کا تصور جمائے بیٹھے ہین
دل آفتاب ہم اپنا بنائے بیٹھے ہین

ہم اپنی بگڑی ہوئی کو بنائے بیٹھے ہین
نبی کے عشق مین ہستی مٹائے بیٹھے ہین

تمام عمر نہ اُٹھین گے شاہ کے در سے
اے ضعفِ عشق ترے ہم بٹھائے بیٹھے ہین

گدائے سرورِ عالم کا کچھ نہ پوچھو حال
درِ حضور سے بستر لگائے بیٹھے ہین

فراقِ شہ مین مچلتا ہے دل مچلنے دو
وہ کیا کرینگے جو اپنے پرائے بیٹھے ہین

مدینہ جائین کلس دیکھین سبز گنبد کا
اسی خیال مین ہم دھن لگائے بیٹھے ہین

ہمارے جیسا زمانہ مین مالدار ہے کون
نبی کی دولتِ دیدار پائے بیٹھے ہین

نہین ہے ڈر ہمین گردش سے تیری پیرِ فلک
ہزارون معرکے دیکھے دکھلائے بیٹھے ہین

نہ چھیڑ ہم کو خدا کے لئے تو صبحِ الم
کہ شامِ ہجر کے ہاتھون ستائے بیٹھے ہین

جو نعت گوئی مین دعویٰ ہے جنکو اے راکب
وہ آئین سامنے کیون منھ چھپائے بیٹھے ہین

ہون فدائے روئے تابانِ شفیع المذنبین
کیون نہ دیکھون صبحِ خندانِ شفیع المذنبین

ہے عجب نامِ خدا شانِ شفیع المذنبین
بنگئے جبریل دربانِ شفیع المذنبین

اسکا بیڑا بحرِ عصیان سے ہوا دم بھر مین پار
ہوگیا جو کوئی قربانِ شفیع المذنبین

بخشوایا ہم کو خالق سے شبِ معراج مین
کسقدر ہے ہمپہ احسانِ شفیع المذنبین

طائرِ سدرہ بھی عاجز آگیا پرواز سے
ہے وسیع کتنا وہ میدانِ شفیع المذنبین

حشر مین پائین گے اسباب شفاعت اُمتی
جب کھلیگی یارو دکانِ شفیع المذنبین

گرمیٔ خورشید روز حشر سے بیخوف ہین
اپنے سر پر ہوگا دامانِ شفیع المذنبین

لون بلائین اُسکی مین ہاتھونسے اپنے خواب مین
دیکھ لون گر زلفِ پیچانِ شفیع المذنبین

ایسی آنکھین حق تعالیٰ نے ہمین دی ہین کہان
جو نظر آئے گلستانِ شفیع المذنبین

اشک کے بدلے مین بھرتا ہون گوہر آنکھ سے
آتی ہے جب یادِ دندانِ شفیع المذنبین

کیا ادا ہو شکر یہ اللہ کا راکب بھلا
کردیا ہمکو ثناخوانِ شفیع المذنبین

زبان ایسی ہے جاری مدحتِ محبوب داور مین
کہ گویا لال مچھلی تیرتی ہے حوضِ کوثر مین

اگر میرا گذر ہو جائے دربارِ پیمبر مین
تو نکلے دل کی حسرت جان آئے جانِ مضطر مین

نہین معلوم کچھ لکھا ہے کیا میرے مقدر مین
خیال آ آکے میرا کیا کرے گا عشقِ سرور مین

مری آنکھین ہین گریان اسلیئے عشقِ پیمبر مین
نہ رہجائے سیاہی نام کو عصیان کے دفتر مین

لوائے حمد کے سایہ مین ہونگے انبیا لاکھون
محمد سا نہ نکلے گا کوئی میدانِ محشر مین

زیارت مصطفےٰ کے روضۂ اطہر کی کرتا ہے
نہین یہ وجہ ہے آٹھون پہر یہ چرخ چکر مین

لگی ہین شوقِ دیدارِ پیمبر مین مری آنکھین
محمد دیکھیئے تشریف کب لاتے ہین اس گھر مین

سرِ محشر نہین رہنے کا اک بھی اُمتی پیاسا
پلائینگے محمد آبِ کوثر بھر کے ساغر مین

تمھارے ہر لب و دندان کے آگے یارسول اللہ
کہان ہے لعل مین سرخی کہان ہے آب گوہر مین

خیالِ چاہِ زمزم مین روان ہین رات دن آنسو
خدا نے ایک دریا بھر دیا ہے دیدۂ تر مین

محمد مصطفےٰ کے روئے رنگین کے پسینے کی
بسی ہے بو چمن مین غنچہ مین گلِ تر مین

بیابان کی طرف لیجا رہی ہے اسلیئے وحشت
سمایا ہے خیالِ زلف کا سودا مرے سر مین

نہ ڈر راکب تو ہرگز موجزن دریائے عصیان سے
ترا نوحِ زمان کر دینگے بیڑا پار دم بھر مین

جو جاتے ہین طیبہ کمر باندھتے ہین
وہ فردوس مین اپنا گھر باندھتے ہین

لگا شوق سے وار ایسے تیغِ الفت
ہین سینہ سپر ہم سپر باندھتے ہین

وہ روضہ پہ جاتے نہین وو زخمی ہین
کمر سے جو زرا ہلِ زر باندھتے ہین

اوڑا دیتے خاکہ ہین ہم چاندنی کا
ترے رخ کو رشکِ قمر باندھتے ہین

نہین جانے دیتے جو جاتے ہین کعبہ
ہین گمراہ جو رہگذر باندھتے ہین

تمنا کی کہلتی ہین کلیان ہزارون
ہوا لطف شہ کی اگر باندھتے ہین

دکھا کر ہر اک شعبدہ نعت شہ کا
نظر بند کی ہم نظر باندھتے ہین

غنی کون ہے ہم سے بڑھکر جہان ہین
زرِ عشقِ فخرِ بشر باندھتے ہین

وہی کرتے ہین سیرِ گلزارِ مدحت
جو مرغِ مضامین کے پر باندھتے ہین

وہی پاتے ہین آبرو بھی جہان مین
جو دانتون کو شہ کے گہر باندھتے ہین

ہر اک شعر مین سر سے پا تک اے داکب
نئی بندش اہلِ ہنر باندھتے ہین

جب محمد کو دلمین پاتا ہون
بہرِ تعظیم سر جھکاتا ہون

نعت مین جب غزل سناتا ہون
سننے والون کے ہوش اڑاتا ہون

ذرہ ہون خاک پائے حضرت کا
چشمِ بد بین مین کب سماتا ہون

ہون گلستانِ نعت کا حافظ
بلبلونکو سبق پڑھاتا ہون

اسدِ چرخ کیون نہ مجھ سے ڈرے
سگِ کوئے نبی کہاتا ہون

جب اترتا ہے کیف اے واعظ
مئے عشقِ نبی چڑھاتا ہون

قافلے جب مدینہ جاتے ہین
شور مثلِ جرس مچاتا ہون

تیرے ہاتھون اے دورِ چرخِ کہن
سختیان ہجر کی اٹھاتا ہون

سارے عالم مین جلوہ گر ہے تو
محو دیدار سب کو پاتا ہون

شمعِ عشقِ نبی پہ ہو کے فدا
دل جلاتا ہون لو لگاتا ہون

توسنِ عمر چلدیا راکب
ملکِ ہستی کا خالی پاتا ہون

حشر مین حشر بپا ہوتا گنہگارون مین
تم نہ ہوتے جو محمد کبھی غمخوارون مین

جلوہ فرمایا جو حضرت نے کبھی یارون مین
ہو بہو چاند نظر آگیا سیّارون مین

چمنِ یثرب و بطحہ کے مقابل زاہد
کوئی تختہ نہین فردوس کے گلزارون مین

وصفِ ابروے پیمبر کا جو کھینچون نقشہ
دم نہ باقی رہے کفّار کی تلوارون مین

سرورِ دین کی غلامی کا یہ صدقہ ہے تمام
نام اپنا جو بلند آج ہے سرکارون مین

جلد پہونچا دے مدینہ مین الٰہی مجکو
تاکہ شامل ہون نبیِ پاک کے زوّارون مین

شاد دنیا سے گیا خلد مین مسکن پایا
بن گیا آلِ نبی کے جو عزادارون مین

کیف ہے جب سے مے عشقِ محمد کا ہمین
ہم نہ دیوانون مین ہین اور نہ ہشیارون مین

خیر و مقدم کی صدا چارون طرف سے آئی
تیری آمد کی مچی دھوم طلبگارون مین

چاند ٹکڑے ہوا گردون پہ کتان کی صورت
جب تجلّی نظر آئی ترے رخسارون مین

ایک مدت سے یہ راکب بھی ہے یا شاہِ عرب
تیرے صیّادِ محبت کے گرفتارون مین

قصیدہ

ہم تو کیا سب تجھے شاہِ زمنی کہتے ہین
قرشی ہاشمی مکّی مدنی کہتے ہین

تیرے بسمل ترے زخمی ترے مجروح کو سب
خستہ دل خستہ جگر خستہ تنی کہتے ہین

دیکھ کر اے گلِ وحدت تجھے جنت والے
غنچہ لب غنچہ دہن گلبدنی کہتے ہین

کشتۂ عشقِ نبی قبر مین سونے والے
سیمبر سیم بدن سیم تنی کہتے ہین

ساکنانِ چمنِ خلد تجھے اے سہی قد
سرو قد سرو جو سرو چمنی کہتے ہین

اے شہنشاہِ زمانہ تجھے ادنی اعلے
صاحبِ مفلس و محتاج و غنی کہتے ہین

گھونٹ دے شربتِ دیدار کا راکب کو بھی
تشنہ لب سب اسے تشنہ دہنی کہتے ہین

جسکو خالِ رخِ شاہِ زمنی کہتے ہین
سب اُسے رشکِ سہیلِ یمنی کہتے ہین

دیکھنے والے تری آنکھون کو یا سرورِ دین
غیرتِ چشمِ غزالِ ختنی کہتے ہین

تیرِ مژگان نے ترے دل کو جگر کو چھیدا
اسلئے ہم اسے برچھی کی انی کہتے ہین

جسنے مانگا وہی نعمت ہوئی حاصل اوسکو
تری سرکار کو سرکار غنی کہتے ہین

ظلمتِ کفر ترے آتے ہی کافور ہوئی
مہِ بطحہ اسے جلوہ فگنی کہتے ہین

یہ صدا آنے لگی ہر لبِ چاکِ دل سے
فصلِ گل مین اسے گل پیرہنی کہتے ہین

جو گیا پاس اُسے خوشبوئے محمد آئی
لو اسے عشقِ اویسِ قرنی کہتے ہین

تیری باتون نے دیا قندِ مکرر کا مزا
یا نبی کیا اسے شیرین سخنی کہتے ہین

ہند سے جاکے مدینہ مین جو کرتے ہین طواف
اپنی بگڑی ہوئی قسمت کو بنی کہتے ہین

دیکھکر اُلفتِ ابروے نبی کا مارا
جتنے عاشق ہین اسے تیغ زنی کہتے ہین

سر کے بل اوندھے گرے بُت ترے آتے ہی نبی
سب پہ ظاہر ہے اسے بت شکنی کہتے ہین

چھوڑکر اپنے وطن کو جو مدینہ مین رہے
کون کہتا ہے اسے بے وطنی کہتے ہین

ہند سے جاکے اے راکب کرو کعبہ کا طواف
اسکو سب گردشِ دنیائے دنی کہتے ہین

ہجرِ نبی مین روکر ہم دن گذارتے ہین
شب بھر انیس رنج و غم کو پکارتے ہین

عشقِ نبی مین ایسا حق نے کیا مصوّر
ہم دل کے آئینہ مین نقشہ اُتارتے ہین

اسکا صلہ ملے گا محشر مین جنسِ بخشش
بازی مین عشقِ شہ کی دل اپنا ہارتے ہین

ہاتھ آگیا ہے ایسا نقشِ کفِ محمد
سر پر چڑھا ہوا جن دم مین اُتارتے ہین

روضہ پہ مصطفےٰ کے جاتے ہین شوق دلسے — بگڑی ہوئی ہم اپنی قسمت سدھارتے ہین
ختمِ رسل کی مدحت پڑھتا ہون جب کبھی مین — خوش ہوکے آسمان سے قدسی پکارتے ہین
شب بھر خیالِ زلفِ محبوبِ کبریا ہین — اُلجھے ہوئے مضامین ہردم سنوارتے ہین
دم بھر بھی اسکا کہنا سُنتے نہین ہین ہرگز — بندے ہین جو خدا کے وہ نفس مارتے ہین

مضمون تمام وصفِ اوجِ درِ نبی کے
لکھنے پہ ہمکو راکب ہردم اُبھارتے ہین

رضوان کچھ ہم کو خواہش باغِ ارم نہین — کوچہ رسولِ پاک کا جنت سے کم نہین
دردِ فراقِ شاہ سے چین ایک دم نہین — کیا حال دل کا لکھون مین تابِ رقم نہین
پھونچا ہی دیگا مجکو خدا در پہ شاہ کے — پروا نہین ہے پاس جو دام و درم نہین
مرنا ہی خوب ہے مرضِ عشقِ شاہ مین — جانے دو جان جاتی ہے کچھ ہم کو غم نہین
رہتا ہی جسکو مصحفِ روئے نبی کا دھیان — وہ مرتبہ مین حافظِ قرآن سے کم نہین
الطافِ ایزدی سے رہا کون بے نصیب — کس پر خدا کا سایۂ ابرِ کرم نہین
ہین سب شکایتین مرے برگشتہ بخت کی — چرخِ کہن کا شکوۂ جور و ستم نہین
وہ بے قراریان ہین ترے ہجر مین نبی — آرام جان و دل کو مرے اک دم نہین
کیونکر حسابِ روزِ قیامت کا خوف ہو — کیا پیشوا ہمارے شفیع الامم نہین
اسمین کھلے ہین کیسے ثناے نبی کے پھول — باغِ بہشت سے مرا دیوان کم نہین

تشریف جلد لائیے اے غیرتِ مسیح
راکب کا حال غیر ہے سینہ مین دم نہین

کب ہجرِ شاہ مین رہا رنج والم نہین — وہ دن ہے کونسا جو مری چشم نم نہین
اُمت مین ہین نبی کی قیامت کا غم نہین — بخشے نہ جائین ایسے گنہگار ہم نہین
تیرے مریضِ ہجر کو چین ایک دم نہین — ہوجائے وصل اسکے سوا کچھ الم نہین

رونے کا حال ہجر مین کس سے بیان کرو | اک فوجِ بحرِ اشک ہے سینہ مین دم نہین

تم بے مثال حسنِ خدادا دبیمثال | عنقا جہان مین کوئی خدا کی قسم نہین

دل کھینچتا ہے کوئے نبی کی طرف مگر | مین کیا کرون کہ ضعف سے اُٹھتے قدم نہین

کیونکر نہ سر جھکاؤن مین سجدہ نہ کیون کرون | طاقِ حرم سے ابروئے خمدار کم نہین

راہِ طلب مین دوڑتا پھرتا ہون راتدن | ملتا مگر حضور کا نقشِ قدم نہین

زادِ سفر کی فکر کرو مومنو ضرور | ہے کون جو مسافرِ ملکِ عدم نہین

کیا طرفہ حال ہے دمِ تحریرِ نعتِ رخ | بلبل چہک رہی ہے صریرِ قلم نہین

راغب وہ آزمائے جسے آزمانا ہو
سرکے جو معرکہ سے قدم ایسے ہم نہین

ردیف واو مہملہ

ہوا وہ ماہِ عرب آج جلوہ گر دیکھو | جہان مین اسکی ضیا پھیلی گھر بہ گھر دیکھو

رسول خواب مین آئے ہین اک نظر دیکھو | ہماری آہ مین پیدا ہوا اثر دیکھو

حضور کے لبِ رنگین کی یاد مین ہر دم | بہا رہی ہے لہو میری چشمِ تر دیکھو

ہمیشہ عیش اگر چاہتے ہو جنت کا | حبیبِ پاک کی الفت مین یارور دیکھو

وہی سمایا ہے آنکھو مین دلمین رگ رگ مین | ذرا تو چشمِ تصور سے غور کر دیکھو

خیالِ زلفِ محمد مین یہ ہوئی حالت | پھرا رہا ہے جنون مجکو در بدر دیکھو

تو ہی ہے چارو طرف جلوہ گر خدا کے حبیب | ترا ہی جلوہ نظر آتا ہے جدھر دیکھو

شبِ وصال یہ کہتے تھے جبرئیلِ امین | چلا حبیبِ خدا آج عرش پر دیکھو

یہ بات کیا ہے برستا نہین جو ابرِ کرم | نہالِ آرزو لاتا نہین ثمر دیکھو

تپِ فراق سے مجھپر گذرتی ہے کیا کیا | کبھی تو حال مرا آکے اک نظر دیکھو

جو آرزو تھی وہ پوری خدا نے کی راکب
کیا ہے یادِ محمد نے دل مین گھر دیکھو

اللہ کے محبوب ہو تم نورِ خدا ہو
تم دل کی تجلی ہو تم آنکھون کی ضیا ہو

اک روز تو ایسا کہین محبوبِ خدا ہو
تیغ آپ کی اُلفت کی ہو عاشق کا گلا ہو

جو مجکو غلامی شہِ والا کی عطا ہو
شاہانِ سلف سے بھی مرا رتبہ سوا ہو

ساقی نہین کچھ اسکے سوا اور تمنا
اک جام مے عشقِ محمد کا عطا ہو

کب سامنے آنکھونکے ہو گلزارِ مدینہ
کب دیکھیے نخلِ دلِ اُمید ہرا ہو

بلوائین مجھے ہند سے طیبہ مین شہِ دین
مقبول کہین اتنی دعا میری خدا ہو

ہم شمعِ رسالت کے ہین پروانہ ازل سے
پھر کیون نہ محمد پہ یہ دل اپنا فدا ہو

ہے سلسلۂ زلفِ نبی کا مجھے سودا
وحشت سے نہ کیون چاک گریبان مرا ہو

راکب وہ لکھو وصفِ بیاضِ نبوی تم
جو شعر ہو اک نور کے سانچے مین ڈھلا ہو

رسول اللہ نے شاید کیا ہے یاد وان مجکو
جو آتی ہین برابر رات دن یان ہچکیان مجکو

کرون کیونکر نہ ورد آٹھون پہر نامِ محمد کا
اسی کے واسطے اللہ نے دی ہے زبان مجکو

یہی ہے عندلیبِ دل کی میرے آرزو یارب
ملے باغِ مدینہ کے شجر پر آشیان مجکو

گناہون کے سبب دل مین ہی دھڑکا روزِ محشر کا
خدا سے بخشوا لینا شفیعِ عاصیان مجکو

سبق نامِ نبی کا پڑھ لیا جو درسِ اُلفت مین
لگائین شاید اُستادِ ازل سے تھپکیان مجکو

طفیلِ نعتِ گلزارِ مدینہ کیا تعجب ہے
خدائے دو جہان بخشے سرِ محشر جنان مجکو

رقم کرتا ہون جب مین آستانِ پاک کی مدحت
زمینِ شعر دکھلاتی ہے سیرِ آسمان مجکو

خدا کے سامنے نعتِ نبی جا کر پڑھونگا مین
سلامت لے گیا جو توسنِ عمرِ رواں مجکو

جو پایا کلمہ گوئے مصطفےٰ تو قبر نے جلدی
لیا آغوش مین خوش ہو کے مثلِ مہمان مجکو

خدا کے فضل سے داغب سا جب اُستاد حامی ہو
تو پھر سمجھین نہ کیون مرغوبِ دل اہلِ جہان مجکو

پیمبر کی ثنا خانی کا یہ سب فیض ہے راکب
نہین تو کون لکھتا اندنون معجز بیان مجکو

جو تم سلطانِ عالم مہربان ہو
ترا گر وصل شاہ انس و جان ہو
الٰہی عشق ابروئے نبیؐ کی
کنارے پر لگے کشتیٔ اُمید
اگر چلتے رہے غم کے یونہین تیر
گذرتی ہے جو مجھپر ہجر کی شب
نبیؐ کے عشق کا لیجائے جو داغ
برآئے بُلبُلِ دل کی تمنا
الٰہی شغل مین نعت نبیؐ کی
مین لکھا اپنی قسمت کا مٹاؤن

کسی سے کب ہماری کسر شان ہو
دل ناشاد میرا شادمان ہو
روان گردن پہ شمشیر روان ہو
ترے لطف و کرم کا بادبان ہو
مرے دل کو جگر کو کب امان ہو
نبیؐ خود واقف سرِّ نہان ہو
لحد مین شمع کی حاجت کہان ہو
جو طیبہ کے چمن مین آشیان ہو
کہین پوری مری عمرِ روان ہو
جو حاصل شہ کا سنگِ آستان ہو

نہ کیون مشہورِ عالم تم ہو راکب
ثنا خوانِ شہِ کون و مکان ہو

کیا دل وہ جسمین اُلفت خیر البشر نہو
مجکو ملے نبی کی مگر دولتِ وصال
تشریف لائین خواب مین جب شاہِ دوجہان
یارب یہ التجا ہے کہ پھونچین مدینہ جب
دنیا مین اُمتی مین کہاتا ہون آپ کا
سوزِ تپ فراق سے جلتا ہون یارسول

وہ آنکھ کیا جو حُبِّ پیمبر مین تر نہو
پروا نہین جو پاس مرے مال و زر نہو
شامِ شبِ وصال کی یارب سحر نہو
آنا ہمارا ہند مین پھر عمر بھر نہو
سختی عذابِ قبر کی فخرِ بشر نہو
افسوس ہے کہ آپ کو میری خبر نہو

وار اپنا تیغ عشقِ محمد اگر کرے ممکن نہین ہے کیا جو جُدا تن سے سر نہو
جلوہ دکھائین اپنا کسیدن جو مصطفےٰ دل کی تڑپ نہو کبھی دردِ جگر نہو
دنیا مین وہ بشر بھی کسی کام کا نہین جسپر تمھارے لطف وکرم کی نظر نہو
جسکو اگر نہ شوق ہو روضہ کی دید کا نخل مراد اُس کا کبھی بارور نہو
محبوبِ کبریا سا جو ہاتھ آئے پیشوا پھر دل حسابِ حشر سے کیونکر نڈر نہو
اسنے کھلائے غنچۂ اُمید سینکڑون دلمین نسیم لطف کا کیونکر گذر نہو

سراکب فدائے زلفِ شفیعِ اُمم ہے تو
غمگین روزِ حشر سے اک بال بھر نہو

اک دن نصیب وصلِ رسولِ کبار ہو یارب قرار پہ یہ دلِ بے قرار ہو
ایسا کبھی تو اے مرے پروردگار ہو تیرا حبیبِ پاک مرا خواستگار ہو
بنجائین کام بگڑے ہوئے اسکے یارسول جسپر اگر تمھاری عنایت ہو پیار ہو
ایسا کمال اے قدر انداز تو دکھا تیر اُلفتِ نبی کا کلیجے کے پار ہو
دیدارِ مصطفےٰ کی تمنا رہے یونہین آنکھین کھلی ہون اور شبِ انتظار ہو
اپنا برستا ابر ابھی بھولجائیگا ہجرِ نبی مین آنکھ اگر اشکبار ہو
مٹی کہین ٹھکانے لگادے الٰہی تو کوچے مین مصطفےٰ کے ہمارا مزار ہو
ہمتو نبی کے کوچہ پہ واعظ ہین مرمٹے باغ جنان کی تجکو مبارک بہار ہو
صورت نبی کی گر نظر آجائے خواب مین قربان مین بھی ہون مرا دل بھی نثار ہو
دندانِ مصطفےٰ کے تصور مین روؤنین اشک آنکھ سے جو ٹپکے دُرِ شاہوار ہو

کس طرح او سکو کوئی اے سراکب چھپائے پھر
صورت ہی سے جو دردِ دلی آشکار ہو

ذرا تو آنے دو دل مین خیال سرور کو خدا کے واسطے رنج والم ہٹو سر کو

کبھی بنائیں گے بگڑے ہوئے مقدر کو — لگائیں گے درِ حضرت پہ جا کے بستر کو

روان ہین نہر کے مانند رُک نہین سکتے — نبی کے ہجر مین کیا تھا مین دیدۂ تر کو

کھلین ہین آنکھین مری شوقِ دید مین کب سے — دکھا الٰہی نبی کے مزارِ اطہر کو

خیالِ روئے محمد نے کی جگہ دلمین — خدا کی شان منور کیا مرے گھر کو

دکھا رہا ہے مجھے بحرِ چشمِ تر طوفان — جہازِ غم کے اٹھاون مین کیسے لنگر کو

نہ کیسے منزلِ مقصد پہ شوقِ دل لیجائے — کہ ساتھ ساتھ مین رکھتا ہون اپنے رہبر کو

صبا سناتی ہے مژدہ کوئی مدینہ کا — ٹھہر ٹھہر اے دلِ بے قرار دم بھر کو

ادھر ہے ضعف اُدھر شوقِ دید کی ہے کشش — ہین دوہرے صدمے مری ایک جانِ مضطر کو

اے چرخ ہمکو مدینہ پہونچ تو جانے دے — کبھی نہ چھوڑ کے اُٹھین گے عمر بھر در کو

قصیدہ نعتیہ ایسا کوئی سنا رہا کب
نرالا لطف ہو ہر شعر مین سخنور کو

تڑپائے تیغِ عشق ہے بسمل کی آرزو — نکلے اسی مین دم ہے یہی دلکی آرزو

سودا ہو عشق حلقۂ زلفِ دراز کا — مجنون ہون ہے طوق و سلاسل کی آرزو

روضہ نبی کا آنکھون سے دیکھون کرون طواف — پہونچون مدینہ نکلے مرے دل کی آرزو

حاصل کبھی نہ دولتِ وصلِ نبی ہوئی — پوری ہوئی الٰہی نہ سائل کی آرزو

دیکھا نہ رخ نہ خواب مین آئے کبھی حضور — افسوس میرے دلمین رہی دل کی آرزو

مجکو تو شہسوارِ عرب کا وصال ہو — مجنون کو ہوگی ناقۂ محمل کی آرزو

آنکھون نے جلوۂ رخِ بدر الدجے تو دیکھ — زاہد عبث ہے حورِ شمائل کی آرزو

بحرِ گنہ سے نوحِ زمانہ بچا کہین — ہے اس جہازِ عمر کو ساحل کی آرزو

دیدار کب دکھائین گے اپنا رسولِ پاک — کب ہوگی پوری عاشقِ بیدل کی آرزو

ہم جان نثارِ ابروئے خمدارِ شاہ ہین — کیا کر سکے گی خنجرِ قاتل کی آرزو

سراکب مدینہ جاؤن خدا ایسا دن دکھائے
ہے طوفِ روضۂ شہِ عادل کی آرزو

اگر دیکھے رخِ بدرالدجے کو
قمر داغی بنے بھولے ضیا کو

جگہ دی دل مین یادِ مصطفےٰ کو
کیا آباد اس مہمان سرا کو

لگالون دوڑ کر آنکھون سے اپنی
اگر پاؤن نشانِ نقشِ پا کو

کبھی تڑپے نہ میرا طائرِ دل
نگاہِ لطف سے حضرت جو تاکو

طبیبو کیا تم اچھا کر سکوگے
مریضِ غم کو دردِ لا دوا کو

خدا عاشق زمانہ جس کا شیدا
دیا دل ہم نے ایسے دلربا کو

ترستی ہی رہین آنکھین ہماری
کبھی دیکھا نہ محبوبِ خدا کو

مدینہ کی خبر اب ہو گی معلوم
بنایا ہم نے قاصد ہے صبا کو

محمد ہین ہمارے ہم ہین اُنکے
کرین کیا آشنا نا آشنا کو

ہزارون ہو گئے کافر مسلمان
ملے اعجاز وہ معجز نما کو

غنی کر دولتِ دیدار سے تو
محمد مجھ فقیرِ بے نوا کو

نہین خاطر مین لاتے عاشقِ زلف
شبِ غم کو کسی کالی بلا کو

خدا نے ختم کی اُن پر نبوّت
کوئی دیکھے تو شانِ مصطفےٰ کو

گئے عرشِ برین پر وصل کی شب
یہ رتبہ کب ملا ہے انبیا کو

کبھی زاہد نہ دیکھا تو نے چلکے
مدینہ کی بہارِ جان فزا کو

سوا اللہ کے کیا جانے کوئی
نبیؐ کی ابتدا کو انتہا کو

گلِ گلزارِ وحدت کا ہون عاشق
مین کیون چاہون کسی گلگون قبا کو

گیا ہے ناتوان فرقت مین ایسا
نہین ملتا پتہ میرا قضا کو

وسیلہ کر لیا ہے ہم نے سراکب
قیامت مین حبیبِ کبریا کو

نہ دیکھا روضۂ شاہِ زمان کو ۔ یونہین برباد کی عمرِ روان کو
شنا ہر آبِ زمزم روز لکھکر ۔ کیا کرتے ہین تر سوکھی زبان کو
بہت ڈھونڈھا نہین ملتا پتہ کچھ ۔ کہان پاؤن مکینِ لامکان کو
خیالِ شاہ سے کرتا ہون باتین ۔ نکالون دل سے کیون اس رازدان کو
کرآکے فیصلہ اے تیغِ الفت ۔ عبث تڑپا رہی ہے نیمجان کو
حسینون سے دل اپنا کیون لگاؤن ۔ دیا دل اک عرب کے نوجوان کو
اگر پھونچون مزارِ مصطفےٰ پر ۔ دکھاؤن پھر نہ منھ ہندوستان کو
دماغِ جان بسادو یا محمد ۔ سونگھا دو گیسوئے عنبر فشان کو
سوا تیرے اے سلطانِ مدینہ ۔ سنے گا کون میری داستان کو
جبین رگڑون ہمیشہ شوقِ دل سے ۔ اگر پاؤن مین سنگِ آستان کو

نگاہِ پست سے دیکھا کی راکب
زمینِ نعتِ نبیؐ کی آسمان کو

مومنو ذکرِ شہِ جن و بشر ہونے دو ۔ ورد بہتر ہے یہی شام و سحر ہونے دو
چین سے وصفِ محمد مین بسر ہونے دو ۔ گر عدو ہوتے ہین آمادۂ شر ہونے دو
باہر اس گھر سے نکلجائے غم و رنج و الم ۔ دل مین تم یادِ محمد کا گذر ہونے دو
چھا گئی غم کی گھٹا دل پہ ہمارے یارو ۔ ہجرِ احمد مین روان دیدۂ تر ہونے دو
مرضِ عشق طبیبو مجھے دیتا ہے مزا ۔ نکرو فکرِ دوا درد جگر ہونے دو
شوق کہتا ہے کہ چل کوئے محمدؐ کی طرف ۔ دل یہ کہتا ہے کہ آہون کا اثر ہونے دو
وصفِ معراجِ نبیؐ خوب کرینگے تحریر ۔ حاصل اک روز تو جبریل کا پر ہونے دو
روشنی شمس و قمر کی نہین منظور ہمین ۔ جلوۂ روئے نبیؐ پیشِ نظر ہونے دو
بے قراری تپ فرقت سے بہت ہی حضرت ۔ نگہِ لطف تو اک روز ادھر ہونے دو

خنجرِ عشقِ نبیؐ آج ہے مقتل مین علم — شوق سے حضرت دل معرکہ سر ہونے دو

روضۂ شاہ کی جاروب کشی بہتر ہے
جا کے راکب وہین عمر اپنی بسر ہونے دو

اے طبیبو مجھے روضہ کی طرف جانے دو — ہون مریضِ الفتِ احمد کا ہوا کھانے دو
نخلِ اُمید ہرا ہونے دو پھل آنے دو — چشمِ تر کھل کے برستی ہے برس جانے دو
لطف حضرت کو مرے حال پہ فرمانے دو — کام بگڑے ہوئے بنجاتے ہین بنجانے دو
یادِ دندان مین بہانے دو مجھے خوب آنسو — گہر انمول میری آنکھونکو بکھرانے دو
کبھی قربان ہے دل اور کبھی صدقے ہے جگر — شمع عشقِ نبوی کے ہین یہ پروانے دو
دوستو محفلِ میلادِ نبی ہے جائز — رکھتے ہین اسکی سند منکرون کو آنے دو
رَبَّنَا وَابْعَثْ قرآن کی آیت دیکھین — وہ نہ سمجھین اگر اسپر بھی تو پھر جانے دو
صاف لکھا ہے حدیثون مین جواز ہو لو — ہم نہ بھکین گے کبھی لاکھ اُنہین بہکانے دو
اشک بھر آتے ہین آنکھونمین تو پیچاتے ہین — ہمکو ہاتھ آئے مے عشق کے پیمانے دو
آج آتے ہین نبیؐ خواب مین کہتا ہے شوق — دید کے دل مین ہین ارمان نکلجانے دو

بزمِ میلاد مین تم شوق سے جاؤ راکب
منکرِ نعتِ نبیؐ کھاتے ہین غم کھانے دو

ردیف ہائے مختفی مہملہ

رخِ زیبا دکھا دو تم خدارا یا رسول اللہ — ہوا عاشق ایک مدت سے تمھارا یا رسول اللہ
زیارت سے مجھے محروم رکھا یا رسول اللہ — رہا فرقت مین ہین ہر دم تڑپنا یا رسول اللہ
ترا ابرِ عنایت جلد برسا یا رسول اللہ — مرا سر سبز ہو نخلِ تمنا یا رسول اللہ
دکھا دو کوئی شب تو آکے جلوا یا رسول اللہ — بہت بے چین ہے شیدا تمھارا یا رسول اللہ

ابھی آسیب رنج وغم الم کا دور ہوجائے
ملے ہم کو اگر نقش کف پا یا رسول اللہ

بلایا قرب مین اپنے دکھائی سیر جنت کی
خدا نے رتبے بخشے تمکو کیا کیا یا رسول اللہ

ہزارون انبیا پیدا ہوئے یونتو زمانے مین
مگر تم سب سے ہو بے مثیل و ہمتا یا رسول اللہ

مبارک کیا ہوا آنا تمھارا باغ دنیا مین
خوشی سے کھل گیا ہر غنچہ غنچہ یا رسول اللہ

جلادینے لگا صاف آئینہ دل بنگیا اپنا
اگر آیا خیال روئے زیبا یا رسول اللہ

بھلے عاشق شیدا کو بعد مرگ جنت مین
محل ہاتھ آئیگا اچھے سے اچھا یا رسول اللہ

خدا کے واسطے تم بھولنا اسکو نہ محشر مین
ہے راکب کو تمھارا ہی سہارا یا رسول اللہ

شہید تیغ محبت ہون یا رسول اللہ
قتیل ابروئے الفت ہون یا رسول اللہ

چھوڑاؤ مجکو تم آکر مدد کرو میری
اسیر پنجہ فرقت ہون یا رسول اللہ

تمھارے کوچہ کا جسروز سے ہوا عاشق
سفیر گلشن جنت ہون یا رسول اللہ

شہید آکے کرو تیغ وصل سے اپنی
مین خواستگار شہادت ہون یا رسول اللہ

بلاؤ روضۂ اطہر پہ صند سے اک دن
ازل سے عاشق تربت ہون یا رسول اللہ

سناؤن کسکو سوا آپ کے کہون کس سے
سراپا غم کی حکایت ہون یا رسول اللہ

پلاؤ شربت دیدار ہاتھ سے اپنے
مریض ہجر نہایت ہون یا رسول اللہ

لگا ہے جب سے مرے ہاتھ نعت کا میدان
سوار توسن ہمت ہون یا رسول اللہ

گنہگار ہون راکب ذلیل و خستہ ہون
مین خواستگار شفاعت ہون یا رسول اللہ

نہ تن باقی نہ جان باقی اغثنی یا رسول اللہ
نہ ہے تاب و توان باقی اغثنی یا رسول اللہ

مٹایا گردش افلاک نے ایسا ہے لاکھونکو
نہین اک بھی نشان باقی اغثنی یا رسول اللہ

مدینہ مین بلا لیجے وہین کا اب بنا لیجے
یہ ہے اک داستان باقی اغثنی یا رسول اللہ

قسیمِ حوضِ کوثر ہو شفیعِ روزِ محشر ہو
تمہین ہو بے گمان باقی اغثنی یارسول اللہ

کہون کیا حالِ دل اپنا کسیکو تم پہ ظاہر ہے
تمہین ہو رازدان باقی اغثنی یارسول اللہ

قیامت مین خطائین عاصیونکی بخشوا دیجے
ہے وقتِ امتحان باقی اغثنی یارسول اللہ

زمانے مین قیامت تک سوا ذاتِ الٰہی کے
رہے کوئی کہان باقی اغثنی یارسول اللہ

ہمارے واسطے کافی تمہاری ذات والا ہے
مکینِ لامکان باقی اغثنی یارسول اللہ

رہے یہ لب پہ راکب کے ہمیشہ ہر گھڑی ہر دم
ہے جب تک تن مین جان باقی اغثنی یارسول اللہ

ہے عرش نشین رشکِ سلیمانِ مدینہ
حورانِ جنان کیون نہون قربانِ مدینہ

جو جاتے ہین وہ پاتے ہین سامانِ مدینہ
آراستہ ایک ایک ہے دوکانِ مدینہ

ہاتھ آئے اگر شمعِ شبستانِ مدینہ
ہو جاؤن مین سو جان سے قربانِ مدینہ

تسلیم کو سرِ عرشِ معظم کا جھکا ہے
اللہ وہ اوج درِ سلطانِ مدینہ

کھلتا ہے مرے کانمین سرِ عرش جھکا کر
مجھسے کوئی پوچھے بخدا شانِ مدینہ

کھلتے ہین نئے روز تمنا کے شگوفے
کافی ہے مجھے سیرِ گلستانِ مدینہ

ہر شخص مدینہ کا تصدق تھا اذان پہ
بیشک تھے بلال رضہ آپ خوش الحانِ مدینہ

کیون مجکو بلاتے نہین کیون کرتے نہین یاد
کیا بھول گئے خسروِ ذیشانِ مدینہ

رتبے مین سلاطین زمانہ سے اے راکب
بڑھکر ہے گدائے درِ سلطانِ مدینہ

کرے یادِ نبی گر دل مین گھر آہستہ آہستہ
مزا رہ رہ کے دے دردِ جگر آہستہ آہستہ

اگر آنسو بہائے چشمِ تر آہستہ آہستہ
تو دریائے غم کا آئے جوش پر آہستہ آہستہ

مدینہ جا ذرا بادِ سحر آہستہ آہستہ
نبی کو حالِ دل کی کر خبر آہستہ آہستہ

اگر کچھ بھی سہارا دے عصائے ناتوانی تو
مدینہ پہونچنے مین طے ہو سفر آہستہ آہستہ

مزارِ مصطفیٰ پر ہو گیا جانا کبھی میرا
کرون گا زندگی اپنی بسر آہستہ آہستہ

بہلجائے گا فرقت مین دل اپنا دو گھڑی اس سے
غم شہ نے کیا سینہ مین گھر آہستہ آہستہ

دہل جائینگے دل ساتون فلک کے رہنے والونکے
دکھائین گے مرے نالے اثر آہستہ آہستہ

بہت ہے ضعف مجکو فرقتِ ابروئے احمد مین
تو خنجر پھیر قاتل حلق پر آہستہ آہستہ

دکھایا رخ نبی نے خواب مین یون زلف سرکا کے
کہ جیسے ابر سے نکلے قمر آہستہ آہستہ

تسلی رفتہ رفتہ ہو نکلجائے تڑپ دل کی
نگاہِ لطف ہو حضرت ادھر آہستہ آہستہ

یہان تک ناتوانی بڑھ گئی ہے ہجر مین ذاکب
کرا ہا کرتا ہون مین رات بھر آہستہ آہستہ

مدینہ دکھا شہریارِ مدینہ
فدا دل ہے مین ہون نثارِ مدینہ

ہے فخرِ بشر تاجدارِ مدینہ
نہین عرش سے کم وقارِ مدینہ

ان آنکھون سے دیکھون دیارِ مدینہ
نظر آئے فصلِ بہارِ مدینہ

وہ پی ہے مئے خوشگوارِ مدینہ
ہے آنکھونمین ابتک خمارِ مدینہ

ترستی ہین آنکھین مری دیکھنے کو
کہان تک کرون انتظارِ مدینہ

نہ گردش مین رکھہ آسمان کی الٰہی
میسّر ہو طوفِ مزارِ مدینہ

کہانسے کہان پہونچا چشم زدن مین
شبِ وصل وہ شہسوارِ مدینہ

نکلتا ہے دم ہجر مین مجھ گدا کا
خبر جلد لے شہریارِ مدینہ

ہرا نخلِ امید ابرِ کرم کر
کبھی تو برنگِ بہارِ مدینہ

لگاؤن مین آنکھونمین سرمے کے بدلے
میسّر اگر ہو غبارِ مدینہ

چہکنے پہ میرے ہے لوٹ اک زمانہ
وہ ہون طوطیِ مرغزارِ مدینہ

سراسر ہے رشکِ گلستانِ جنت
بیابانِ قرب وجوارِ مدینہ

چمکتی ہے بجلی گرجتا ہے بادل
بہار و شپہ ہے کیا بہارِ مدینہ

دکھاتا ہے زلفِ نبیؐ کا تصوّر
مجھے سنبلِ مشکِ بارِ مدینہ

کھلا دے کلی نخلِ اُمید کی تو
کہان ہے نسیمِ بہارِ مدینہ

نہ ہے قبر کا ڈر نہ محشر کا کھٹکا
مین ہون عاشقِ چار یارِ مدینہ

اکیلا نہین چاہنے والا ہون مین
جسے دیکھو ہے خواستگارِ مدینہ

مرا طوطیٔ دل چہک کر یہ بولا
ہے کیا سبزۂ لالہ زارِ مدینہ

دکھادے کسیدن خدا مجکو راکب
مین ہون کب سے اُمیدوارِ مدینہ

ردیف یاے معجمہ

وصالِ شاہِ دین ہوگا شبِ غم کی سحر ہوگی
خوشی بڑھجائے گی کم شدّت دردِ جگر ہوگی

یہ آہِ بے اثر کسدن الٰہی با اثر ہوگی
ہمارے حالِ مضطر کی نبیؐ کو کب خبر ہوگی

مدینہ کا چمن کس روز دیکھونگا ان آنکھونسے
الٰہی کب مری شاخِ تمنا بارور ہوگی

بہت ہی بڑھ گیا طولِ فراقِ گیسوے سرور
شبِ غم کی کہانی میری کیونکر مختصر ہوگی

کہے دیتی ہے میری ناتوانی ہجر مین بڑھکر
ملاقات اب نہ محبوبِ خدا سے عمر بھر ہوگی

مجھے مُردہ بنایا ہے محمد کی جُدائی نے
جو زندہ ہون تو سوچون زندگی کیونکر بسر ہوگی

تو مجکو قتل کر سکتا نہین قاتل کسی صورت
نبیؐ کی تیغِ اُلفت میرے تن پر کارگر ہوگی

اگر حالت دلِ مضطر کی ڈورو کر سناؤنگا
مرے غم مین گریبان چاک فرقت کی سحر ہوگی

لکھو راکب بہت ہی دیکھکر اشعار کا مضمون
معانی غزل پر چشمِ اربابِ نظر ہوگی

قصیدہ

ترا جس نے گر روضہ دیکھا نہین ہے
ہری اُسکی شاخِ تمنا نہین ہے

دل و جان سے جو تیرا شیدا نہین ہے
دو عالم مین اُسکا ٹھکانا نہین ہے

وہ بیکار سر ہے وہ کس کام کا سر
کہ جس سر مین سرور کا سودا نہین ہے

ہمارا وسیلہ ہے شاہِ دو عالم
ہمین روزِ محشر کا کھٹکا نہین ہے

درِ عشقِ احمد ملا ہے غنی ہون
مجھے مال و دولت کی پروا نہین ہے

پلا شربتِ وصل مجکو محمد
بغیر اسکے کوئی مداوا نہین ہے

ہوا وصل تیرا نہ مجکو جو احمد
تو جینے کا پھر کوئی چارا نہین ہے

تری سوزِ فرقت سے ہے کون ایسا
کہ دل جس کا ہر وقت جلتا نہین ہے

نہ کیون رؤون مین فرقتِ مصطفےٰ مین
یہ پتھر کا میرا کلیجا نہین ہے

دکھا دے دکھا دے گسیدان الٰہی
ان آنکھون نے دیکھا مدینہ نہین ہے

ادھر بھی کوئی چھینٹا ابرِ کرم کا
پھلا پھولا باغِ تمنا نہین ہے

کوئی بہتری چاہے لاکھ اپنی یارو
جو قسمت مین لکھا ہے مٹتا نہین ہے

کیا نعت نے مجکو مشہور راکب
مجھے ورنہ کچھ بھی سلیقہ نہین ہے

ترا رتبہ عجب شاہِ ہدا ہے
خدا سے کم ہے اور سب سے سوا ہے

سراپا تو نبی نورِ خدا ہے
مہ و خور مین ترے رخ کی ضیا ہے

ہزارون ہوتے ہین آسیبِ غم دُور
عجب تیرا محمد نقشِ پا ہے

نبی کی زلف کو مشکِ ختن سے
جو نسبت دیتے ہین اُن کی خطا ہے

ترے ہاتھون نسیمِ لطفِ احمد
ہمارا غنچۂ اُمید وا ہے

مبارک چشمۂ حیوان تجھین خضر
ہمین وصلِ نبی آبِ بقا ہے

ہمارا شوقِ دل عشقِ نبی مین
ہمین سوئے مدینہ لیچلا ہے

پھلے پھولے گا اب باغِ تمنا
گھِر آیا ابرِ لطفِ مصطفےٰ ہے

طبیبو شربتِ دیدارِ حضرت
مریضانِ محبت کی دوا ہے

ترا ہمسر ہو کیا کوئی پیمبر
مرے آقا تو محبوبِ خدا ہے

خبر نوحِ زمان نے جلد آکر
جہازِ آرزو اب ڈوبتا ہے

مجھے اے فرقتِ زلفِ پیمبر
عبث تو نے پریشان کر رکھا ہے

حسابِ حشر کا راکب نہ کر خوف
ترا حامی حبیبِ کبریا ہے

صاف ظاہر ہے ترے ہجر مین حالت میری
خود گواہی کے لئے کافی ہے صورت میری

جلد لو آکے خبر ختمِ رسالت میری
دردِ فرقت سے بہت غیر ہے حالت میری

نعت احمد کے سبب ہو گئی شہرت میری
ورنہ کیا چیز ہون مین کیا ہے حقیقت میری

خونِ دل خونِ جگر روز پیا کرتا ہون
کیا بگاڑی ہے تپ ہجر نے عادت میری

خادمی روضۂ اقدس کی جو ہو جائے نصیب
بادشاہون سے بہت بڑھکے ہو عزت میری

یاد مین روئے نبیؐ کی مرا دم نکلا ہے
نور سے کیسے نہ معمور ہو تربت میری

کچھ نہین پاس مرے نعتِ محمدؐ کے سوا
ہے خزانہ یہی میرا یہی دولت میری

کوئی دن بھی نہوا وصلِ نبیؐ مجکو نصیب
در بدر مجکو پھراتی رہی قسمت میری

خوف کیا آتشِ دوزخ کا مجھے روزِ جزا
مین ہون شیدائے نبیؐ ملک ہے جنت میری

لیچلا سوئے بیابان مجھے گیسو کا خیال
اندنون حد سے سوا بڑھ گئی وحشت میری

دلمین گیسوئے محمدؐ کی ہے الفت راکب
کون کہتا ہے پریشان ہے طبیعت میری

اُلفت نبیؐ کی دی مجھے پروردگار نے
احسان کیا یہ خالقِ لیل و نہار نے

دینے سے بڑھکے مجکو دیا کردگار نے
پایا سوا ہے پانے سے مجھ خواستگار نے

رویا کی حال پر وہ مری طرح حشر تک
دم بھر بھی ساتھ چھوڑا نہ شمعِ مزار نے

کشتی شرابِ عشق کی چھوٹی نہ ہاتھ سے
دکھلائی سیر وصل کی موجِ خمار نے

آرام کی جو شکل نہ دیکھی شبِ فراق
بدلے ہزارون پہلو دلِ بیقرار نے

سب حال جانتا ہے تو اللہ کے حبیب
مارا ہے مجکو تری شب انتظار نے

مر کر بھی تیرے ہجر مین یا شافعِ اُمم
پایا کبھی نہ چین دلِ بے قرار نے

لکھوایا نام دفترِ عشاق مین مرا
یا مصطفےٰ تمھاری محبت نے پیار نے

دیکھا نہ ہائے روضۂ اقدس رسول کا
بدبخت بد نصیب نے مجھ بد شعار نے

اپنے حبیبِ پاک کو بلوا کے اپنے پاس
پورا کیا نہ وصل کی شب کردگار نے

راکب ریاضِ خلد برین سے سوا مجھے
دکھلائی سیر کوئے رسولِ کبار نے

چالین نئی دکھاتا ہے کیا آسمان مجھے
ہجرِ نبی مین لایا کہان سے کہان مجھے

تڑپا رہی ہے صورتِ برقِ طپان مجھے
ہر دم تپِ فراقِ شہ انس وجان مجھے

کرتے نہین جو یاد خطا کونسی ہوئی
کیون آپ بھولے بیٹھے ہین شاہ زمان مجھے

لب پر ہے نامِ پاک کبھی ذکرِ نعت ہے
کیا کیا مزے چکھاتی ہے میری زبان مجھے

اک دو قدم بھی چلنے کی طاقت نہین رہی
ہجرِ نبی نے ایسا کیا ناتوان مجھے

کیونکر نہ سر جھکاؤن پہونچکر مدینہ مین
ہے کعبۂ مراد ترا آستان مجھے

دیتے نہین ہین چین ذرا ہجرِ شاہ مین
ہر وقت درد و نالہ و آہ و فغان مجھے

اسکے سوا نہین ہے مرے دل کی آرزو
دکھلا دے اپنا روضۂ جنت نشان مجھے

بھر کر شرابِ عشقِ محمد کا کوئی جام
تو دے خدا کے واسطے پیرِ مغان مجھے

ویران ہو کہین چمنِ آرزو مرا
کیون اپنا منہ دکھاتی ہے بادِ خزان مجھے

پیچھا نہین قبر سے بھی بنکے آسمان
راکب ملی نہ مر کے بھی جائے امان مجھے

محمدؐ آؤ ہمارے ویرانِ دیارِ دل کے بسانے والے
نہیں ہے تابِ جدائی ہمکو کدھر ہو تشریف لانیوالے

ہمارے حضرت کے عشق دندان ہین ہین جو آنسو بہانیوالے
وہی ہین جنت مین ہو تیونکا محل ہین مرگ پانیوالے

اٹھینگی محشر مین انگلیان سب گنہگارونکی ہر طرف سے
شفیعِ محشر وہ آئے دامِ الم سے ہمکو چھوڑانیوالے

پڑے ہین نا کام ھند مین وہ ہی جنکا برگشتہ بخت یارو
پھونچ ہی جاتے ہین شاد و خرم نبیؐ کے روضہ پہ جانیوالے

نہین ہے آرام و چین ہمکو ستا رہی ہی شبِ جُدائی
خدارا اب تو نقاب اُلٹا تجلّیِ رخ دکھانے والے

ہماری اُمید کا گلستان رہے نہ سرسبز کیون ہمیشہ
نسیمِ لطفِ نبی کے جھونکے ہین غنچۂ دل کھلانیوالے

وہ آئین میدانِ معرکہ مین دکھائین تیغِ سخن کے جوہر
کدھر ہین راکب کہان ہین بیٹھے کلام اپنا سُنانیوالے

کوئی دن کوئی ساعت کوئی دم تو مجکو کل آئے
وصالِ شاہ کی یارب کوئی صورت نکل آئے

ترے آتے ہی گلزارِ جہا نمین اے گلِ وحدت
عنادل صدقے ہوئے آشیانون سے نکل آئے

فراقِ شاہِ دین مین تھنکے میری حالتِ گریہ
قلم کے بھی سیہ وقتِ رقم آنسو نکل آئے

دمِ تحریر آیا جب خیالِ مدحتِ دندان
مرے درجِ دہن سے گوہرِ مضمون نکل آئے

خیالِ شاہ جب آیا کیا بے چین فرقت نے
جو مچلا طفلِ دل بے ساختہ آنسو نکل آئے

ہمارے طائرِ دل کی یہی ہے آرزو ھر دم
ترے روضہ پہ دم نکلے ترے در پہ اجل آئے

مدینہ دیکھا روضہ دیکھا آنکھونسے زیارت کی
ہمارے واسطے کیا کیا نہ پہلو نکل آئے

سلاطینِ زمانہ جتنے آئے شک نہین آمین
سوالی بنکے در پر تیرے شاہ بے بدل آئے

بیاضِ مصطفٰےؐ کی نعت کا یہ فیض ہے راکب
مضامینِ ثنا جو نور کے سانچے مین ڈھل آئے

مرے دل مین ہر دم خیال آپ کا ہی
ان آنکھونمین حضرت جمال آپ کا ہے

جسے ماہِ نو کہتا ہے سارا عالم
وہ اک ناخنِ پا ہلال آپ کا ہے

فلک پر گئے آئے چشم زدن مین
یہ ادنیٰ سا ادنیٰ کمال آپ کا ہے

کرے کوئی تعریف کب ہے یہ ممکن
کہ خود مدح خوان ذو الجلال آپ کا ہے

کیا باتون باتون مین مُردون کو زندہ
خدا سے یہ طرزِ مقال آپ کا ہے

زمانہ کے باغِ تمنائے دل مین
لگایا ہوا ہر نہال آپ کا ہے

کلام امین کیا کر سکے کوئی انسان
جو قولِ خدا ہے وہ قال آپ کا ہے

جسے دیکھو وہ ہے اسیرِ محبت
بچھا کس قرینے سے جال آپکا ہے

مثال آپکی دون کس سے حیرت ہی مجکو
کچھ ایسا رخ بے مثال آپ کا ہے

وہی فیصلہ حق تعالے کریگا
جو روزِ جزا انفصال آپ کا ہے

حسابِ قیامت سے حضرت بچانا
کہ یہ راکبِ خستہ حال آپ کا ہے

آج بو باغِ مدینہ کی اوڑا لائی ہے
کوئے احمد سے صبا بنکے دو دلھن آئی ہے

جلوہ گر شاہ کا ایسا رخِ زیبائی ہے
سارے عالم مین جسے دیکھو وہ شیدائی ہے

آپ آئے نہ کبھی ہجر کے ہاتھون آخر
قبض کرنے کے لئے روح اجل آئی ہے

بخشا کب باغِ جہا نمین ہے صنوبر شمشاد
غیرتِ سروِ روان ہے قدِ رعنائی ہے

یہان جی چاہے رہو گھر ہین تمھارے دونون
آرزو مند ہے دل آنکھ تمنائی ہے

کروٹین لیتا ہون مجکو مگر آتی نہین نیند
شبِ فرقت مین عجب عالمِ تنہائی ہے

مجکو جس دن سے ہوا زلفِ نبی کا سودا
مین بھی دیوانہ ہون دل بھی مرا سودائی ہے

عشقِ احمد مین عوض غم کے خوشی کا ہی ظہور
نالۂ دل ہے کہ آوازۂ شہنائی ہے

لطف ہے آج مے عشقِ نبی پینے کا
آمدِ فصل کی ہے دھوم گھٹا چھائی ہے

دل شگفتہ ہے بہار و نہ ہے نخلِ اُمید
جب سے گلزارِ مدینہ کی ہوا کھائی ہے

روشنی کے لئے ہر دیدۂ دل کی سرِ کب
خاک ہائے نبوی کی ہمین جویائی ہے

یہ بزمِ مولدِ حضرت ہے آئے جسکا جی چاہے
سنے مدح و ثنا پڑھکر سنائے جسکا جی چاہے

بنے سائل درِ دولت پہ جائے جسکا جی چاہے
نبی کی دولتِ دیدار پائے جس کا جی چاہے

قدم راہِ محبت مین جمائے جس کا جی چاہے
درِ محبوب پر بستر لگائے جس کا جی چاہے

وسیلہ سرورِ دین کو بنائے جس کا جی چاہے
دل اپنا قیدِ عصیان سے چھڑائے جسکا جی چاہے

خمِ ابروئے لقمریار و محرابِ عبادت ہے
ادب سے آکے سر اپنا جھکائے جسکا جی چاہے

مدینہ جائے گلزارِ مدینہ کی فضا دیکھے
یہ طرفہ سیر آنکھون کو دکھائے جسکا جی چاہے

اٹھے غفلت کے بستر سے رسول اللہ آتے ہین
وہ جلوہ دیکھے قسمت جگائے جسکا جی چاہے

یہان دروازہ مجلس کا کھلا ہے ذکرِ احمد ہے
کسی سے کیا کہون آئے نہ آئے جسکا جی چاہے

سراپا رکھ لیا پردہ احد نے میمِ احمد کا
ہے رازِ گو مگو اسکو چھپائے جس کا جی چاہے

ملاقی ہے خدا سے مصطفےٰ سے عاجزی رکھب
جھکائے سر خودی دل سے مٹائے جسکا جی چاہے

محمد کا نظر جب جلوۂ شاہانہ آتا ہے
دلِ بیتاب صدقے ہونے بیتابانہ آتا ہے

مجھے سوئے مدینہ ضعف مین بھی لیچلا ہے تو
عجب اندازِ بحجکو ہمتِ مردانہ آتا ہے

صدا دن رات دیتا ہے تجھی سے مانگتا ہے وہ
ترا سائل ترے در سے کہین جاتا نہ آتا ہے

مۓ وصلِ محمد کا سمجھکر جام پیتے ہین
ہمارے ہاتھ قسمت سے اگر پیمانہ آتا ہے

سمجھکر منزلِ مقصود وہین ہم ٹھیر جاتے ہین
سفر مین راہِ طیبہ کے نظر جب خانہ آتا ہے

لکھا کرتے ہین ہم تعریفِ شمعِ روئے روشن کی
میسر جب کبھی ہمکو پرِ پروانہ آتا ہے

خیال آتا ہے جبدم سرورِ کون و مکان تیرا
مرے دل کا بہلانے کے لئے ویرانہ آتا ہے

شفیعِ روزِ محشر جان کر تجھکو ترے در پہ
ترا جو امتی آتا ہے بیباکانہ آتا ہے

زیادہ قصرِ شاہی سے بھی اونچا اسکو پاتے ہین
مدینہ کا نظر جب ہم کو ہر کاشانہ آتا ہے

جو تیرے ہاتھ سے پاتا ہے ساغر ساقیِ کوثر
خمار آلودہ آنکھین جھومتا مستانہ آتا ہے

بنے مجنون خریدِ عشقِ زلفِ شاہ کا سودا ٭ سرِ بازار نقدِ جان لٹائے جسکا جی چاہے ٭

عجب دعوت کا ہے سامان راکب ہجرِ احمد مین
غذا کھانی نہین آتی فقط غم کھانا آتا ہے

یہ حال ہجر مین شہِ عالیجناب ہے — مضطر ہے جان دلکو بہت اضطراب ہے
کیا تیز رو براقِ رسالتمآب ہے — بجلی سمٹ کے تسمۂ پائے رکاب ہے
کیون دور مجھ سے وصل کا جامِ شراب ہے — دل آتشِ فراق سے جلکر کباب ہے
تجھسا کوئی حسین کوئی مہ جبین نہین — تو لاجواب حُسن ترا لاجواب ہے
لکھا ہے وصف کیا عرق روئے شاہ کا — باتون مین صرف کھنچگیا عطر گلاب ہے
یہ شان یہ کمال خدا نے عطا کیا — اُمّی لقب ہے تو شہ ام الکتاب ہے
پیدا کیا ہے اُمت محبوبِ پاک مین — ہم سب پہ تیرا کیا کرم بے حساب ہے
تشریف جلد لائیے ارمان ہے یہی — مشتاق وصل کا دلِ خانہ خراب ہے

راکب ہمارے شافعِ محشر ہین پیشوا
روزِ جزا نہ خوفِ سوال وجواب ہے

قصیدہ

ہزار جان سے ہے دل کو آرزو تیری — کرون نہ کسلئے دن رات جستجو تیری
مزے کی بات مزے کی ہے گفتگو تیری — فدا ہین شیرین کلامی پہ خوش گلو تیری
بجا رہی ہے یہ سب خلق مدح کی نوبت — مچی ہے دھوم زمانے مین چارسو تیری
شبِ وصال مین لیتے بلائین ہاتھو نسے — نظر نہ آئی مگر زلفِ مشکبو تیری
دماغِ جان ہے معطر کسی کا کوئی ہی مست — نرالا رنگ ہے تیرا نرالی بو تیری
کہان کسیکی ہے طاقت ہے کیا کسیکی مجال — کرے جو مدح وثنا کوئی بے وضو تیری
تو نوری جلوۂ انوارِ حق ہے تیرا نور — نبی کلام الٰہی ہے گفتگو تیری

شبِ وصال یکین تجکو لامکان کا گیا | پسند خاطرِ خالق ہے آبرو تیری
وہ بے عدیل ہے وہ بیمثال تو ہے حبیب | کہ دلمین رکھتے محبت ہین خوبرو تیری
کبھی تو خواب مین مشتاقِ دید کو اپنے | دکھادے شکلِ شہنشاہِ نیکخو تیری

سیاہی دفترِ عصیان کی ہوگی سراکب دُور
کرے گی چشم ترا شکون سے شُست وشو تیری

جینے نہ دیا فرقتِ محبوبِ خدا نے | مارا مجھے ناکامیٔ تقدیر رسا نے
مُنھ پھیر لیا مجھ سے شبِ ہجر قضا نے | اِک دن بھی خبر لی نہ رسولِ دوسرا نے
دی ہم کو جگہ کوچۂ محبوبِ خدا نے | تاراج کیا دل غیرتِ جنت کی فضا نے
عشاق سرِ زلفِ نبی پاتے ہین کب چین | گردش مین ہین جسطرح کہ تسبیح کے دانے
کب تک مین اٹھاؤن ای نبی ہجر کے صدمے | تھک تھک گئے ہین بوجھ کے مارے مرے شانے
اک دن کبھی مژدہ نہ مدینہ کا سُنایا | اِس دل کی کھلائی نہ کلی بادِ صبا نے
مارا بھی تو جلوہ رخِ سرور کا دکھاکر | کیا کام کیا تیغِ محبت کی ادا نے
سینہ مین مرے دل مرا آئینہ بنایا | گھر کر کے خیالِ رخِ محبوبِ خدا نے
ناوک ترے الفت کا جگر و دلمین اُتر آئے | ہین خوب یہ مہمان کے رہنے کے ٹھکانے
سرور جو ترا دستِ کرم تھام نہ لیتا | دوزخ مین گرا ہی دیا تھا لغزشِ پا نے
کب ڈرتے ہین ہم عاشقِ گیسوئے نبی ہین | شامِ شبِ غم لاکھ اگر آئے ڈرانے
دنیا مین ہوا جلوہ فگن نورِ خدا جب | مُنھ چوم لیا ماہِ دوہفتہ کی ضیا نے
اُمید کا باغ آندھیون نے غم کی اُڑایا | کچھ دیر بھی باندھی نہ ہوا بادِ صبا نے
کیا روشنی بخشی ہے مرے دیدۂ دلکو | اللہ کے محبوب کی خاکِ کفِ پا نے
سچ کہتا ہون محفلِ میلاد ہے جائز | منکر کوئی کہنا مرا مانے کہ نہ مانے
تعظیم مری کرتے ہین احباب خدا خوش | دو کام سنوارے مرے تسلیم و رضا نے

راکب جسے لینا ہے وہ آئے سرِ محفل
ہم دولت مضمون کے لٹاتے ہین خزانے

محبوبِ خدا نامِ خدا اور ہی کچھ ہے
اے زاھدو جنت کی فضا اور ہی کچھ ہے
بیفائدہ کرتے ہین علاج آکے طبیبو
بیمارِ محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے
مین چاھتا ہون وصل نبی کا کوئی مژدہ
بے پَر کی اُڑاتی یہ صبا اور ہی کچھ ہے
کیونکر نہ اِسے آنکھو ںمین اپنی مین جگہ دون
ان پتلیون مین جلوہ نما اور ہی کچھ ہے
مرتے ہین جو تیغِ خمِ ابروئے نبی پر
اُنکے لئے پیغامِ قضا اور ہی کچھ ہے
انصاف سے کہتا ہون نہ کر فیصلہ تیغ
یہ فیصلۂ بخت رسا اور ہی کچھ ہے
آنکھیں مری روتی ہین غمِ ہجرِ نبی مین
برسا رہی ساون کی گھٹا اور ہی کچھ ہے
فانوس کا ہے کچھ اور ادا اور ہی کچھ ہے
اور کوئے محمدؐ کی ہوا اور ہی کچھ ہے

پیتے ہین جسے شوق سے عشاقِ محمد
راکب وہ مئے ہوشربا اور ہی کچھ ہے

قصیدہ

یاد تیری دل مین اے فخرِ بشر کسدن نتھی
ہجر مین گریان ہماری چشمِ تر کسدن نتھی
دوستو قاصد بنی بادِ سحر کسدن نتھی
مجکو پھونچاتی مدینہ کی خبر کس دن نتھی
کب نہ تڑپایا مجھے ہجرِ نبی مین راتدن
مجکو پہرون شدتِ دردِ جگر کسدن نتھی
اُمتِ عاصی کی بخشش کا رہا عزم خیال
یا نبیؐ ہمپر عنایت کی نظر کسدن نتھی
اپنے بندون پر کرم تیرا رہا ہر دم کریم
چادرِ رحمت تری بالائے سر کسدن نتھی
کب نہ تڑپے سینکڑون کسدن نبیؐ دی لاکھون نے جان
تیغ عشقِ مصطفیٰ کی بارڈھ پر کسدن نتھی
خواب مین آکر نبیؐ نے کب دکھایا اپنا رخ
ہجر مین فریاد و آہ بے اثر کسدن نتھی

بعد مرنیکے بھی فرقت مین وہی حالت رہی
بیکسی تربت پہ میری نوحہ گر کسدن نہ تھی

کب نہ برسا ابرِ الطافِ محمد مصطفےٰ
شاخِ نخلِ آرزو کی بارور کس دن نہ تھی

کب نہ بیمارِ محبت سینکڑون اچھے ہوئے
خاکِ پائے سرورِ دین چارہ گر کسدن نہ تھی

نعت گوئی کے سبب کرتے رہے عزت مدام
ہمپہ راکب چشمِ اربابِ نظر کس دن نہ تھی

لاکھون منکر ترے اعجاز کے قربان گئے
یا نبی سب تجھے محبوبِ خدا مان گئے

دل سے خواہان ہوئے تیرے جو تجھے جان گئے
تیرے قربان گئے جو تجھے پہچان گئے

بعد مرنے کے بھی دنیا سے اکیلا نہ گیا
قبر مین ساتھ مرے سینکڑون ارمان گئے

روز تڑپاتی ہے آکر تپِ فرقت ہمکو
تجکو اچھی طرح پہچان گئے جان گئے

رخِ انور سے محمد نے اُلٹ دی جو نقاب
دیکھنے والون کے ہوش اڑ گئے اوسان گئے

خواب مین دور سے آتے جو نبی کو دیکھا
صدقے ہونے کو مرے دوڑ کے ارمان گئے

قبر مین لیکے گئے نعت کا دفترِ اُلفت
کون کھتا ہے کہ ہم بے سر و سامان گئے

حسرت و رنج و الم کا رہا مسکن دلمین
زندگی بھر نہ مرے گھر سے یہ مہمان گئے

مین ہی اک رہ گیا ناکام اے راکب افسوس
ہند سے سینکڑون کعبہ کو مسلمان گئے

خالق نے دی ہے اُلفتِ خیر البشر مجھے
اب آرزو نہین ہے کوئی عمر بھر مجھے

ہجرِ نبی نے تنگ کیا اسقدر مجھے
اب کھیلنا پڑے نہ کہین جان پر مجھے

جب منہ نہین دکھاتی نسیمِ سحر مجھے
کیون کر ملے گی وصلِ نبی کی خبر مجھے

مجکو خیالِ زلف مین نیند آئی چین سے
آئے کبھی نہ خواب پریشان نظر مجھے

بعدِ فنا بھی قبر مین ساتھ آرزو گئی
ایسا کہان ملے گا کون ہمسفر مجھے

کیا عشقِ زلفِ شہ نے بچایا ہے بال بال
لینا پڑا نہ کوئی وبال اپنے سر مجھے

فرقت کی رات روزِ قیامت سے کم نہین
وہ بیقراری ہے فلکِ فتنہ گر مجھے

زلفِ نبیؐ پہ دل ہو فدا رخ پہ جان نثار
ہر دم خیال ہے یہی شام و سحر مجھے

پرسانِ حال کوئی نہین ہے ترے سوا
یا شاہ اپنے لطف سے ممنون کر مجھے

بے موت مر گیا مین نہ وصلِ نبیؐ ہوا
یہ آہِ بے اثر نے دکھایا اثر مجھے

دن رات ثاقب اپنی مین رگڑا کرون جبین
قسمت سے گر نبیؐ کا ملے سنگِ در مجھے

بلبل چہک چہک کے یہ کہتی چمن مین ہے
کیسی بہار کوچۂ شاہِ زمن مین ہے

ہر دم مجھے خیالِ مدینہ وطن مین ہے
مچھلی سا بے قرار مرا دل بدن مین ہے

یا شاہ تیرے ہجر مین رو رو کے دی ہی جان
لاشہ ہمارا آبِ روان کے کفن مین ہے

تیرا سا رنگ تیری سی خوشبو اے رشکِ گل
کوئی چمن مین ہے نہ کسی گلبدن مین ہے

عارض مین وہ صفائی ہے وہ ہی شمیمِ زلف
آئینۂ حلب مین نہ مشکِ ختن مین ہے

کیا شاہِ بحر و بر کی محبت کا ہی اثر +
ڈوبا ہوا یہ دل مرا چاہِ ذقن مین ہے

پیکر شرابِ عشقِ نبیؐ جھومتا ہون مین
کیا طرفہ ماجرا ہے دیوانہ پن مین ہے

لاغر کچھ ایسا ہجرِ محمد نے کر دیا
بستر مین ڈھونڈتی ہے اجل کس شکن مین ہے

وحشت نے تنگ کر دیا ایسا فراق مین
دم بھر وطن مین چین نہ آرام بن مین ہے

ہے آنکھ مین خمارِ مئے عشقِ شاہ کا
کیا بیخودی غضب کی یہ کالے ہرن مین ہے

ثاقب نہین پسند ہین مضمون پیچدار
خوبی اگر کلام کی ہے سادہ پن مین ہے

جو ظاہر تری مصطفائی نہ ہوتی
خدا کی قسم پھر خدائی نہ ہوتی

جو حامی نہ ہوتے ہمارے محمد
تو قیدِ گنہ سے رہائی نہ ہوتی

نہ ہوتا جو رہبر ترا لطف احمد
خدا تک کسی کی رسائی نہ ہوتی

اگرچاند مکہ کا ہوتا نہ ظاہر — میسر یہ جلوہ نمائی نہ ہوتی
جو تشریف دل مین محمدؐ نہ لاتے — اِس آئینہ کی پھر صفائی نہ ہوتی
حمایت نہ کرتا جو تو میرے حامی — کسی کی بھی عقدہ کشائی نہ ہوتی
شگفتہ نہ ہوتا کبھی غنچہ دل کا — اگر بوئے اُلفت سمائی نہ ہوتی
تڑپ کر نکلتی مری روح تن سے — نبیؐ نے جو صورت دکھائی نہ ہوتی
اگر دیکھ لیتی تجلّی عارض — تو ہر چشم دل مثلِ آئینہ ہوتی
نہ ہوتی اگر بزمِ میلاد قایم — جہان مین یہ رونق فزائی نہ ہوتی

جو رہبر نہ بنتا مرا شوق راکب
درِ مصطفےٰ تک رسائی نہ ہوتی

کسی کی یہ شوکت یہ رتبا نہین ہے — کوئی تجھسا بے مثل و ہمتا نہین ہے
بیابان کو چل کہتی ہے وحشتِ دل — یہ کیا ہے جو مجکو تقاضا نہین ہے
نبیؐ کی زیارت کا کعبہ کے حج کا — ہے کون ایسا جس کا ارادہ نہین ہے
سراپا تو نورِ مجسم ہے احمدؐ — تو بے سایہ ہے تیرا سایا نہین ہے
مصوّر سے کیا کھنچ سکے تیرا نقشہ — محمدؐ ترا جبکہ سایا نہین ہے
خدا کے لئے تو بلا پاس اپنے — جدائی تری اب گوارا نہین ہے
ترے پاس آؤن تو کس طرح آؤن — ہون مفلس بھرا زر سے کیسا نہین ہے
کیا عشق نے حالِ دل سب پہ ظاہر — چھپائے سے یہ راز چھپتا نہین ہے
اے پیر فلک عاشق مصطفےٰ کو — زیادہ ستانا کچھ اچھا نہین ہے
تمھین اس کی کیا قدر ہے منکر دین — یہ بزمِ نبیؐ ہے تماشا نہین ہے
شفیعِ امم ہین مدد پر ہماری — ذرا بھی قیامت کا کھٹکا نہین ہے
جو رکھا ہے احمد مین اک میم احدنے — ہے بات آمین پردہ کی پروا نہین ہے

وہ انسان حیوان سے بھی ہے بدتر
مزا عشق کا جس نے چکھا نہین ہے

ہوا کیون محمد کو معراج حاصل
جو حل ہو یہ ایسا معمّا نہین ہے

زمین پر حسین ہین فلک پر ہین حورین
مگر خوبرو تیرے جیسا نہین ہے

کسی سے کرین بحث نعتِ نبیؐ مین
ہماری یہ عادت یہ شیوا نہین ہے

کرو فکرِ زادِ سفر کچھ تو راکب
کہ اس زندگی کا بھروسا نہین ہے

قصیدہ

پھندے سے گناہونکے چھڑائے نہین بنتی
دوزخ سے سوا تیرے بچائے نہین بنتی

یا شاہ بغیر آپ کے آئے نہین بنتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائے نہین بنتی

اب دید کی حسرت نے بہت کر دیا بیتاب
بے دیکھے ہمین تمکو دکھائے نہین بنتی

کیا روکون نہین رکتا ہی شوقِ زیارت
روضہ پہ کس طرح بلائے نہین بنتی

تڑپاتا ہے مجکو بھی مچلتا ہے اگر دل
کیونکر نہ مدد مانگون کہ بنائے نہین بنتی

کچھ بس نہین چلتا ہے سوا تیرے محمدؐ
بنتی بھی اگر ہے تو بنائے نہین بنتی

سر ننگے ہون خورشیدِ قیامت کی ہو گرمی
اب دامنِ رحمت مین چھپائے نہین بنتی

دیدیکے انہین محفلِ میلاد کا اثبات
گمراہون کو بے راہ پہ لائے نہین بنتی

عشاقِ نبیؐ بزم مین بیٹھے ہین اے راکب
اب کوئی کلام اپنا سنائے نہین بنتی

رونق افزا بزمِ عالم مین پیمبر آج ہے
دھوم آمد کی زمین و آسمان پر آج ہے

سرورِ کون و مکان پیدا ہوئے بہتر ہوا
غل مبارکباد کا مکہ مین گھر گھر آج ہے

مفلسی محتاجی دل سے دور ساری ہوگئی
دولتِ دیدار سے ایک اک تونگر آج ہے

وہ ضیائے چشم دین نور خدا پیدا ہوئے | جسکا مشتاقِ زیارت ماہ انور آج ہے
شافع روز جزا بہر شفاعت آگیا | کیا کرم تیرا خدا ہم عاصیون پر آج ہے
کیا مبارک سرورِ ذیجاہ کا آنا ہوا | اک زمانہ تہنیت گو اور ثناگر آج ہے
بج رہی ہے جا بجا نوبت مبارکباد کی | عید کے دن سے خوشی کا روز بڑھکر آج ہے
کھولی ہے حضرت نے زلف عنبرین کیا عطر بیز | جسکی خوشبو سے دماغ جان معطر آج ہے

اب نہین ہے ہم کو ڈراک دہشتِ روزِ حساب
یان ظہورِ بادشاہ دادگستر آج ہے

ادب سے بیٹھو یارو مصطفا کی آمد آمد ہے | رسولِ ہاشمی نورِ خدا کی آمد آمد ہے
گنھگارانِ امت کا لضیا آج جاگ اُٹھا | جہان مین تاجدارِ انبیا کی آمد آمد ہے
رہائی ہوگئی دوزخ سے جنت ملگئی ہمکو | ہمارے پیشوا کی رہنما کی آمد آمد ہے
مسلمانو مبارک ہو یہ وقتِ شادمانی ہے | دل اُمید کے حاجت روا کی آمد آمد ہے
کرے گی گرمی خورشیدِ محشر کیا سرِ محشر | محمد صاحبِ تاج و لوا کی آمد آمد ہے
بچھایا ہے فلک نے چاندنی کا فرش عالم مین | مبارک وقت کیا بدر الدجے کی آمد آمد ہے
فرشتون کی صفین آراستہ بہر سلامی ہین | زمین پر آج محبوب خدا کی آمد آمد ہے
چہک کر کہہ رہی ہین بلبلین گلزارِ عالم مین | گلِ باغِ رسالت خوش ادا کی آمد آمد ہے
نکالو حسرتین دلکی اے مشتاقانِ دید آکر | جہان آرا ظہور کبریا کی آمد آمد ہے

نقیبون کی طرح جبریل دیتے ہین صدا اکب
اُٹھو اے اہل محفل مصطفے کی آمد آمد ہے

نہین پروا ہمین جیکی بدی کی | محبت ہے رسول ہاشمی کی
پھونچ جاتا مدینہ کو ہین سیدھا | مری تقدیر نے لیکن کجی کی
محمد دل مین جب تشریف لائے | بہت ارمان و حسرت سے خوشی کی

نبیؐ کے رتبۂ اعلے کو جانے	کہاں ہے اس قدر طاقت کسی کی
بہت ہی کردیا فرقت نے ڈبلا	نظر کیا آئے صورت زندگی کی
ہوا ہے عشق جب سے مصطفا کا	نہین ہے دلمین چھان تک بھی غمی کی
نبیؐ کے چہرۂ انور کے آگے	قمر کی روشنی کیون ہو نہ پھیکی
کیا کرتا ہون وصفِ نامِ احمد	زبان چکھتی ہے لذت چاشنی کی
بہاتی ہے وہ دریا ہجر مین آنکھ	حقیقت کیا کسی نالے ندی کی
عیوبِ شعر کے پہچان نے کو	نکالی قید ہے اپنا جبلی کی

نہین اسکے سوا اک تمنا
ہمین حاصل زیارت ہو نبیؐ کی

مری عرض ہے تجھ سے حبیبِ خدا ذرا چہرۂ زیبا دکھا دے مجھے
بھرا دل مین یہ شوق ہے صبح و مسا مزا وصل کا جلد چکھا دے مجھے
مرا بحر الم مین جہاز پھنسا کہین ڈوب نہ جائے مرے مولا
کوئی حامی نہین مرا تیرے سوا اپنے صدقے مین پار لگا دے مجھے
تپ ہجر سے تیری اے شاہِ زمن بنا سوکھ کے کانٹا ہے سارا بدن
یونہین بڑھتے ہی بڑھتے یہ رنج و محن کہین ایسا نہ ہو کہ مٹا دے مجھے
مجھے ہند مین اب نہین صبر و قرار تپ ہجر سے حال ہے زار و نزار
تو بلا کے مدینہ شہرِ ذی وقار اپنا دربار عالی دکھا دے مجھے
کہان جاؤن کدھر کو مین ڈھونڈون بھلا نہین ملتا ہے کو سون لے خضر پتا
مرے حال پہ کر رحم اتنا ذرا کہ مدینہ کا رستہ بتا دے مجھے
مرے ساقیِ کوثر شاہِ ہدا دے خدا کے لئے مئے ہوش ربا
اپنے ہاتھون سے وصل کا جام پلا کسی روز تو مست بنا دے مجھے

ترا نور ہے مظہرِ نورِ خدا ترا جلوہ تجلی رب العلے
تو ہے شمس الضحے تو ہے بدر الدجے اپنا حُسن و جمال دکھا دے مجھے

ترے دید کے شوق مین دل ہے طپان نہین چین ذراہی رسولِ زمان
نہین صبر کا باقی رہا ہے نشان کہین زائرِ روضہ بنا دے مجھے

تجھے دیکھ کے راکب مدح سرا یہی کہتا ہے ہر ایک مرد خدا
مری جان ہو صدقے دل ہو فدا کوئی تازہ قصیدہ سُنا دے مجھے

قصیدہ

رنج اچھا نہ غم اچھا نہ ملال اچھا ہے
وصل اچھا ترا تو ماہِ جمال اچھا ہے

وصفِ احمد مین ہین مصروف کمال اچھا ہے
مدح خوان کے لئے یہ وجد یہ حال اچھا ہے

ابرو اچھا ہے رخ اچھا ترا خال اچھا ہے
نجم اچھا قمر اچھا نہ ہلال اچھا ہے

دولتِ دید کی خواہش ہے خیال اچھا ہے
ہر گدائے درِ حضرت کا سوال اچھا ہے

جسمین حج کعبہ کا روضہ کی زیارت ہو نصیب
وہی اچھا ہے مہینہ وہی سال اچھا ہے

حورین ملتی ہین پس مرگ جنان ملتی ہے
سیرِ گلزارِ مدینہ کا مآل اچھا ہے

مُردے باتون سے کئے زندہ ہین ٹھوکر کیا چیز
تیرے ادنے سے غلامون مین کمال اچھا ہے

جسکو دیکھا نظر آیا وہ گرفتار اسیر
عشقِ احمد کا بچھایا ہوا جال اچھا ہے

ہجر ابروئے محمد نے وہ کاہیدہ کیا
مجھسے سو درجہ فلک تیرا ہلال اچھا ہے

مست ہون پیکے مئے اُلفتِ سلطانِ زمان
ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

زاھد و خلد مین کیا رکھا ہے طوبیٰ کے سوا
چمنِ طیبہ مین اک ایک نہال اچھا ہے

قبر مین چین سے گذرے گی یقین ہے مجھکو
یا محمد تری اُلفت کا مآل اچھا ہے

تجھ پہ قربان ہین یوسف سے حسین رشکِ قمر
شکل اچھی ہے تری حسن و جمال اچھا ہے

دور سے آتے جب احمد کا تصور دیکھا — شوقِ دل نے کہا بڑھکر یہ خیال اچھا ہے
ایسے شمشاد اگر بار ہزارون دیکھے — ثمر امید کا لائے وہ نہال اچھا ہے
نعت احمد کی جو سنتے ہین تو خوش ہوتے ہین — سچ اگر پوچھو تو اچھو نکا خیال اچھا ہے

کثرتِ جرم سے گھبراتے ہو تم کیون سراکب
سرورِ دین کو شفاعت کا خیال اچھا ہے

قصیدہ

مرنے کا نہ کچھ غم ہے نہ جینے کی خوشی ہے — ہان آرزوئے وصلِ رسولِ قرشی ہے
کیا مشغلۂ یادِ رسولِ قرشی ہے — مین ہون شبِ تنہائی ہے اور نالہ کشی ہے
واصف ترا ہر جن و بشر ہے عرشی ہے — تو ہاشمی و مطلبی و قرشی ہے
کیا نگہتِ گیسوئے نبیؐ کا ہے تصوّر — بیہوش ہون چھائی ہوئی کچھ ایسی غشی ہے
للہ کرم آکے کرو ساقی کوثر — گرمی سے قیامت کی سب امت عطشی ہے
کیونکر نہ مین لون گیسوئے سرور کی بلائین — رتبہ مین بہت بڑھ کے غلامِ حبشی ہے
معراج مین لیتے تھے قدم دوڑ کے قدسی — کیا رتبہ ہے کیا آپ کی عالی منشی ہے
یا شاہ ترے پاؤن کی نعلین کے آگے — کچھ رکھتا حقیقت نہین تاجِ تگشی ہے
اے نور خدا دیکھ کے نیرا رخ و گیسو — حیران حلبی ہے تو پریشان حبشی ہے
سراکب ترا حامی ترا آقا ہے محمد — دہشت سے قیامت کی یہ دل کب رعشی ہے

تم لکھتے ہو سراکب صفتِ ابروے احمد
یا منکرِ دین کے لئے یہ تیغ کشی ہے

مرے گھر تک اگر تو خواب مین یا شاہ آنکلے — مری حسرت مرا ارمان میرا مدعا نکلے
الٰہی وقت مرنے کے یہ دل کا مدعا نکلے — دہن سے میرے نکلے بھی تو نامِ مصطفیٰ نکلے

تمھارے دید کا پہلو جو کوئی مصطفے نکلے
نہ کیون ہر دم فراقِ شاہ مین آہ و بکا نکلے
کرون تدبیر کیا رنج والم کی بھیبڑ ہے دلمین
ترے محبوب کا روضہ مین دیکھون ہند سے جاکر
قیامت مین نبی کو دیکھ کر عاصی کہین گے یون
محمد مصطفے تیری گلی کے رہنے والونکو
خدا کے سامنے جاکر کہین گے کیا سرِ محشر
قیامت تک بھی گھومے مشعلِ خورشید لیکر چرخ

جوار مان دل سے نکلے پائے اقدس چومتا نکلے
دلِ مضطر سے میرے یہ نہین نکلے تو کیا نکلے
مرے دم کے نکلنے کو تو کوئی راستا نکلے
کوئی ایسا ہو دن یارب جو دل کا حوصلا نکلے
شفاعت کو ہماری آج محبوب خدا نکلے
اگر جنت بھی ملجائے نہ دل کا حوصلا نکلے
کہ ہم اہلِ خطا ٹھیرے سزاوارِ خطا نکلے
نہین ممکن کہ تجھ سے بڑھکے کوئی دوسرا نکلے

سناؤن نعت مین ایسا کلام بے بدل راکب
دہانِ اہلِ محفل سے صدائے مرحبا نکلے

حامی ہمارا شافعِ روزِ شمار ہے
ہونٹوں پہ آکے ٹھیرا ہے دم شوقِ دیدمین
تجھ سے نہ ہم کہین تو کہین کس سے حالِ دل
تنہا نہ چھوڑنا مجھے محشر مین یا نبی
ہم عاصیون کا تیرے سوا کون ہے بھلا
دل کی تڑپ خیالِ محمد نہ پوچھ تو
مدت ہوئی کہ پی ہے مے عشقِ مصطفے
یارب مجھے نصیب ہو کس روز دیکھنا
ہو جائے گا وصالِ شہِ انس و جان نصیب
مدت ہوئی کہ عشقِ محمد کے تیر کا
اٹھتا ہے دردِ دل تو بجھا دیتا ہے ہمین

کچھ غم نہین جو سر پہ گناہونکا بار ہے
لے چل صبا مدینہ کہ دل بے قرار ہے
تیرے بغیر کون بھلا راز دار ہے
سُن سُنکے حالِ حشر کا دل بے قرار ہے
محشر کے روز تجھ پہ ہی دار و مدار ہے
جو تیر عشق ہے وہ کلیجہ کے پار ہے
آنکھون مین کیف ہے وہی ابتک خمار ہے
آنکھون مین پھر رہا شہِ دین کا مزار ہے
ہمپر اگر عنایت پروردگار ہے
مین بھی شکار ہون مرا دل بھی شکار ہے
عشقِ نبی مین اچھا چڑھاو اُتار ہے

کرتا ہون یادِ گیسوئے پیچان مین آہ جب
منہ سے دھوان نکلتا ہے تو پیچدار ہے

روشن رہے گی دیکھنا بعدِ فنا بھی قبر
راکب رُخِ نبیؐ پہ اگر تو نثار ہے

خمسہ بر غزل نعتیہ جناب مولانا استاذی محمد عثمان خانصاحب راغب مدظلہ

ترا ہمسر کوئی بہتر سے بہتر ہو نہین سکتا
کبھی پیدا زمین پر آسمان پر ہو نہین سکتا
شفیع المذنبین محبوبِ داور ہو نہین سکتا
کوئی مرسل کبھی تیرے برابر ہو نہین سکتا
ہر اک رتبہ مین کم ہے تجھ سے بڑھکر ہو نہین سکتا

برابر کھدون لاکھون مین برابر ہو نہین سکتا
یہ دو کھنے کو ہین پر ایک ہمسر ہو نہین سکتا
مقابل روشنی مین ماہِ انور ہو نہین سکتا
تجلی مین سوا خورشید خاور ہو نہین سکتا
جو حسنِ روئے سرور ہے وہ کمتر ہو نہین سکتا

ہمارا ایسا حامی ایسا رہبر ہو نہین سکتا
کبھی ایسا قسیمِ حوضِ کوثر ہو نہین سکتا
جہنم کے عذابِ سخت کا ڈر ہو نہین سکتا
شفیع روزِ محشر سا پیمبر ہو نہین سکتا
کوئی اپنا وسیلہ اس سے بہتر ہو نہین سکتا

جُدائی کا مین ڈالون بوجھ دل پر ہو نہین سکتا
یہ سیدھا ہو کے پھر جائے مقدر ہو نہین سکتا
کئی بار آزمایا مین نے اکثر ہو نہین سکتا
کبھی کم عشقِ ابروئے پیمبر ہو نہین سکتا
جُدا دم بھر ہلالِ چرخِ اخضر ہو نہین سکتا

یہ ہے کیا بات دل کا شوق رہبر ہو نہین سکتا
سمجھ مین کچھ نہین آتا ہے کیونکر ہو نہین سکتا
گوارا جان کو تو ہجر دم بھر ہو نہین سکتا
الٰہی کس لئے سیدھا مقدر ہو نہین سکتا
گذر کیونکر مرا سوئے پیمبر ہو نہین سکتا

سراپا نور ہے بدر الدجےٰ کا عارضِ تابان
تجلی ریز ہے شمس الضحےٰ کا عارضِ تابان

عجب حیرت فزا ہے مصطفےٰ کا عارضِ تابان ۔ نظر آتے ہی محبوبِ خدا کا عارضِ تابان
ہے کون آئینہ رو ایسا جو ششدر ہو نہین سکتا

قسم کھا کر خدا کی کہتا ہے ہر دیدۂ حق بین ۔ ترے ہی نور کے مظہر ہین یہ شمس و قمر پروین
ہے تیرے حسن کے خرمن کا ایک یوسف بھی خوشہ چین ۔ ہین جتنے انبیا ذرّے ہین تو ہے آفتاب دین
کبھی ماہِ دو ہفتہ گھٹکے اختر ہو نہین سکتا

خدا نے یون تو دنیا مین کیے ہین سینکڑون پیدا ۔ فرشتے ہون کہ حورین ہون زمین پر یا کوئی بندہ
جسے دیکھا جسے پایا نہین ہمسر ترا پایا ۔ یہ مانا بعض مرسل بعض سے ہین افضل و اعلے
مگر کوئی محمد کے برابر ہو نہین سکتا

مرا دل گر مچلتا ہے تو بہلانے نہین دیتا ۔ اسے کیونکر مین سمجھاؤن کہ سمجھانے نہین دیتا
بھٹکتا پھرتا ہون مین راہ پر آنے نہین دیتا ۔ مری ضد ہے مدینہ جاؤن وہ جانے نہین دیتا
کبھی میرے موافق چرخِ اخضر ہو نہین سکتا

نہالِ آرزو پر بلبلِ دل ہے ترانہ گو ۔ ثنا خوان ڈالی ڈالی پتّا پتّا ہے جسے دیکھو
زبانِ حال سے گویا ہے ہر دم لالۂ خودرو ۔ کیا ہے باغبانِ لم یزل نے منتخب تجکو
چمن بھر مین کوئی تجھسا گلِ تر ہو نہین سکتا

کچھ ایسی بیقراری ہے کہ سینہ مین خفا ہے دم ۔ ڈراتی ہے دکھا کر کالی صورت اپنی شامِ غم
ہے مشتاقِ زیارت جس کسیکو دیکھتے ہین ہم ۔ تری فرقت مین تیرے ہجر مین یا سرورِ عالم
وہ دل ہے کون جو لوٹن کبوتر ہو نہین سکتا

کرم گسترِ رسولِ جن و انسان ساقیِ کوثر ۔ مکین لامکان اُمّی لقب فخرِ بشر رہبر
محمد مصطفےٰ نورِ مجسم دین کا سرور ۔ شہ کون و مکان محبوبِ داور شافعِ محشر
اس اعلےٰ رتبہ کا کوئی پیمبر ہو نہین سکتا

نہ دیگی کام چشمِ دور بین پیر فلک ہرگز ۔ قیامت تک بھی بالائے زمین پیر فلک ہرگز

مین سچ کھتا ہون ممکن ہی نہین ہیر فلک ہرگز
عروسِ نعت کی زیبِ جبین ہیر فلک ہرگز
تری عقدِ ثریا کا یہ جھومر ہو نہین سکتا

فلک سے آکے مکہ مین فرشتون نے کی آرایش
مقدر نے دکھائی اُمتِ عاصی کو آسایش
ہوئی سارے جہان سے کفر کی سب دُور آلایش
قمر شق ہوگیا اوندھے گرے بت وقتِ پیدایش
کمال ایسے دکھائے شعبدہ گر ہو نہین سکتا

یونہی ہوتے رہین گے عاشقانِ شاہ کے چرچے
بجھا نا پیاس ہو جسکو بُجھائے وہ یہان آکے
کسی کے خشک لب ہونے نہ دینگے فیض کے چشمے
سبیلین راتدن جاری ہین فرقتین ان آنکھون سے
ذرا بھی کم یہ آبِ حوضِ کوثر ہو نہین سکتا

برنگِ شمع جل جل کے بھی فرقت مین ہی دل روشن
خدا کا شکر ہے ہر ایک حالت مین ہی دل روشن
مرے ہر داغ سے مر کر بھی تربت مین ہی دل روشن
محمدؐ کے رُخِ روشن کی اُلفت مین ہے دل روشن
قیامت تک کبھی بے نور یہ گھر ہو نہین سکتا

کوئی دربارِ عالی کو تو دیکھے صند سے جا کر
زیارت کے لئے جسکی فلک بھی کھاتا ہے چکّر
کہ ہے عرشِ معظم سے بھی رتبہ مین بہت بڑھ کر
قبول اسکی ہوئی عرضی جو فریادی گیا در پر
شہِ دین کا کرم کب دادگستر ہو نہین سکتا

یہی ہے عرض تم سے راتدن شاہنشہِ عالم
تمھارے روضہ کا دم بھر نہو شوقِ زیارت کم
خوشی کا دن نظر آئے کہین دل سے غلط ہو غم
پڑا رہنے دو تم اپنی غلامی مین مجھے ہر دم
پھرون در سے تمھارے بندہ پرور ہو نہین سکتا

ترا ثانی زمانے مین ہوا پیدا کہان احمدؐ
خدا نے ختم کی ہین تجھپہ ساری خوبیان احمدؐ
محمدؐ ختمِ پیغمبر شہِ کون و مکان احمدؐ
تو ہی ہے گنجِ کنزاً مخفیاً کا رازدان احمدؐ
کبھی ظاہر کسی پہ رازِ داور ہو نہین سکتا

زمین سے آنِ واحد مین گئے عرشِ معظم پر
ہوا جانا جو سدرہ تک تو رفرف نے اُڑا فر فر

وہان پہونچے کہ جلتا تھا جہان جبریل کا شہپر　　خدا سے ہمکلامی کی شب معراج مین جاکر
کوئی ہمتا نبی اللہ اکبر ہو نہین سکتا

کرے حمد و ثنا سراکب ہو غافل کبھی انسان　　کہ عیش جاودان کا بعد مرنیکے ملے سامان
کبھی ٹالے نہین ٹلتا خدائے پاک کا فرمان　　اگر راغب دکھا دے موج دریائے اجل طوفان
جہاز عمر کا دم بھر بھی لنگر ہو نہین سکتا

خمسہ دیگر بر غزل فارسی استاذی مولانا راغب مدظلہ

مضطرب کیونکر دل بیتاب ہو　　بات سچ کہتا ہون مین ہون راست گو
تھا ہلا ناہی لب اعجاز کو　　یافتہ ور دم شفا بیمار تو
مرحبا عیسیٰ نفس گفتار تو

منھ دکھاتا ہے غم و رنج و محن　　سوکھ کر کانٹا بنا سارا بدن
ہوگیا اُمید کا ویران چمن　　چون نباشد بلبل دل نالہ زن
دور ماند از رخ گلنار تو

دی خدا نے دو جہان کی سلطنت　　دھوم ہے تیری میان شش جہت
کیا ہی رتبہ ہے ترا کیا منزلت　　تاج جبریل است خاشاک درت
عرش اعظم پایۂ دربار تو

تیری آمد نے دکھایا روز عید　　جسکو دیکھو ہے ترا مشتاق دید
تجھ پہ بھیجا حق نے قرآن مجید　　یک اشارت کا قران را سر برید
چون بمودی ابروئے خمدار تو

یا نبی فرقت تری دم بھر ہے شاق　　دلکو بیحد دید کا ہے اشتیاق
وصل ہو جائے ہو ایسا اتفاق　　در درونم شعلہ زد سوز فراق

آب زن از شربت دیدارِ تو

جب خدا ہی خود ہے تیرا مدح خوان
تیرے روضہ کا فلک ہے سائبان

پھر کسی سے وصف ہو تیرا کہان
آستانت سجدہ گاہِ قدسیان

قبلۂ اہلِ جہان سرکارِ تو

تیری جو مرضی وہی اللہ کی
کب ہوا پیدا کوئی ہمتا نبیؐ

اور خوشی خالق کی ہے تیری خوشی
جز ابوبکرؓ و عمرؓ عثمان علیؓ

کس نباشد محرم اسرارِ تو

منہ دکھا اپنا رسول بے بدل
جانتا ہے سب خدائے لم یزل

وصل کے ہاتھون کھلے دل کا کنول
آنکہ شد مست محبت از ازل

اے محمدؐ این منم سرشارِ تو

آرزو ہے دل مین تیرے دید کی
رات دن ہے التجا تجھ سے یہی

تو دکھا دے اپنی صورت چاند سی
خوان زحمدم سوئے طیبہ نبیؐ

رحم کن بر حالت این زارِ تو

وہ ہے تیری شان شاہِ مستند
تو ضیائے چشم دین نورِ صمد

جسکی کچھ گنتی نہ جس کی کوئی حد
ذرہ را مہر تابان میکند

آفتاب روئے پر انوارِ تو

چاہتا ہے تو جو شہرت جا بجا
کچھ نہ کر اسکے سوا صبح و مسا

مشغلہ بہتر ہے سراکب نعت کا
سراغب از فیضِ ثنائے مصطفےٰ

گشت مقبول جہان اشعار تو

چومنا ہو نقش پائے مصطفےٰ
دلمین رکھ سراکب ولائے مصطفےٰ

دیکھنا ہو گر لقائے مصطفےٰ
سراغب از فیضِ ثنائے مصطفےٰ

گشت مقبولِ جہان اشعارِ تو

تقریظ این دیوان فصاحت عنوان از افاضات قلم فیض رقم فاضل التحریر عالم عدیم النظیر عالی ہمت جوہر شناس بلند حوصلہ روشن قیاس ناظم ناثر نکتہ سنج ماہر حضرت مولٰنا مولوی اختر محمد خان ابن حضرت مولانا فیض محمد خان اسکنہ اللہ فی عرفات الجنان متوطن قدیم دارالریاست رامپور الحال مقیم بلن دار السرور برہان پور مدظلہ العالی

سخن بود بر اہل کمال شاہد ناز — ہزار جانِ گرامی فدائے یک انداز

بدیدۂ و دل من بہ زخالِ محبوب است — نقاطِ او کہ بالفاظ اوست چہرہ طراز

اگر بدین تحقیق بنگری یابی — کہ غیر ازو نبود طبع خوب را دمساز

بعلم حق کہ اگر نامدے سخن بمیان — نبودے سوئے جسد مرغ روح را پرواز

سخن بدایتِ خلق است وانتہائے جہان — کہ ہست ازازل تا ابد بماند باز

ازوست موسی عمران بطور بیخود و مست — وزو حبیبِ خدا کرد بر فلک تگ و تاز

اگرچہ جلوۂ حق بود ہر دو را مقصود — مگر بغیرِ سخن چنگ شان نشد با ساز

ہم او گزینۂ حق کرد کعب و حسّان را — چو نعت سید کونین گشت شان دمساز

رسولِ حق کہ بدرگاہ آسمان قدرش — چو جبرئیل بساید فلک جبینِ نیاز

ہم اوست مفتخر کائنات و اصل وجود — طفیل اوست کہ آمد جہان ز پردۂ راز

شہِ سریر رسالت محمد عربی — کہ برق تیغ جہانسوز اوست کفر گداز

بہ نعت او کہ بود نخلبند باغِ سخن — ریاضِ خاطرِ اہلِ ہنر بزینت و ساز

نوشت حضرت سراکب درین زمان دیوان — بہ نعت سرورِ دین قبلہ گاہِ اہلِ نیاز

به لطف صنع و کمالِ سخن عجیب و غریب ۔۔۔ بہ چست بندشِ الفاظ از ہمہ ممتاز

بیاض صفحۂ او سیمگون چو روئے نگار ۔۔۔ سواد سطر سیاہش چو زلف یار دراز

چو چشم پر فنِ معشوق شاہدان کلام ۔۔۔ کشندہ خاطر بینندگان بغمزہ و ناز

تجلی کہ سرِ طور گشت جلوہ فروز ۔۔۔ بچشم پاک ز اشعار او علم افروز

بدرد و غم دل عشاق لغل در آتش ۔۔۔ ز دیدنِ سخن سوز ہجر صبر گداز

چو رفت خامۂ مشکین سوئے بیان وصال ۔۔۔ دماغ صاف دلان گشت پُر ز نغمہ و ناز

کلام اوست بکام و زبان چو قند و نبات ۔۔۔ بیان اوست بشوخی چو مہوشانِ طراز

حق آنکہ نظم دلاویز اوست باغ و بہار ۔۔۔ کہ کردہ بہر تماشائیان ورش را باز

اگرچہ گشت بارد و زبان گُہر افشان ۔۔۔ مگر بحُسن کلام است معنیش اعجاز

کمال فکر بلندش کہ ہست عرش مساس ۔۔۔ بفکر عرفی و فیضی است در غزل ابناز

بعرصۂ کہ دگر شاعران فرو مانند ۔۔۔ بہ ماند رخشِ سخن با ہمہ نشیب و فراز

غرض ز لطف بیان و ز پاکی مضمون ۔۔۔ کشاد باب اثر را کہ بستہ بود و فراز

بسالِ ہجری چو جستم سنینِ طبعش را ۔۔۔ بگوشِ من ز لبِ ہاتف آمد این آواز

ز فکر بگذر و این مصرعہ بخوان اختر
تصورات حبیب حق از دل آمد باز
۴ ۲ ۳ ۱ ہجری

چکیدۂ کلکِ گہر سلک کامل الفن حجلہ پرداز عروس سخن اُستاد مستند مقبولِ بارگاہ صمد مداح شفیع المذنبین جناب مولوی محمد فقیر الدین صاحب واصف چشتی النظامی برہانپوری شاگرد حضرت مولانا واثق مرحوم و فیض تربیت یافتہ حضرت مولانا اختر رامپوری سلمہ الباری

راغب استاد وقت و فاضل و کامل لبیب — کرد تصنیف یکی دیوان بطرز خود عجیب
هست او شاگرد حضرت راغب شیرین سخن — آنکه شد در شعرگوئی سینهٔ صافش رحیب
مثل او هرگز ندید چشم اهلِ روزگار — معدن شعر و سخن صاحب کمالی را ادیب
اے که در فریادی از درد جگر اینجا بیا — بهر بیماران الفت هست اشعارش طبیب
در فصاحت در بلاغت هر غزل هر بیت او — بے بدل بے مثل و بے مانند و بس نادر غریب
هر کسے را حق تعالیٰ داد چیزے در ازل — نعت سرور دو عالم آمد او را در نصیب
راست میگویم کزو بهتر نباشد مشغله — گو بسوزد زین کلامم حاسدِ عاجز کئیب
چون نباشد از کلامش تازه گلزارِ سخن — در بهارِ نظم طبع خوش نوایش عندلیب
جدولِ دیوان او از آب حیوان موج زن — مستیٔ هر شعر او با جوشش صهبا قریب
یارب این گلزارِ خوبی باد محفوظ از خزان — برگ و بارش ز آفت دورانِ غارتگر نهیب

در سنینِ طبع او واصف برآمد از دلم
این بگو محبوب دلها دفتم نعتِ حبیب
۴ ۲ ۳ ۱ ہجری

تقریظ دلپذیر نتیجه ریز فکر شاعر بلاغت نظام معجز کلام تاجدار اقلیم سخندانی خسرو ملک معانی صدر نشینِ ایوان سخن شناسی فخر الادانی والاعالی موضح المبهمات کاشف نکات یکتائے زمان فخر دوران اُستاذی و مولائی منشی محمد عثمان خانصاحب راغب حفظه الله عن شماتة الاخوان متوطن شهر رامپور تلمیذ حضرت مولانا واصف و فیض تربیت یافتهٔ حضرت مولٰنا اختر رامپوری

الا اے خسرو مند پاکیزه حال — الا اے سخن سنج شیرین مقال
الا اے که در ہجر شاه عرب — دلت سوخته ہمچو آتش زگال

الا اے کہ در دور پئے شاہ دین
پریشان درونی و آشفتہ حال

الا اے کہ در عشق یثرب مکان
گذشتی ز یاران و مال و منال

مبر رنج از ظلمت شام غم
رسیدہ کنون وقت صبح وصال

کہ شاگرد من راکب رخش علم
عنان یافتہ سوئے کسب کمال

بہ نعت شہنشاہِ کون و مکان
بنشت است دیوان یکے بے مثال

ثنا مش کہ آمد محمد منیر
منیر است ایوان جاہ و جلال

حق اینست بر آسمان سخن
ہم او آفتابست و غیرش ہلال

باشعار او شعرہائے دگر
ہمان نسبت گوہر است و سفال

کند کلک او در زمین غزل
چو در بوستان بارش برشگال

بحسن بیان و بہ لطفِ زبان
کلامش بود رشک میر جلال

فصاحت بر الفاظ او جان فدا
بلاغت ز معنیش در وجد و حال

چنان بر وضع سخن را بکار
کہ در مدح او مے نگنجد مثال

بہ تعریف او خامہ را پائے لنگ
بوصفش زبانِ خرد مند لال

نقاطش بخوبی چنان دلپسند
کہ بر عارض مہوش از مشک خال

ز شمشاد بگذر کہ بے میوہ ایست
سہی فکر او بہ ز زہرہ جمال

بہ خوش اعتقادیست حسّانِ ہند
بہ معجز بیانیست فخر کمال

با وجے رود فکر خوش فکر او
کہ شخص سخن باشدش پائمال

عجب دلفریب است تمہید او
عجب جانفزا ایست حسن مآل

نشد خامہ اش جز بہ نعت رسول
ہمین گفتگویش ہمین قیل و قال

کسے کش بود دعوے شاعری
بہ بیند بدیوان این خوش مقال

کہ تا ظاہرش باشد این رازہا
کہ بودم گرفتار بند خیال

کند حاسد از سینہ دیوان او — شود بدر سیمای او چون ہلال
خدایا طفیل رسول کریم — خدایا طفیل ہمہ صحب و آل
قبول دل پاکبازان شود — بود دور زآسیب عین الکمال

دلم گفت سر غیب پے سال طبع
بگو۔ جوئبار ریاض کمال

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر عالی شاعر شیرین مقال بےمثال سخنور نازک خیال فخر الحکما جناب حکیم سید محمد مہدی علیصاحب کمال لکھنوی طبیب اعلیٰ ریاست ترواضلع فرخ آباد خلف الصدق سر آمد سخنوران باکمال فخر شعرائے ماضی وحال حضرت حکیم سید ضامن علیصاحب جلال لکھنوی ادام فیضہما اللہ المتعال

یہ وہ نعتیہ گلدستہ ہے جسمین ہے شفا پنہان — یقینًا دردمندانِ محبت کی دوا ہے یہ
نشانِ جادۂ راہِ طریقت ہے ہر اک مصرع — نہین بیجا جو کہیے اسکو خضر رہنما ہے یہ
فدا ہے رنگ و بوئے گل تصدق ہے بہار اسپر — یہ تازہ بوستان ہے اور طرفہ گل کھلا ہے یہ
نظر الفاظ پر جب کی معانی پر نگہ ڈالی — کہا بیساختہ دل نے کہ دُرِّ بےبہا ہے یہ

کمال آئی ندا جب فکر سال طبع کی مین نے
لکھو۔ گلدستۂ نعتِ حبیبِ کبریا ہے یہ

از نتائج فکر رسا مداح بادشاہ ہر دوسرا حضور حسان الہند محمود اختر عالیجناب نواب رضوان علیخانصاحب تخلص رضوان رئیس مرادآباد دام فیضہ

خوب لکھا ہی نعت کا دیوان — مدح خوان پہ خدا کی رحمت ہی
بلبل فکر نے کہی تاریخ — چمنِ دلفریب شہرت ہے

شاعر نازک خیال ناظم عدیم المثال حاجی الحرمین جناب سیّد تجمل حسین صاحب جلالپوری مقیم بمبئی سلمہ ربہ

مضامین کسقدر ہین سبز و شاداب	کھلے ہین کیا گل بستان سراکب
تجمل مصرع تاریخ لکھو	جواب باغ ہے دیوانِ سراکب

سخنور شیرین بیان ابو الاحسان جناب منشی محمد عبد القادر صاحب اعجاز بہروچی شاگرد رشید حسان الہند محمود اختر حضرت رضوان مرادآبادی بالقابہ

کیا خوب فکر حضرت سراکب کا ہے یہ زور	مدّاح اک جہان ہے کلام لطیف کا
اعجاز لکھدو مصرعۂ تاریخ الطبع	محبوب دل ہے دیوان یہ نعت شریف کا

شاعر باکمال ناظم شیرین مقال جناب منشی محمد سعید صاحب شاگرد حضرت تجمل جلال پوری از کیامٹی

چھپ گیا دیوان سراکب چھپ گیا	اسکے جو مشتاق تھے ہوں شاد کام
مصرع مصرع اسکا ہے مرغوب طبع	شعر ہے ہر اک پسند خاص و عام
لکھدو تم بھی سالِ ہجری اے سعید	کس قدر پیارا ہے اور تازہ کلام

شاعر جادو بیان نکتہ دان جناب غلام مصطفےٰ خانصاحب اطہر جلگانوی شاگرد حضرت حمید لکھنوی مدظلہ

ہوا طبع سراکب کا دیوان نعت	مقام خوشی و مسرت ہے یہ
رقم اسمین ہے وصفِ کوئے رسول	کلید درِ باغِ جنت ہے یہ

سرِ دفترِ نعت حضرت ہے یہ	خریدین اسے شوق سے مشتری
لکھہ اٰلٰھیٰ چھپا نسخہٴ راحت ہے یہ ۱۳۲۴ھ	جو کی فکر تاریخ آئی ندا

از نتیجہٴ فکر بلند آسمان پیوند معجز بیان شیرین زبان ابو المکارم جناب پیرزادہ سلطان سید علی صاحب جوہر خلف اصغر حضرت مولانا سید امجد علی صاحب رامپوری شاگرد رشید حضرت مولانا آختر رامپوری ادام اللہ افضالہم

محمد برسرِ تاج منیر است	مقیم پنجگوہان مشفق من
تخلص سر الکبِ روشن ضمیر است	سخن سنج وسخن دان وسخن گو
کہ در او صاف سلطان کبیر است	مرتب کرد این دیوانِ موزون
کہ ماہ و مہر در دامش اسیر است	چہ گویم وصفِ نور روئے تابان
مبارک نام نامی بے نظیر است	مبارک نسخہٴ راحت مبارک
کہ زیبا نسخہٴ راحت منیر است	برآمد زین جہت تاریخ زیبا
ملاحت زا بیان ملح کبیر است ۱۳۲۴ھ	ز فرق جام صحت گفت جوہر

دیگر در صنعت توشیح

۲ کہ چلی ہے ہوا مسرت کی	۴ درد دل کیون دوائے دل نہ بنے
۶۰۰ خلق مین دھوم ہے فصاحت کی	۵۰ نعتِ سرور مین وہ لکھا دیوان
۲ بلبل بوستان مدحت کی	۴۰ مرحبا کیا ترانہ سنجی ہے
۵ ہے نئی طرز کیا طبیعت کی	۸ حبذا کیا ہے طرح شعر وسخن
۵۰ نئی سج دھج نئی لطافت کی	۵۰ نئے انداز کے کرشمے ہین
۱۰ یہ سبب ہے کہ اسے شہرت کی	۹ صاف مضمون چست ہے ترکیب

۲۰ کیون نہ ہو سال ہجریہ کی تلاش
۲۰ کہا ہاتف نے مرحبا شاباش
۵ ہر سہ مصرعہ سے عدد جو صر

۲۰ کہ ستایش ہے امین حضرت کی
۳۰ شکر خالق کا خوب صنعت کی
۳۰ لیلو۔ تاریخ ہے یہ تمت کی
۵ ۱ ۳ ۲ ۴

طبع زاد جہان استاد فخر الشعرا مایہ ناز فضلا نضارت بخش ریاض سخندانی پیرایہ پیرا‌ے عروس معانی عالیجناب حکیم منشی میر عالم علیصاحب اوج سندیلوی شاگرد جناب نواب مظفر علیخانصاحب بہادر اسیر مرحوم لکھنوی نور اللہ مرقدہٗ

درفن شاعری کسے تا حال
از عنایات حضرت راغب
وہ چہ دیوان منتخب بنوشت
پیش شوخیِ شعر او بر قیس
کوہکن بر کلام شیرینش
بر شمیم کلامش از رغبت
جو بد این نسخہ را ہمان دلگیر
فکر کردم بسا‌ئے تاریخ
آخر الامر اوج ہاتف گفت

مثل راکب نہ در بہار آمد
درفن شعر کامگار آمد
ہمین یک از ہمہ شمار آمد
لیلیٔ شوخ چشم خار آمد
آفرین خوان زکوہسار آمد
جان نثار آہو‌ئے تتار آمد
کہ دلش در فراق یار آمد
انتہا اینکہ عقل زار آمد
والقع تحتہ یر این بکار آمد
۵ ۱ ۳ ۲ ۴

دیگر

سنکے راکب کا یہ کلام حزین
بک نہ کر تو بھی اوج اسکے سوا

دل ناشاد درد مند ہے چپ
دفتر عشق ولپسند ہے چپ
۵ ۱ ۳ ۲ ۴

دیگر

باغ نعت نبیؐ ہے کیا پھولا — گل امید و مدعا چن اب
توبھی اب گوش دل سے آو ضرور — ذکر محبوب کبریا سن اب
۴ ۲ ۳ ۱ ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع عالی جناب قاضی منشی صدرالدین خانصاحب تخلص رجا متوطن قصبہ باون بیر ضلع آکولہ ملک برار

سخن سنج راکب کہ ہمعصر من ۵۰ — فسون ساز تقریر او دل پذیر ۲۰۰
رقم کرد دیوان یکے بے بدل ۳۰ — بوصف رسول بشیر و نذیر ۲۰۰
بسا آفرین باد بر طبع نیک ۲۰ — شود حشر او پاک از دار و گیر ۲۰۰
پے سال گویم بعقل خبیر ۲۰۰ — حروف موخر ہر ایک مصرع گیر ۲۰۰
رجا ہم دگر فکر تاریخ کرد ۴ — بگفتا۔ چو دیوان بسے بے نظیر ۲۰۰
۱۳۲۴ ھ

دیگر قطعہ تاریخ اردو

لو دیوان راکب مکمل ہوا — تھے مدت سے ہم جس کے سب منتظر
کل عشاق کے دل کی تسکین کو — ہے نعت پیمبر رقم سر بسر
ہے تحسین تجھکو محمد منیر — رہ دین پر تو نے باندھی کمر
رجا کو ہوئی فکر تاریخ جب — تو دی ہاتف غیب نے یہ خبر
کہ مقطع کے مصرع مین تاریخ دیکھ — دکھے اہل دل کا جلائے نظر
۴ ۲ ۳ ۱ ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان از نتائج فکر منشی محمد عابد علیصاحب ارشد مدرس مدرسہ اسلامیہ و امام مسجد دھارولی دروازہ آکوٹ ضلع آکولہ برار

کیا خوب چھپ گیا ہے نعت نبی ہین یہان — حاجت روائے عالم احسان ہی ہے

دنیامین کوئی اس سے بڑھکر نہین ہی نسخہ
مرغوب دل یہی ہے مرغوب جان یہی ہے

لکھا ہوا ہے آمین اوصاف شہر طیبہ
سرسبز و تازہ رشک باغ جنان یہی ہے

ارشد کی التجا ہے راکب کا اب یہ دیوان
مقبول کر خدایا ورد زبان یہی ہے

۴ ۲ ۳ ۱ ھ

دیگر

عجب یہ دفتر رنگین ادا ہے
کہ جسپر لوٹ ہے ساری خدائی

سراسر ہے یہ جان نظم دلکش
عیان ہر شعر سے ہے اسکے خوبی

جو سچ پوچھو تو یہ دیوان نہین ہے
در گنج معانی کی ہے کنجی

یہ لکھدو مصرعہ تاریخ ارشد
مسرت بخش انوار الٰہی

۴ ۲ ۳ ۱ ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان از نتائج فکر عالی ماہر فن یکتائے معلومات شعر و سخن عالیجناب منشی نور محمد صاحب نواب رئیس شہر برہانپور شاگرد بلبل ہندوستان فصیح اللسان جناب نواب مرزا خانصاحب داغ مرحوم

جناب منشی راکب کا دیوان
بڑی خوبی سے ان روزون چھپا ہے

صفائی اُس کی رشک چہرۂ حور
بہار خلد اُسپر جان فدا ہے

عجب ہے شوخی مضمون رنگین
کہ چشم مہ جبینان سے سوا ہے

مجھے مدت سے تھا فکر و تردد
کہ سال طبع اس دیوان کا کیا ہی

ندا کی ملہم غیبی نے نواب
یہ نسخہ کیا بہار دلکشا ہے

۴ ۲ ۳ ۱ ھ

قطعہ تاریخ از نتائج فکر شاعر شیرین بیان جناب محمد خانصاحب افضل بریلوی مدرس مدرسہ نیر نگلائی ضلع امراوتی ملک برار شاگرد حضرت راغب برہانپوری

بفضل خدا آج جلوہ فزا — مرے بھائی ثاقب کا دیوان ہوا
عجب دلربا اس کی تقریر ہے — عجب جان فزا اُس کی تحریر ہے
حروف اسکے شانہ کشِ زلفِ حور — مضامین تجلّی وہ برق طور
فصاحت بلاغت مین یکتا ہے وہ — لطافت سلامت مین بالا ہے وہ
مجھے فکر تھی سال تصنیف کی — جب احباب نے اس کی تعریف کی
یکایک یہ ہاتف نے افضل کہا — یہ روشن بیان خوب دیوان چھپا
۴ ۲ ۳ ۱ ہ

دیگر

سیر کے قابل نہ کیونکر ہو یہ گلشن نعت کا — کیا رسول پاک کے اوصاف ہین اسمین رقم
فکرِ افضل جب سنینِ طبع کی مجکو ہوئی — غیب سے آواز یہ آئی۔ بلبلِ باغ ارم
۴ ۲ ۳ ۱ ہ

قطعہ تاریخ از نتایج افکار شاعر عالیخیال نظام بے مثال جناب منشی جان محمد صاحب ثاقب مہتمم مشاعرہ انجمن نورافشان برہانپور شاگرد حضرت صفی دام اقبالہ

زمانہ مین مچی ہے دھوم اسکی — عجب دیوان ثاقب کا چھپا ہے
تر و تازہ ہین گلہائے مضامین — بہار اس کی بہارِ دلکشا ہے
ہے ایک اک حرف رشک حور اسکا — دل اسپر ہر سخنور کا فدا ہے
شاہد نکہتِ زلفِ نبیؐ سے — سراپا ہر ورق مہکا ہوا ہے
کلام بے بدل سُنکر ثنا مین — مبارکباد کا غُل جابجا ہے
زہے خوبی زہے رنگین بیانی — گلستانِ سخن پھولا پھلا ہے
سنین طبع دیوان لکھدو ثاقب — یہ۔ کیا نعتِ نبیؐ نامِ خدا ہے
۴ ۲ ۳ ۱ ہ

قطعہ تاریخ از نتایج افکار شاعر بےنظیر کلام دلپذیر ماہر فن جناب منشی

سید روشن صاحب آصف برہانپوری شاگردِ حضرت واصف ادام اللہ افضالہم

عندلیبان تمنا کیون نہون نغمہ سرا	ہے یہ دیوان مین گلستانِ معانی کا سبق
اسکا ایک اک حرف ہی کیا جلوہ گر چارونطرف	سامنے جسکے رخِ خورشید کا ہے رنگ فق
لکھدو آصف تم سنینِ طبع کی تاریخ اب	یہ ۔ وہ دیوان ہے کہ لاثانی ہی جسکا ہر ورق

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر عالی شاعر نازک خیال شیرین مقال نکتہ دان جناب نواب غلام غوث خانصاحب غالب جاگیردار مقیم گھوڑے گاؤن ملک برار شاگرد حضرت راغب برہانپوری

چھپ گیا دیوان سرا کب چھپ گیا	جسمین ہے نعت شہنشاہ زمن
ہر ادا پر جسکی صدقے ہے جہان	کیا عروس نظم کا ہے بانکپن
جب سے اس دیوان کی شہرت ہوئی	رنج مین ہے ہر عدوئے خستہ تن
بلبلین اس باغ کی نغمہ سرا	غنچہ غنچہ اس چمن کا خندہ زن
غیرتِ لعل یمن ہے لفظ لفظ	نقطہ نقطہ غیرتِ دُرِّ عدن
دیکھنے والے شگفتہ دل کرین	کیا کھلا ہے نعت کا تازہ چمن
لکھدو غالب مصرعۂ تاریخِ طبع	انجمن آرائے گلزارِ سخن

قطعہ تاریخ از نتائج افکار عالی فصیح اللسان بلاغت عنوان شاعر یکتا ماہر جناب منشی محمد عبد القادر صاحب قالب رئیس پنچگوہان تعلقہ آکوٹ ضلع آکولہ ملک برار شاگرد حضرت راغب برہانپوری

در صنعت توشیح

۳۰ لکھا ہے خوب یہ دیوان جناب راکب نے	۲۰۰ رسول حق کی ثنا کا مآل تو دیکھو
۴۰ محاورے ہین انوکھی انوکھی ہندش ہے	۷ زبان اسکی ہے کیا بولچال تو دیکھو
۴۰۰ تصدق اسپہ ہے دل اسپہ جان ہے صدقے	۷۰ عروس نظم کا حسن و جمال تو دیکھو
۳۰۰ بھاتی ہو دل عشاق کو دم مدحت	۷ زبان شاعر نازکخیال تو دیکھو
۴۰۰ تمام ختم ہے حسن کلام پر خوبی	۴۰ مثال جسکی ہنین بیمثال تو دیکھو
۵ ہر ایک مصرعہ کے اک اک حرف اول سے	۷ عدد نکال لیئے ہین نکال تو دیکھو
۵ یہ لکھدو مصرعۂ تاریخ طبع تم قالب	۲۰ کیا کمال ہے کیسا کمال تو دیکھو

۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر شیرین بیان جناب منشی محمد عبد الغفور صاحب مشتاق برہانپوری شاگرد حضرت راغب

چھپا وہ بے بدل دیوان راکب	کہ جسپر شیفتہ ہر نکتہ دان ہے
رقم ہین بینظیر اسمین مضامین	دکھائی اسمین صاف اردو زبان ہے
نہ اسمین کوئی قصہ ہے حسین کا	نبی کے نعت کی یہ داستان ہے
نرالا ہر گل مضمون کا ہے رنگ	یہ دیوان رشک گلزار جنان ہے
یقین جسکو نہ ہو وہ اسکو دیکھے	کہ ایک اک لفظ سے مطلب عیان ہے
جو سچ پوچھو تو باتین کی ہین اسمین	عجب نامی سخنور خوش بیان ہے
تم اسکا لکھدو سال طبع مشتاق	یہ گلشن کیا بہار بے خزان ہے

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر نازکخیال جناب منشی محمد عبد الشکور صاحب شاغل برہانپوری شاگرد حضرت راغب

ہین کیا اوصاف اس دیوان کے لکھون	سراپا خوبیون سے یہ بھرا ہے
بہار اسکی ہے لائق دیکھنے کے	کوئی دیوان نہین اس لطف کا ہے
عجب ہے شاہد مضمون کا جلوہ	کہ جسکو دیکھئے اسپر فدا ہے
ہزارون دیکھے ہین دیوان ہمنے	مگر ثانی نہین اس کا چھپا ہے

دکھائے ہین عجیب انداز اسمین	سراپا قابل صل علے ہے
سے اُستاد بھائی ہین یہ سراکب	جنھون نے نسخۂ راحت لکھا ہے
یہ لکھدو مصرعۂ تاریخ شاغل	عجب کرسی نشین مدح وثنا ہے

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شاعر اہل سخن ماہر فن جناب منشی محمد عمر صاحب شوکت برہانپوری شاگرد حضرت راغب

کوئی دنیا مین نہین جس کا نظیر	کیا چھپا دیوان سراکب لاجواب
ہے تجلّی ریز اس کا حرف حرف	نقطہ نقطہ اس کا رشک آفتاب
شہرۂ آفاق یہ کیو نکر نہ ہو	اسمین ہے تحریر وصفِ آنجناب
لکھدو سال طبع شوکت اسکا تم	نعتیہ دیوان۔ ہے نادر انتخاب

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر شاعر شیرین سخن جناب منشی محمد عبداللہ صاحب عارض برہان پوری شاگرد حضرت راغب

ہوئے شاد احباب غمگین عدو	جو دیوان سراکب کا شائع ہوا
دکھایا رخ اس نے اس انداز سے	ہوا ہر طرف شور صلِّ علے
بہت صاف اردو مین لکھا ہے یہ	ہر اک شعر کا روزمرہ ہے کیا
غرض دیکھا ہر طرح ممتاز ہے	ہے دیوان مین رنگ طبیعت جدا
تم عارض لکھو طبع دیوانکا سال	سخن، رشکِ جنت ہے رنگین ادا

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر عالیخیال جناب منشی عبدالغفور صاحب احسان برہان پوری شاگرد حضرت راغب

ورق ورق پہ یہ دیوان کے سراپا ہے	کھنچی عجیب سخن بیمثال کی تصویر
یہ لکھدو طبع کی تاریخ سال تم احسان	ہے۔ نور عدل کے حسن وجمال کی تصویر

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر یکتائے زمانہ جناب محمد گوہر خانصاحب گوہر

برہانپوری تار یا پو شاگرد حضرت راغب

نعتِ محبوبِ خدا ہین وہ چھپا ہے دیوان
جسکی تعریف مین انسانکی زبان ہی قاصر

لکھدو گوہر یہ تاریخ یہ ہاتف نے کہا
چھپکے شائع ہوئی صاف ابکے کتاب نادر

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شیرین زبان جناب منظر علیصاحب کاتب رئیس شہر چوپڑہ ضلع خاندیس شاگرد حضرت راغب

اسکو مشتاقو تم آئینۂ دل مین رکھو
ہے یہ دیوان رخ نعتِ نبیؐ کی تصویر

کاتب آیا جو مجھے طبع کی تاریخ کا دھیان
فکر نے کھینچی بقائے ابدی کی تصویر

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر بیمثال جناب بگو میان صاحب آفسر مقیم دھرن گانوی ضلع خاندیس شاگرد حضرت راغب

منتخب دیوان ہے مژدہ طالب دیدار کو
جلوہ آرائے جہان محبوب نے ل رونق فزا

وہ کھینچی ہے صفحۂ کاغذ پہ تصویر سخن
ہے جدا انداز جسکا ہے جدا جسکی ادا

ماہ اسپر ہے فدا قربان اسپر مہر ہے
کسقدر پھیلی ہے حسن نعت احمدؐ کی ضیا

آفسر آئی یہ ندا کی فکر سالِ طبع جب
کیا نشاطِ روح ہے دیوان نبیؐ کی نعت کا

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر خوش بیان جناب شیخ لال صاحب کوثر مقیم دھرن گانوی ضلع خاندیس شاگرد حضرت راغب

ہو مبارک تمھین مشتاقو کلام اقدس
سارے عالم مین ہوا چھپ کے یہ دیوان مقبول

اسکی کیونکر نہ کرین سیر کہ ہے قابل دید
تازگی بخش ہمیشہ کا گلستان مقبول

دل نے میرے کہا کوثر یہ لکھو طبع کا سال
مرحبا شاہ کی مدحت کا ہے دیوان مقبول

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر شیرین زبان جناب شمشیر خانصاحب شمشیر دھرن گانوی ضلع خاندیس شاگرد حضرت راغب

مرغوب ہے کلام محمد منیر کا
دام ولائے زلف نبی میں ہے دل اسیر
جسپر لکھو مصرع تاریخ طبع اب
کیا چھپگیا ہی اچھا دیوان منیر
۵ ۱ ۳ ۲ ۴

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر عالی شاعر اہل سخن جناب نور محمد صاحب نور وہرن گانوی ضلع خاندیس

صفحے ہی دیوان راکب میں خوب
تم آئین ہی صنعت رشک نبی

در بے بہا ایک ایک لفظ ہی
چمکتا ہوا ایک ایک لفظ ہی
تم اسکی لکھو نور تاریخ طبع

مریضان عشق نبی کے لئے
اسے دیکھکر مردہ دل زندہ ہین
عجب دلربا ایک ایک لفظ ہی
۱ ۳ ۲ ۴

دوا بنگیا ایک ایک لفظ ہی
کہ آب بقا ایک ایک لفظ ہی

قطعہ تاریخ از کلک گوہر سلک جناب منشی محمد اسمعیل صاحب اکبر سوداگر چرم مقیم بنجگوہان برار شاگرد مصنف دیوان ہذا

ذرا تو دیکھو اب دیوان استاد
رہے تحریر تازہ دیکھنے سے

رکھی ہین صنعتین اسکے بیانمین
برابر دل شگفتہ ہو مکان مین
وگر تاریخ اکبر یون لکھو تم

شرارت سے کرے جو حرف گیری
برابر ہر شروع مصرع لو حرف
چھپا دیوان خوش عنوان جہانمین
۱ ۳ ۲ ۴

قلم ہون ہاتھ اور چھالے زبانمین
وہ ہون تیرا سو جو بیس امتحانمین

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب محمد حفیظ الدین صاحب حفیظ خلف اکبر جناب شیخ چاند صاحب مقیم بنجگوہان برار شاگرد مصنف دیوان ہذا

جب استاد راکب نے لکھی یہ نظم
ہوئے جلکے دل دشمنوکے کباب
لگہ یہ بھی بول اُٹھے حاسد حفیظ
بخوبی چھپی آہ نادر کتاب
۱ ۳ ۲ ۴

قطعہ نظم از بندۂ ہیچمدان محمد منیر راکب مصنف دیوان ہذا در شان گرامی عالیجناب استاذی و مولائی منشی محمد عثمان خان صاحب انصار آغنے بالاپور ادام اللہ افضالہم

میرے استاد ذی مراتب نے
کرتے ہین میری عزت اہل برار
کس زبان سے ادا ہو وصف اُنکا
ختم کر اب دعا پہ راکب نظم

نام رکھا ہے نسخہ راحت
اُنکے دم سے ملی ہے یہ وقعت
مجھ مین گویائی کی نہین طاقت
اُنپہ ہر دم خدا کی ہو رحمت

اُنکے ہی فیض سے عنایت سے
ہو گیا اب مین صاحب دیوان
آپ ہین بس ہمہ صفت موصوف

شعر گوئی مین پائی ہے شہرت
دلسے استاد کی جو کی خدمت
عاجزی کی ہی آپ مین عادت

دفتر معرفت ہمین کل غزلین خدا
کی حمد مین ایسی پھڑکتی ہوئی ہین کہ سننے والے
مست ہوجاتے ہین قیمت ار

ایضاً حصہ دوم ار

مخمسات مقبول ہمین استادان
وقت کے نعتیہ خمسے ہین قیمت ۴ر

مولود محبوب خدا۔ مصنفہ حضرت
امیر نہایت عمدہ مولود ہے قیمت ۲ر

ہری خلعت۔ در توصیف حلیہ لطیف
وجبہ شریف محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ار

خوب تریاق۔ دو معجزے جناب رسالت
مآب احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ار

مجموعہ قوالی۔ حصہ اول۔ قوالونکے
گانے کی عمدہ عمدہ فارسی و اردو ہندی
کی غزلین صوفیونکی غذائے روح قیمت امر

ایضاً حصہ دوم قیمت لمر

ایضاً حصہ سوم قیمت لمر

مجموعہ قوالی حصہ چہارم قیمت امر

دیوان معظم نعتیہ دیوان قیمت لمر

بزم میلاد کلان آنحضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے عشاق سینہ فگار کے
سوز درون کے بھڑکانے والے اشعار
آبدار کے علاوہ اسد نعہ صحیح صحیح روایات بھی
درج کی گئی ہین۔ قیمت ۳ر

سوانح صابری حضرت مخدوم علاءالدین
علی احمد صابرؒ کی سوانح عمری صحیح صحیح حالات
اردو مین سوائے اس سوانح صابری کے
اور کہین نہین ملین گے قیمت ۸ر

بہار معینی یعنی سوانح عمری کلان حضرت
خواجہ بزرگ اجمیریؒ مصنف علامہ نے
بڑی تحقیق سے لکھا ہے موضوع روایات
سے پرہیز کیا ہے ۔ قیمت ۴ر

مناقب صابری حضرت علی احمد
صابرؒ کی شان مین منقبت ار

سحر لاثانی نعتیہ دیوان ہے ۴ر

محمد عبد الحکیم خان مالک حقانی پریس دہلی سے منگائیے